مرتبہ حسین حسنی محمود فاروقی

کلیات امام حسن

از حقی محمد حسین خلف الرشید

URDU SECTION

CHECKED-2002

M.A LIBRARY, A.M.U.

U12389

۱۲۳۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل ہون صحن بستان جناب امیر کا — روح القدس [illegible]

بیعت خدا سی مجکو ہی بیجا نصیب — دست خدا ہی [illegible]

تن پرورونکی تیغ زبان سی ہی [illegible] — [illegible]

ایثار دیکھنا کہ عیان [illegible] — مسکین کی بعد ذکر [illegible]

کیون جو فروش کی ہی کندم نمایان — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا نشانہ ہوا دم میں لی نشان — ہر پری تہیر ملک الموت تیر کا
یا حال تخت سلیمان کی ایک بے — بولا کہ زینہ ہی یہ علی کی سریر کا
[illegible] ہی [illegible] علی کبیر — ہوتا ہوں مرتکب جو گناہ کبیر کا
[illegible] آسا [illegible] بات ہی بیا — اوس شیر کی دل مین خیال آیا شیر کا
[illegible] کیا نعمان — تھا علم باب علم کو ما فی الضمیر کا
[illegible] نار جنان [illegible] — [illegible] جناب [illegible] نذیر کا
[illegible] — ہی نشا مجکو بادۂ خم غدیر کا
[illegible] حق ہی [illegible] صدر علی — لیا غم سقیفہ بند ہی جم غفیر کا
[illegible] — مداح ہوں ازل سی شہ قلعہ گیر کا

تاریخ [illegible] دعا ہی یہی [illegible] برس
ہین ہو [illegible] غلام شاہ رسل کی [illegible] کا

[illegible] — آتی ہین [illegible] مشتاق دیدار محمد کا
[illegible] — [illegible] بلبل دل کو ہی فصل گل آمد کا

[illegible]

کہیں مثل قلم پایے طلب لیکن نہ تہہ پایا — بساں سایہ احمد نشاں نقش احمد کا

شجاعت میں کرم میں عدل میں [illegible] — امام آخری بھی مثل ہے جیسا محمد کا

عبور اسکو دیا ہی علم باطن [illegible] — لیا ہے جنید طاہر [illegible] درس اک حرف ابجد کا

نفاق [illegible] کیا [illegible] — محک ہی [illegible] سنگ آستانہ [illegible] کا

ازیکا جبکہ وہ اتمام کر حجت حق کو — زمانہ میں ہی کا نام [illegible] کا

~~[illegible]~~

[illegible] سلیمان [illegible] کا [illegible] — [illegible] بیا یا نون [illegible]

خدا تیرا معرف ہی ملک [illegible] میں — نہیں حد [illegible]

بنا ای مہر تابان قصر [illegible] جلوہ — [illegible] کا

ز سوئی [illegible] کیا [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

نمازوں میں [illegible] کیا [illegible] مقتدی [illegible] کا — [illegible]

ہوا [illegible] میں [illegible] علم [illegible] عالم — [illegible]

عاشق و معشوق [illegible]

[illegible]

عاشق ادی

[illegible]

سو کنہ [illegible] سو اسکی کہ پایا مرتبہ [illegible]

سعادی قل [illegible] کی [illegible]

برای قافیہ [illegible] احمد کا

[illegible] آفتاب [illegible] | طلوع [illegible] پایا کا

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] فصل [illegible] | [illegible] خاک گلستاں کا

[illegible] عالم [illegible] | فلک [illegible]

[illegible] | [illegible] عالم [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | تو عالم یاد آتا ہی [illegible]

[illegible] | [illegible] نہ ہی [illegible] کا

[illegible]

دیا میری بنا کیجو کا ... | کماں ہی ... تابوت ... کا

مراد ... آئینہ ... حیرت | یقیں ہے ... دیوا ... کا

... کی ... | لیا ہی چاک تا جیب ... گریباں کا

... | ... کا

... | یقیں ... کا

... | ... کا

... قال ... تماشا

کہ عالم ہے دہان زخم پیدا ہے وہی خنداں کا

... | ... کا

... | ... کا

... | ... کا

... | ... کا

... | ... کا

[illegible]

[illegible]

ن جو دریا میں اک گوہر اعظم ... | ملی ... الجہان ...
بین ہی تنگ وسکا جو لدمو ... | ... کہیں یہ ... پیدا ہوا
... خیال ... | ... نیا میں ... پیدا ہوا
الگ ... عل ... ن ... | آیا ... ہی عمل ... پیدا ہوا
... آتی ہی ... | ساتھ اپنی ... پیدا ہوا

بلبلہ کرتا ہی ... ہزار ... خون
دو سرا دنیا میں تو ... خان پیدا ہوا

نشاں ... اسکی رخ رنگین کا | ہی جو آئینہ میں عالم ... کل چمن کا
... کی ... کا | ... ہی خاک ... کا
... | ... ہی اک ... کیا ... کا
... | ... ہی ... کا
... | ... ہی ... کا
... | ... کا
... | ... کا

[illegible]

[illegible]

چاند کی طرح بنی من مین وہ بتان ازاد — کیون نہ ہر جوشۂ سینہ مین ہو عیان ... کا

دیکھکر طاق حرم کو جو جھڑکاتا ہی ... — عشق ہی مجکو دلا اور صنم سیدین کا

اشتیاق کل خورشید شب ہجر مین ہی — گیا فلک مجکو دکھاتا ہی حسین ... کا

قبر پر پھر خدا نام بتون کی لینا — دوستو وقت اگر آئی مری تلقین کا

بت پرستی ہی مری او خدا شاہد ہی — زاہدا کفر ہی بس عشق بت سنگین کا

~~شعر ترجواہر اک کل ... ناسخ~~

زمین قطعات ...

مہندی سی ہی شعلہ قدم اوس شوخ کا — پایا ... چلیت ... کا

طرفہ چمن حسن مین ہی نخل تراقد — ... ہی جوا کی سروِ ... کا

اس مرتبہ مجکو غم فرقت نی ستایا — اشکون مین نہین ... کا

پاکان ازل کو نہین پروائی ... — ... ہوا ... کا

بوکسکی نسیم سحری لائی چمن مین — ... ہوا ... گل سحری کا

نکلی جو ہوا دار پہ وہ برق تجلی — کیونکر نہ ہو عالم کو گمان ... کا

[illegible]

[illegible]

سر شیداول قت جانان مین ہی نکان | سر شانہ مین عالم نظر آتا ہی [illegible] کا
[illegible] مین اوجہ قاتل کی ہی آئی | تھ تی جہان نقش قدم رہ گذر [illegible] کا
[illegible] سلیمان | خاتم مین نگیون نام عقیق [illegible] کا
دیوان [illegible] جھوہ [illegible] | [illegible] نازک کمر [illegible] کا

[illegible] ہی [illegible]

نادان کوئی ہو نکا ہی [illegible] تری کا

زلف تری کھیو شانہ کہ [illegible] جدا | کاٹ کہا تا ہی [illegible] جدا
[illegible] لطف ہی ملکی [illegible] جدا | اسطرح آبلہ پا سی کر [illegible] جدا
دلکو [illegible] ابروی [illegible] جدا | عضو کو عضو سی کردیتی ہی تلوار جدا
[illegible] بوسہ [illegible] جدا | [illegible] بلبل ہی جو غنچون سی ہی منقار جدا
عشاق [illegible] مین شوق [illegible] | تو ہی قاتل ہی [illegible] کا بازار جدا
[illegible] جدا | تیری رفتار جدا کبک [illegible] جدا
[illegible] | اونگلیان ہو گئین [illegible] جدا

ہم طبیعت کا کئی دن امتحان ہو جائی کا
ہی تصور بھی ہر دم تری یکتائی کا
[illegible] تنہائی کا
[illegible] بیہودہ گوئی کی
[illegible] سودائی کا
[illegible]
عشق مین [illegible]
[illegible] قاتل کی [illegible] حال
[illegible]

[illegible]

تیغ ابرو سی جو بی قبضہ آئی خونریز — ورنہ ہیں تو قبضہ سی ہو تلوار جدا

کیا ہی دل بیت اسد بدن ترک کا — مثل رگ ہوتی نہیں رشتۂ زنار جدا

ہم بغل ہوتی ہی میں جزو بدن جاناں — نہ تن یار سی ہو میرا تن زار جدا

نام کرتے ہیں کہیں بغض سنا ہیں — نہیں شغل حرم و خانۂ خمار جدا

عیش ہی رہتا اس باغ میں اور [illegible] — کیا ہوں گلشن تی بلبل کی [illegible] جدا

سرو سامان یہ ہی کیا کر [illegible] — [illegible] جدا

[illegible] — [illegible] دلوز جدا

سبزہ خط سی ہی تیری حواشی [illegible] — آرتی ہی حاشیوں کو جدول [illegible] جدا

تجلیہ چاہتی جسوقت [illegible] — قہ میں آتی ہی کیوں نکہ نہ ہوں غنچہ [illegible] جدا

مثل ناقوس لب جام فغاں کی میں — منہ سی کرتا ہی جو [illegible] جدا

گل جل جاتی میں تو بھی [illegible] — ہم [illegible] کیونکہ نہ ہو [illegible] جدا

رہمت کو کون ہی ایسا کہ نہ ہیں [illegible] — [illegible] کی طرح مرا سر [illegible] جدا

فصل کو نکر کروں دونوں میں [illegible] تاریخ

کہ مشہدی نہیں حیدر کرار جدا

خلق کی نسخہ کو نہ نقش یا افسون ہوا
سایہ دیکھا اس پری کا جسنی وہ مجنون ہوا

وقت خال سیہ میں مردم میں مجنون ہوا
موت افیون نکلی آنکی جبکہ بی افیون ہوا

اس واسطی ہوئی ہیں [illegible]
یہ حباب آبجو اک دیدہ پرخون ہوا

نکلا بکا شکل شرر سنگ صنم [illegible]
زیر دیوار حرم کو آج میں مدفون ہوا

بو سہ خال سیہ دیتی نہیں صاحب [illegible]
ایکدن سنتا کہ بندہ کشتہ افیون ہوا

ماہ تابان ہیں ہوا ہالہ ہوا مار سیاہ
چہرہ دہوئیں شب کی خیال کاکل شبگون ہوا

جبین کی جا کوئی دنیا میں نہیں [illegible]
کیا ہی آنا ہی کہ ساکن خم میں افلاطون ہوا

تو ہی تیغ و قون کی [illegible]
اسی شب وقت ترا آنا بھی شبخون ہوا

ہم شہیدون کی جو خاک اسکی ہوا [illegible]
ایکدم میں توسن باد صبا گلگون ہوا

طوق [illegible] انکی گلی میں [illegible]
چاند بھی [illegible] عشق میں مجنون ہوا

ہی [illegible] تیغ اسکی نگہ دیکھی [illegible]
طائر بسمل وہیں ہر طائر مضمون ہوا

باغ میں تقطیع [illegible]
سرو کا مصرع میری انشا میں [illegible] موزون ہوا

[illegible]

ساتھ ... کی بستی ہے ... [illegible] | [illegible]

اثر دیکھی ... فغنوں میں ... | لباس ... [illegible]

کئی سینے میں بھی ہے انقلاب ... کا | [illegible]

یکشو ... ازل ... [illegible] | [illegible]

بیٹا ... میں ... [illegible] | [illegible]

لوگ کہتے ہوں گا ... دیکھنا | [illegible]

[illegible]

کیسی ... کا حل ... [illegible]

اپنی پروانہ میں ... بسمل ہوا | ... زندہ ... آپ ... قاتل ہوا

... جان ... [illegible] | اور ... [illegible]

اب کہاں ... [illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ادای بازو دیکھی آپ نی تلوار کی — طائر رنگ حنا بھی طائر بسمل ہوا

دھیان اسکی بند کرنی کا کبھی آتا نہیں — کیونکہ تیرا رخنہ در میرا چاک دل ہوا

ہی یہہ غم جان کاہ خال بروی خمار کا — کعبہ مین کا ہیدہ ہو کر سنگ اسود تل ہوا

جو یہان مغلوب ہی عقبی مین غالب ہی وہی — مرکب مقتول ہی ایکروز جو قاتل ہوا

دھوئی مین ڈوبی نی دریا مین جو گیسو یار کی — آج کو سون تک معطر اس ساحل ہوا

دل لگا جب سی اوس سرو قامت کو خیال — عضو عضو اپنا وہین مثل صنوبر دل ہوا

سب کی خالق نی بنائی کائنہ سراز کون — آدمی اسکی پیش آدمی سائل ہوا

بجھہ گیا میرا چراغ داغ وصل یار مین — نور مہ نزدیک خورشید کی زائل ہوا

جو پری رو بیٹھتا ہی آکی وہ تہہ سکتا نہین — اسکو نقش بوریا کا خواب مین حاصل ہوا

جب نسبت ہم رہی نہین دنیا فراق — گل بنا جو جسم خاکی آج گل در گل ہوا

[illegible] ہی کس قاتل [illegible] کی شروع اوسنی نماز — نکلی جب تکبیر اوسکی منہہ سی مین بسمل ہوا

[illegible] مری یار کی [illegible] — بت پرستی کی سبب قہر خدا نازل ہوا

[illegible] — سامنی آنکھون کی آئینہ [illegible]

[illegible]

عاشق ہی نکلتی ہے تا ہی معشوق تو نکلے	پیرہن مجنون کا پہنکر یہ وہ محمل ہوا

سامنی میری ہا کر شام سی لی تا ہم	[illegible]ن مین کر شکل ماہ چپا وہ کامل

روح ناسخ ہی جا سی کی روح قدس تہا
بار ہا جسکے لیے روح القدس نازل ہوا

روی جانان کا تصور مین جو نظارہ ہوا	دل مین تہا جو داغ حسرت شمع کا ہالا ہوا

وہ منہ خانہ نشین کلیون مین آ رہا ہوا	ای ہم دیکہنا تا بہ [illegible] پیدا ہوا

آنسو اسی کی شانہ ای بالون مین آگیا	[illegible] محبوب کے [illegible] ماتک کا [illegible] ہوا

منزل ہی مین جو آیا تو برا ہی کی کشتی	تہا جو شیشہ جوش ہی ہی ایک قوارہ ہوا

زم ہی کیا عکس ہی وہی آشنا کا	آئنہ کی پشت کا [illegible] وہ [illegible] ہوا

رات غانہ شمع کی حاضر ہوئی آتا رہے صبح	وصل مین خورشید کو پایا سا کا ہالا

چشم بد دور آج آئی مین نظر آیا گال صاف	سبزہ خط کیا غازہ الحشم کا پیدا ہوا

ابر کو نسبت بہلا کیا چشم دریا بار سے	ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوا

[illegible] آئی لب گئی اور کل [illegible]	[illegible] [illegible] [illegible] ہوا

[illegible]

تشنہ ہی یہ ظالم آتش رنگ حنا — سنگ پا لگتی ہی پا تلوون سی انگارا ہوا

قد ترا سرو انکھین نرگس زلف سنبل رخ ہی گل — تو ان ہی گلدستۂ گل مین جو چمن آرا ہوا

جوش وحشت سی انکھون [illegible] — مثل آہو دشت مین ہر ایک آوارا ہوا

ہو گئی ہی شمع تیری یاس سی خجلت سی آب — شمعدان گویا تری محفل مین فوارا ہوا

چین سی سویا نہ دنیا مین کبھی خواب کے — بعد مرنی کی جنازہ مجکو گہوارا ہوا

زاہدا ہم جانتی ہین عشقبازی ہی گناہ — گھر لٹایا ہی وحشت مین وہ کفارا ہوا

ہو گیا ہی بت پرستی کا یہ دنیا مین عذاب — مجکو ہر داغ جنون وزخم کا انگارا ہوا

پیشہ پیچھا میری کبھی سی اب یہ ملا — پیٹھہ پر بار گنہ کا جمع پشتارا ہوا

دور پہنچا ساقیا لگتی ہی تیری ہجر مین — ہاتھہ مین جام مئی گلرنگ انگارا ہوا

ہجر ساقی مین نہین ای مئی کشو آوار عید — فوج غم مین بھر خونریزی نقارا ہوا

حسب نیکو ہوا عریان [illegible] — حوض مین عکس [illegible] شمع فوارا ہوا

دوستو جلدی خبر لینا کہین تا صبح نہو — قتل آج اوسکی گلی مین کوئی بیچارا ہوا

[illegible]

سبزۂ خط تو ری گالوں پہ نمایاں ہو گیا — یاسمن پر جیسے سنبلستان ہو گیا

آ گیا مجھکو جو اوس زلف پریشاں کا خیال — دم میں مجموعہ حواس کا پریشاں ہو گیا

تھی محفل کی وہ وقت سحر کی [illegible] — رات اہل بزم کی لذت کا [illegible] ہو گیا

[illegible] لگتا تھی ہی تی قلیاں [illegible] — وہ دہن ایسا کہ نسیم باغ خنداں ہو گیا

ہو کی ختم تسلیم کرتی ہی کیا مجکو شہید — [illegible] لمکاں [illegible] ہو گیا

خود بخود ہوتا ہی پیدا [illegible] فصل بہار — [illegible] گریباں [illegible] گل کا [illegible]

[illegible] سی سنا [illegible] — [illegible] قلم [illegible]

چاند پہ [illegible] جو وہ [illegible] — [illegible] قد [illegible]

[illegible] — [illegible] ہو گیا

[illegible] — [illegible] ہو گیا

ہو گیا [illegible] شعر [illegible] — [illegible] ہو گیا

[illegible] خورشید [illegible] — [illegible] ہو گیا

[illegible]

[illegible]

سر اوٹھایا کہ جو سودا سے وحشت نے مرے | پا تلووں میں خار مغیلاں ہو گیا
شمعین کافور سی جلتی تھین ہر اونکی گور پر | دیدۂ غول بیاباں بھی چراغاں ہو گیا
کوئی دم میری بھی اب ہی بستان صبح دم | مثل شب عہد شباب آنکھون سے پنہان ہو گیا
کیون سلاطین زمانہ آ گئی مین یاد پھر | تختۂ تابوت جب تخت سلیمان ہو گیا
دہ بہ دہ شکر میری محبوب کا غل اٹھتے ہی خلق | چاک کیا صبح قیامت کا گریبان ہو گیا
تشنگی مین سنی کہ بن پامال خلق | شیر قالین بھی مجھے شیر نیستان ہو گیا
یار کی جاتی ہے ہجرانی میری آنکھون سے اشک | جوش نا رونگا ہوا خورشید پنہان ہو گیا

رشک جو آتا ہے ناسخ بخت بلبل پہ مجھے
جب کھلا غنچہ مرا انکے گریبان ہو گیا

کیا کہین کہ احباب مین جمع ہمکو غم ہوا | مر گیا دشمن کوئی اوسکا بھی اک ماتم ہوا
نجل جنت سے زیادہ جو دوا تھا کم ہوا | آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا آدم ہوا
[illegible] جو سائل کو [illegible] | از نون مین عشق کی ولیت [illegible]
[illegible] | آسمان [illegible] مین سحر تھا صبح [illegible]

[illegible]

ناتوانی سے ہوا یہ حال تھی یہی جس کی تاب
سنگ پیہ ... انکھین ... خاتم ہوا

آدمی ہیں آدمی تم کیوں ہوئے ہم سے بلا
حرف کو دیکھو کہ کیا ہمجنس سے غم ہوا

زیست بھر سو جہانہ مجکو چارہ سودائی عشق
یاری کا ہو رہنے طالب ... کم ہوا

ہو گیا کو غریبان میں عیاں جان جہان
کاسہ سے جو نظر آیا وہ بیان ہم ہوا

اپنی سر کو ٹھوکرین لگتی ہین اپنی آہ میں
قد ہمارا ناتوانی سے نہایت خم ہوا

سبز آتی ہین نظر اشجار سمو ہونکی طرح
فرقت جانانہ میں آنا فصل گل کا ماتم ہوا

یاد ہی وحشت بالین میں مرا اشعار کے
سر ... جب ... میں ... ہوا

یاد میں اوس پاک تن کی تصدیق ...
جسکی پابوسی کو پیدا ... مریم ہوا

چھپ چلا منہ کھل گئی جب ... تاکی
پڑ گئی گرات اوسکی ... ہو

تا بہار عارض گل رنگ تھی مستانہ
اب وہ ... اوراق ان ... ہوا

نشہ میں نظر آتی ہی نشانہ ...
ساقیا یہ ساغر ... جام جم ہوا

... ہوشی میں ہوا ... یاں
... ہوا

کل شب وصل میں کیا جلد ادا ماتم ہوا — یا مدد شمع کی بتی شمع حلقۂ ماتم ہوا

جوش طوفان نکلا دیدۂ پُر نم ہوا — اگی تہا ایک بحر کا غم اب غم عالم ہوا

دیکھکر وہ خط شبرنگ ایسا غم ہوا — حلقۂ گیسو بھی مجکو حلقۂ ماتم ہوا

ہی برنگ برق ہنسا آدت تی ہیں — سال بال باران غم ہمہ کل آدم ہوا

ال پری کی عشق نی مجکو سلیمان کر دیا — تخت دل تک ہی حلقۂ چشم کا خاتم ہوا

مائل ابرو کی طرف مژگان کشتہ نہیں — تیر بہی پیش کمان پھر تو اضع خم ہوا

رند کی چشم جہان مین جم ار کہتی ہی دلا — دوش پر سب نی لیا جب آدمی بیدم ہوا

محکشی نی وقت ساقی مین بار ہی مجہی — شر سے مانند کل نا گوارا سم ہوا

آملی چمک کی جب نکلی عذار یار پر — بلبلون کو رنگ گل پر شبنم ہوا

عرق سکہ کی ہون گیسی ادب تی نہیں — زر سی جم چپیں ل ہی وسکار تیرہ کم ہوا

فاقہ سی اپنی شکم پر سنگ باندہا جسکہ ہی — وہ سلیمان ماں بہی صاحب خاتم ہوا

منت کس کی احسان کی مین ہمسبق کی — جام اگر خالی نظر آیا تو شیشہ خم ہوا

جب ہنسا ہی گل تی آلی ہی بجلی بی آ — ہر ستارہ بہی فلک قطرۂ شبنم ہوا

قطعہ

[illegible]

خلق کو مارا عرقِ آلودہ زلفِ یار نے
اوسکا ہر اک قطرہ کام اژدہا میں سم ہوا

ہو گیا ہی جمع جس دن سی مرا مشہور نام
حلقۂ زنجیر گویا حلقۂ خاتم ہوا

عشق اوس نقش آہی کا ازل سی ہی مجھی
جس سی ای ناسخ ہزاروں بار ابن آدم ہوا

کیا اثر میری سینے کی آگ نور کا
ماہ ہی اک خال [illegible] شیشہ کا

مر گیا ہوں دیکھ کر جلوہ ترے رخ پر نور کا
میری لوح قبر کو زیبا ہی [illegible] طور کا

یاد [illegible] جب تجلی [illegible]
[illegible] دود کا

اوس پری کی چہرہ کو تشبیہ کس سی دیجیے
جسکا [illegible] شیشہ کا

یک لذت کردہ [illegible] تجلو [illegible]
[illegible] نور کا

شب جو ہجران اوس ماہ کا آیا دم فکر سخن
صبح تک [illegible] شیشہ [illegible]

جیسی اول خانہ زندانہوں تہا مجنون ہو گیا
ہر محل [illegible] دور کا

جو [illegible] ساغر سی لی مجکو ساقی ہوئی
[illegible]

ہمارا اسقدر [illegible] طلب [illegible]
[illegible]

[illegible]

ہ بھی موذیون پر کرتی ہی ال ملا — شہد لٹتا ہے شب تاریک میں نور کا

ا بجا نزدیک اہل مجلس وقف ہین — میری شہرت نی کیا ہی ارادہ دور کا

و ہی باطل ہے جاتی ہین اکثر نامور — شہرہ کیا بانگ انا الحق نی کیا منصور کا

ا عاشق ہو ان ہی عیسی نفس ہی جان شکر — نور لیتے ہی بغل مین لاشہ مہجور کا

سقدر شہر ہین وسعت کہی ہین ہم نے پر — اپنی گلشن مین فلک اک خوشہ ہی انگور کا

لک سی دم جلا لی ہی تیری وقت ... — ہی نگاہ ان ہر سرقد پر مجکو نخل طور کا

زلفی سیاہ کیسو مین ہی دل تو داغ — شام کر دیتی ہی چٹکارا ہر اک دور کا

ط سی اہل ہو گئی رخسار جانان کی بہار — تھا چمن زار کتنا صد شہ پائی مور کا

ین جو صاحب دانشی رہی پاس عیش — بادہ کھینچا ہی سینی زخم کی انگور کا

یری سینہ پر بتون کی سرمہ سی ہی داغ — مشک سی بدتر ہی ہارا مرہم کافور کا

و ہی قاتل مین پہنچکر سر ہوا مجکو وبال — بوجھ اترنی کی جگہ مرچڑھ کیا مزدور کا

ہی جو تیغ نائی ہی تری سو بار سے — نافہ مشکین ہوا ہی منہہ ہر اک ناسور کا

کب ہماری فکر سی تا ہی دکا جواب

[illegible]

ہان تتبع کرتی ہین ناسخ ... کا

رومی جاناں پہ ہوا خط معنبر پیدا — ہو گئی حسن کی پرواز کو شہپر پیدا

آتشین خد پہ ہوا خط معنبر پیدا — بدلی پانی کی ہوا آگ سے عنبر پیدا

ہوش اڑ جائیں نہ کیوں دیکھ کے سبزے کا خط — سبزۂ ترک عوض ہو نہ [illegible] پیدا

ہمی سے کو یہ مقصد نہیں ہوتا حاصل — ایسی آب وان نہیں ہوتی کو [illegible] پیدا

زلف کو بھی کیا ماتھے سے تشبیہ — سایۂ زلف سے ہو جاتی ہین آئینے پیدا

آتش حسن کی مخالفت بنی آل عاشق کی — [illegible] آگ [illegible] ہوتی ہین تن سے پیدا

ایلدل کیسا ہین دل کی قامت پہ نثار — شکل دل ایسی ہوتی ہیں [illegible] پیدا

ہو نہین وہ صنم کہ ہین جز و بدن [illegible] — تیر [illegible] ہوتی ہین میری [illegible] پیدا

سایہ میرے تن پہ داغ کا پڑ جائے اگر — مثل [illegible] کلیجے سے ہوں [illegible] پیدا

یوں نہ آئینہ ہو حیران کہ سکندر کیا — نہیں ہوتا کوئی [illegible] سکندر پیدا

[illegible] داغ گل لالہ سے یہ معلوم ہوا — حسن و عشق ہوئے ہونو [illegible] پیدا

خبر مرگ [illegible] کیا مجکو ہلاک — [illegible]

[illegible]

رف سخت اوسی تھی مجلولب نگین سے ‌‌‌‌ جا ہی حیرت ہی جو ہی لعل سی تھہ پیدا

یا ہی ہی خاک کی تیلونکی سے سہر نکت ‌‌‌‌ تھی اکسیر ایسا نہوا زر پیدا

یجہا ایسی طالع کہ مری گلشن مین ‌‌‌‌ جا ہی اشجار ہوا فرش مشجر پیدا

ش رنگ حنا ہی وہ صنم کہتا ہی ‌‌‌‌ ہاتہہ مین پھپلیون کی جا ہو سمندر پیدا

ہی از لسی وہ مرا قبلہ ایمان ناسخ

جسکو خالق نی کیا کعبے کے اندر پیدا

وہ نو ہی جو وہ خورشید مقابل ہوگا ‌‌‌‌ یہ یقین ہی کہ نظر آتی ہی کامل ہوگا

سینہ آفت نہین منہہ سوی جدہر ابھی کا ‌‌‌‌ طائر قبلہ نما کا ہیکو بسمل ہوگا

ردم چشم ملائک ہین ترے ہی خال سیاہ ‌‌‌‌ روی خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہوگا

حسن جانین کی منجم تجہی اور اوسکو قمر ‌‌‌‌ آینہ جب ہی چہرہ کی مقابل ہوگا

ار ڈالا ہی جسی جانکی چرن قاتل نی ‌‌‌‌ زلف مشکین مین یقین ہی وہ مرا دل ہوگا

نا فلونشہ دولت ہی نہ اتنا ہمکو ‌‌‌‌ دیکھنا کاسہ سر کاسہ سائل ہوگا

آسمانکو نہ بہت نازسی دیکھہ او ظالم ‌‌‌‌ ا ہی بیہوش ترا اک عرش کا حامل ہوگا

اُس سے تحلّو عشق الٰہ خوشی تاریخ

داغ حسرت کے سوا خاک حاصل ہو گا

کوئی غارتگر نہیں دیوانوں کے اسباب کا
خانۂ زنجیر کو کچھ غم نہیں سیلاب کا

ساقیا لا جام مے پیش ہے جنگ سخن
ہے بجا تیغ زبان پر آج ہونا آب کا

خلق کی پیشانیوں پر یہ ہی مضمون قسم
سجدہ واجب ہے تری ابرو کی محراب کا

ہے مری دیوانگی کا باعث اک بابی حسن
سلسلہ ہو موج کا اور طوق گرداب کا

بن گیا تیری فرقت میں چشم انتظار
شوق سے کیا [illegible] آئینہ [illegible] کا

جس میں تجھ کو دیکھتا ہوں اے اہل آنکھ [illegible]
میری آنکھوں میں ہے عالم [illegible] کا

مٹ گئی کرنا برباد ہی تن خاک کی
خاک کا [illegible] کیا آب کا

رہتی ہے سر سبزی میری سایۂ خار [illegible]
تن ہے شامیانہ چادر مہتاب کا

غفلت اہل جہاں تو دیکھ [illegible]
غلبہ ہوتا ہے [illegible] خواب کا

پاک طینت جو کہ ہیں ان سے تعلق ہے
خار سے گیلا [illegible] ریشم کا

دید قاتل دیکھ کی [illegible]
ہوں بہت ممنون احسان خنجر [illegible] آب کا

[illegible]

ملتی ہے عاشق کو لذت وقت مشق تیغ میں — اشتیا جوہری شربت خضاب کا

کیا کدورت دلمیں ہو جاتی ہے شدت طبع کی — دیکھ لو تیزی میں ہے محتاج آہن آب کا

رہتے ہو کر بیان بعد مردن کی لی سیر اغیار — گرد باد و نیہ تعین عالم کو ہو وادی آب کا

عار ہو نکلو پہر دروازہ یار ادب آموز ہے — مانع گردن کشی ہے انحنا محراب کا

عکس تیغ یار ہی جو ہے آئینہ میں بستہ — اضطراب سو اٹھی جاتا رہا سیماب کا

ہے یہی خورشید کا رتبہ حضور روئے یار — سامنے خورشید کے رتبہ جو ہے مہتاب کا

نامہ شرح جدائی یہ نہیں دستار میں — پر رکھی جاتا ہے مرغ نامہ بر سرخاب کا

پانی پیتے ہیں جو اوس شیرین دہن کا نام لے — قند کا کوزہ وہیں بنجاتی کوزہ آب کا

تیغ کا دل میں ہے تری صاف دل کی آنکھ سے — دیکھ لو بنتا ہے موتی خشک قطرہ آب کا

یاد حق پر کہتا ہے کعبہ نا ہے اوسکا ٹھوکر میں — یہ حرم کوئی جانان ہے مقام آب کا

جور اعدا یہی کر سکتا نہیں ترک وطن
دہیان آتا ہے جو ناسخ وقت جا بکا

پھر قیامت زاہدا بلبل خاموش کا — پھر نظر آنے لگا موسم جنون کی جوش کا

[illegible]

[illegible]

پھر مری سر کیا ہی داغ شو کو کلاہ — پھر لیا کام [illegible] نگاہ
شوق [illegible] پھر کہیں [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] شوق وصال — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] وصل کی [illegible] — [illegible]
[illegible] آغوش [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر ہوا ضبط فغاں دشواری تا صبح ہی
پھر قیامت زا ہوا ابنالہ خاموش کا

اس کی لو نکا مین کام رہبر کا | کیا پتا جانی تیری گھر کا
حال لکھتا ہون دین تر کا | موج دریا ہی تار سطر کا
کیا ہو یوسف ہوا نہ وہ بھی عزیز | کیا ہوا در کو غم برادر کا
نہ دل داغ کھائی کا جو بین | شبہ ہو کالے کبوتر کا
ہی یا جنہ اجواک ہفتہ | بادشہ ہو وہ ہفت کشور کا
ست کہتی ہین جسکو ابر بہار | گوشہ ہی میری دامن تر کا
منل مینا ملون نکیون جگر | آج ہی دور دور ساغر کا
کیون نہ مصرع رہی قد موزون | گر نہ مصرع ملا برابر کا
جلد میرا ایا مبر نہ پھرا | واسطہ گو دیا پیمبر کا
مرغ دل بیتاب کا جی پہ | جب کبوتر اڑاتی تہی پر کا
ہی شب ہجر تا ابد نہین صبح | نہ رہا خوف روز محشر کا

[illegible]

[illegible]

زندگی ہے تیری آہ کی گرد ای سرو [illegible] — دو [illegible] [illegible] کا

ہجر میں چاندنی سی کیا خوش ہوں — طلوع ہے تیرے جوبن کی [illegible] کا

رنگ نہال پہ ہی کیا اسکو — رنگ [illegible] جو تیری [illegible] کا

جب ہوا کہ میں عذاب فشار — دو [illegible] [illegible] کا

ید بیضا [illegible] ہاتھ آئی یہ بات — [illegible] کا

[illegible] ایا میں — طلوع ہے [illegible] کا

وصل میں [illegible] لیا [illegible] — [illegible] کا

تن [illegible] قطرہ عرق ہی [illegible] — ذوق [illegible] کا

یار کی [illegible] میں — نامہ لیا [illegible] کا

فصل گل میں جو شوق [illegible] — [illegible] کا

[illegible] — [illegible] کا

[illegible] — [illegible] کا

[illegible] قد [illegible] طالب [illegible] — [illegible] کا

[illegible]

[illegible]

تری کھلی جو ریشہ بچہ سی اے شیخ
پھر نہ دھیان آئی اُس سلو منبر کا

کیا ہی ناسخ جواب خط کا ذکر
نہ ملا ایک پر کبھو تیر کا

اُسی کی رنگ ہی گل کا اُسی کی نشہ ہی مُل کا
وہی نالہ ہی بلبل کا وہی نغمہ ہی قلقل کا

الٰہی سانپ نکلی مثل ضحاک اُسکی کندھی پر
زمانہ مین نہ جسکو عشق ہو اُس تابکی کاکل کا

سنا جب سی کہ وہ گہر مین نہین اسقدر رویا
در جانان پہ اشک سی بنگیا پل کا

خرامان تو جہان ہوتا ہی وہ جا رشک گلشن ہی
ہر اک کبک وہی بلبل ہی ہی کفش کی گل کا

کبھی کہسار پر جانا کبھی وادی مین آ بیٹھا
رہا وحشت مین بھی عالم ترقی و تنزل کا

دو تیغ ہو لگر مجھکو اوٹھا مین کی نہ محشر مین
کہ ہوں کشتہ مین ایسا قاتل سی تیغ تغافل کا

معاذ اللہ اسی رشک چمن کی اسقدر بو ہی
سمندر رنگیا بلبل [illegible] کی گل کا

نہین آغاز خط اُس رشک گلکی و دن [illegible]
دلا یہ برگ گل عکس ہی کاین بلبل کا

کلام حسب سی ناسخ سنا جو لی ناسخ
پسند آیا ہی ناسخ کلام استاد آتش کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کافی ہیں اُسکو نشہ ہی صبح ہی شراب کا | ہو وہ جو جیسکی ہاتھ میں ساغر شراب کا
ہر ہر قدم یہ ہوتی جاتی ہیں آبلی | نقش قدم میں طور ہی چشم پر آب کا
کہتی ہیں تیری قامت و عارض کو دیکھکر | بالا ہی سرو پھول کھلا ہی گلاب کا
دیکھی جو اسکی لف ہوا محو داغ دل | ہو تا ہی مت شام و آفتاب کا
ہر صبح دی صبح ہی ہر شام ہی شام | انسان [illegible] کا
آتا ہی رشک سی دل پہ [illegible] | [illegible] بھولا ساب کا
[illegible] ساقی [illegible] | [illegible] کا
آلی ہی [illegible] لفا | ہی [illegible] کا
اُسکی نگاہ گرم جو [illegible] ہی غیر پر | [illegible] کا
پیری بغیر بھی دیکھا طلوع صبح | [illegible] شب فراق میں [illegible] کا
آتا نہیں ہی [illegible] | [illegible] کا
[illegible] کلمون کی | [illegible] کا
[illegible] | [illegible] کا

[illegible]

محشر میں جب کہ نامۂ اعمال دیکھنا ۔ تھا صد خیال آپ کی کا خط لکھی جواب کا
ارض و سما کی طبقی ہیں بازی [illegible] ۔ جو تھا فلک ہی ایک ورق آفتاب کا
[illegible] میں کی جو سکندر کی [illegible] ۔ تھا سر یہ نقش آب کی افسر حباب کا

اے غزل یہ پیمیں لکھتا ہوں اب غزل
دیکھو تو جواب ہی بحر الجواب کا

[illegible] ساقی شراب کا ۔ ہنستا ہے عکس رخ سی کٹورا گلاب کا
وہ مست ناز گر ہی [illegible] آب کا ۔ ایسا ہو شراب سے شیشہ حباب کا
دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا ۔ آیا ہو میں خیال کسی کے نقاب کا
رکھتا ہی جو چرخ اوج کسی کا کب ایکدن ۔ ہوتا ہی دوپہر میں زوال آفتاب کا
امید موت آئی تو کس کو ہے ولا ۔ آنا شب فراق میں مشکل ہی خواب کا
گر ہیں [illegible] چشم میں جاتی تو کیا عجب ۔ برسوں گذر ہوا نہیں قریب میں خواب کا
ہم رند ان ساقی کوثر ہیں واعظا ۔ کشتی ایاغ کی ہو تو دریا شراب کا
اسی کی کشتو یقین ہی نکلی [illegible] شراب ۔ وہ مست ناز توڑی جو بیضہ حباب کا

راحت طلب ہوں تیغ بلی آسمانی ہے
حاضر ہو موت بھیج خیال آنی اب کا

جو ہی حسین اُسکو ہی نفرت جہان سے
ہوتا نہیں ادب کبھی منہ آفتاب کا

شعلہ اگر نہیں وہ صنم سر سے پاؤں تک
موئی کمر میں کیا ہی سبب پیچ و تاب کا

تھل کھل کی مر گیا ہوں میں پانی عشق میں
کافی ہی میری قبر کو گنبد حباب کا

جوہر میں کب گل ہی چہرہ کی عکس سی
بن جائی کیوں نہ آینہ شیشہ گلاب کا

روتی ہی ایک دل ہو جو زندہ محبت میں
عالم کی زندگی ہی برسنا سحاب کا

صبح فراق میں ہی تو دیشہ وصال
آیا ہی یاد پیری میں عالم شباب کا

اُڑتی ہیں انت جھڑتی ہیں با دخزان سی
فصل بہار عمر ہی موسم خضاب کا

آرایش جمال خدا داد ہی
موئی کمر کو ذوق نہیں پیچ و تاب کا

پیری میں شعلہ رو ہوئی خالی کنار سی
کیونکر گذر نگاہ میں ہو تیر شہاب کا

گل شعلہ رو کو باغ میں ہی قصد سیر کا
ہر شاخ گل میں تاب ہی پیچ و تاب کا

ناسخ شب تاریک ہی تو کیا
محتاج آفتاب نہیں ماہتاب کا

کھل گیا ہے پیرہن میں جسم جب پابوس کا ۔ ایک عالم کو گمان ہی شمع اور فانوس کا
جو کہ ہین بیدرد کیا انکو ہی قدر داغ عشق ۔ مرتبہ زخمی سمجھتی ہین پر طاؤس کا
آئی نا ائی بزم جانان مین تو یہ بالیدہ ہو ۔ پیرہن ہو تنگ جسم شمع پر فانوس کا
گل نہین جز داغ حسرت بوستان دہر مین ۔ طور ہر برگ شجر مین ہی کف افسوس کا
ہجر مین نالی ہین ہونٹہون پہ گریبان ہاتھ مین ۔ وصل مین کام انسی لیتی تہی کنار و بوس کا
گاہ در عشق بتان ایسا ہون کر ہو جاؤن مثل ۔ شور حلقوم بریدہ سی اٹھی ناقوس کا
آ ہوتی ہین غنچی میری سامنی تقمی عبث ۔ سونگھنی والا ہون مین ای گل ہی ملبوس کا
ہو نہین وہ وحشی کہ مثل حلقہ زنجیر پا ۔ شوق ہی چشم غزالان کو میری پابوس کا
جو کہ ادنی ہین خوشامد سی وہ اعلی ہوتی ہین ۔ مور جہل افسر ہوتا ہی دم طاؤس کا
زینت ظاہر کی جو پابند ہین بی مغز ہین ۔ اسکو دنیا مین ملا سونا دم طاؤس کا
اہل بینت کو نہین اعلی و اسفل مین تمیز ۔ ہی سر طاؤس پی سایہ دم طاؤس کا
خاک جو میری تن پر داغ کی برباد ہی ۔ گرد بادون پر گمان عالم کو ہی طاؤس کا
ہی بن ہر غنچہ اور آغوش ہی ہر شاخ گل ۔ شوق گلبن کو ہی کیا تیری کنار و بوس کا

[illegible]

مدت میں آئے ہیں آج تو سوئے ابھی نہیں ۔ اس قدر ہی شوق کا ٹوٹا نہیں یا ہوش کا

سچ تو یہی دوستی کا نسبت کچھ کیا
دل سے ہوئی بات تاریخ بادشاہ کس کا

پریوں کو عمل سے میں تسخیر نہیں کرتا ۔ جز نقش دم کچھ بھی تاثیر نہیں کرتا

اے عہد خلاف ایسے ہی منتظر تیری ۔ دروازے کو میں ہر شب زنجیر نہیں کرتا

لیو کر میری دل سے دل میں ہوس آئے گا ۔ پتھر میں کبھی پانی تاثیر نہیں کرتا

جان یار تو لاکھوں ہی دی کو جانیں ۔ آلودہ وفا جان سے شمشیر نہیں کرتا

بیٹھ خلق کی بیتابی آتی ہی پیدا اسکو ۔ سیماب کو بھی کا قدر تسکیں نہیں کرتا

[illegible] سر افراز کسی ... کا ۔ لیتی ہیں وہ عاشق کی توقیر نہیں کرتا

کیوں ظلم عمارت ہی یا میں تجھی تاریخ
ویرانہ میں گھر کوئی تعمیر نہیں کرتا

دل [illegible] خیال اک بت [illegible] ۔ آشیانہ [illegible] میں ہی [illegible] کا

[illegible] ظاہر [illegible] ۔ [illegible] مہ سا کا

اُسکی گیسو کی تصور مین ہی طوفان تشلسل | حلقۂ زلف ہی گرداب ہی دریا کا
شجر طور ہی قد او ہی رخ شعلۂ طور | دست دلدار مین عالم ہی ید بیضا کا
گیون بلین عالم بالا سی مضمون بلند | ہی مرے فکر خیال اُسکی قد بالا کا
ہو گیا سیلی اُستاد سی تغییر جو رنگ | چہرۂ یار مین عالم ہی گل رعنا کا
تو وہ خورشید ہی اُلتی جو گلستان مین نقاب | چہرۂ گل مین تلوّن ہو وہین حربا کا
گیا جنون کم ہو مرا سنگ ملامت سی بہلا | جوڑ اینل وہ ایک داغ ہوا سودا کا
باغبان اپنی گل و میوہ سی کہہ خاطر جمع | مین تو مشتاق چمن مین ہون چمن آرا کا
بعد مردن بہی جو ہی کسِ میکشان کا خیال | گنبد قبر مین ہی جو ہی خم صہبا کا
عشق می یہ ہی کہ دم میر خفا ہوتا ہی | تہو تمنا ہی کوئی مست کلا سینا کا
یاد مژگان مین جو یون تن ہی سیل تسلسل | تشنہ لب کیا کوئی کانٹا ہی کسی صحرا کا
دیکہتی ہی تری ہاتہو نکو ہوا دیوانہ | ید بیضا سی ہوا ہی یہہ خلل سودا کا
جا تی ہین عالم بالا کو جو نالی سید | ہی خیال آج مجہی ایک [illegible]
دین و دنیا کی عبث فکر ہی تجکو ناسخ | وہی ہو گا جو ارادہ ہی مرے مولا کا

رہے کیونکر نہ دل ہر دم نشانہ ناوک غم کا | کہ ہے میرا تو لذت ہم ہا و ... کا

گیا جو اوسکی کوچہ میں وہ با چشم پر آب آیا | حرم سے لی ہی جس طرح زائر آب زمزم کا

سلیمانی ہی پیا اوس نے یکو ملک جوانی میں | تبسم نقش خاتم ہے دہن حلقہ ہے خاتم کا

جواب اسنے نہ بھیجا اور میں نے خط لکھے اتنے | کہ مہریں کرتے کرتے مٹ گیا نقش اپنے خاتم کا

نظر آتا نہیں جیسے کسی کا کعبہ ابرو | ہما سے ہیچ تر ہیں ہی عالم پیادہ ... کا

جلا کرتا ہوں میں دن رات لیکن میں نہیں جاتا | اثر سوز غم فرقت میں ہے نا جہنم کا

نہیں ہے مقصد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہے | ہوا ابلیس کے حسد سے کیا نقصان آدم کا

کسی دل تک رسائی جسکی ہو تو عرش سے بہتر | عزیزو کم نہیں معراج کو عرش اعظم کا

برنگ گل جگر ہوتا ہے ٹکڑے سیر گلشن میں | ہوا ہے تیغ غم ... کا

رسائی میری اوج فکر تک کی جا سکے تو | غرور آگے مری ... کا

پریزادوں نے منہ اپنا چھپایا ماری ... | اسے سو خجلت آگیا حسن ... کا

الہی کیا ہم میں ابھی ہیں ... | دلیل ... کا

حماقت ہے جو ... اہل فقر کی آگے | یہ تاج و تخت ہے ... ابراہیم ادہم کا

سخاوت جسکو کہتی ہیں ہمائی ہی ہاتہ میں
بخیلونکی ہے دولت وہ گیا ہی نام حاتم کا

مری آنکھوں میں چہاہیں نکونکر اسقدر حلقی
تصور رات دن رہتا ہی تیری زلف پرخم کا

ہین پیسا یاد آمد ہت بن ہقین ہی [illegible]
بجائی سبزہ تربت پر آگیگا پنجہ مریم کا

مسی آلودہ لب کو تو نی حسن [illegible]
وہ میری زخم دل کی اسطی بہاہا ہی مرہم کا

تماشا جہان ہم دیکھتی ہین کنج عزلت میں
ہماری ریا کا نقش خطی ساغر جم کا

قطعہ

لڈ نا کا [illegible] ہوا تہہ خوشا ہین
عجب نقشہ نظر آیا وہان شاہان عالم کا

تہین آئینہ زانو سکندر کا شکستہ تہا
کسی جانب پڑا تہا کاسہ سر کیخسرو جم کا

[illegible] ہین سایہ ہ اور عدو ہین رہ [illegible]
سبا فرہادی [illegible] ہین ہ [illegible] یا کوئی دم کا

[illegible] ہوا محتاج خلق اپنا کسی خونریز کا
ہر رگ گردن ہمارا عالم ہی تیغ تیز کا

وہ عنبر سی نہیں کچہ کم ہمارا دود آہ
ہی بہت دل میں خیال اک زلف عنبر بیز کا

[illegible] آہنونکی درد دل نکل جاتی ہین
اس لئی ہی ضبط مجکو آہ دود آمیز کا

[illegible] جاتی یقیناً کہا ی گرد ریاحی لیا
قطرہ میری اشک کی دریای شور انگیز کا

درج اپنا صرف ہوتا ہی تیغ آبدار میں
رات بھر رہتا ہی عالم مرغ شب آویز کا

اسقدر رونی میں ترجیح رہی اہل جہان
نام صفحہ سی جہان کی مٹ گیا چنگیز کا

چھلکی شب پر ہوئی ہی تیز کی رفتار ختم
خاک میں نام اسکی آگ نی کیا شبدیز کا

عشق کر دیتا ہی سلطان کو گدا کا ایک رنگ
لوٹ کر کس طرح خون آخر کیا پرویز کا

مانع رفتار مجھہ وحشی کو ہوں کیا خار دشت
تیز تر کرتا ہی رہرو کو کام مہمیز کا

اشک کرتی ہیں دل ہوتا ہی ستم
میری آنکھوں میں ہی عالم ساغر لبریز کا

جوشش مضمون کو خامہ صور اسرافیل تھا
یہاں ان میں شعر میں عالم ہی رستاخیز کا

عشق کی آزار میں تا ہی پری کو دیا
ہی خدا حافظ دل بیمار بی پرہیز کا

گام اول ہی جہان میں تیا ہی جو کو ترین
ناسخ آوارہ ہی اس صحرای فتنہ انگیز کا

روتی آہیں کون پر ذکر کیا آوارہ کا
تیر جو آوارہ ہی نقصان تیر انداز کا

کیا ربط میں ناز کا
بوجھہ اٹھہ سکتا نہیں ہی سیلی ناز کا

نکلی جلتا ہی ایسا روی جانان دیکھکر
طور ہی مہتاب میں مہتاب کی انداز کا

یارسی کرتا ہوں میں باتیں جلی جاتی ہیں غنا | صاعقہ آنکھو ہوا شعلہ مری آواز کا
آلی محجبہ کا بل کی ناقص ہی کمال عمی | درمیان ہی فی قاستدراج اور اعجاز کا
جال ایسیا دایجی زلف کا تورو کی ہی | ہی ارادہ میری مرغ روح کو پرواز کا
ہو ایسا چاہی عاشق خیال دوست مین | غیر اگر بولی نہین ہو یار کی آواز کا
جسقدر جلتا ہی تتا ہی سیہ داغ جنون | ہی چراغ اپنا دل دشمن کی ساز کا
ذکر کولی پڑھتی لگی بزم غنا مین یہ نظم | کان کا پردہ وہین بن جاتی ہی پردہ ساز کا
ضبط آہ شعلہ افشان جب ہوا مجکو کران | آسمان بن جاتی کلہ طاؤس آتش باز کا
میری نظروں سے جو پنہان ہو رسوا ہوا | بیقراری مین نہین ممکن چھپانا راز کا
لی سی یہان شدت برسکال اشک لی | لیوٹ وہان آجائی موسم [illegible] آغاز کا

جلکی ناسخ گلشن شیراز کو آباد کر
آشیان پر ان ٹراہی بلبل شیراز کا

ات ایسا انتظار یار مین بیتاب تہا | بستر گل پر نہ تہا مین آگ سہا [illegible]
میری اشکون کا فلک موج زن سیلاب تہا | ہالہ مہ کی جگہ شب حلقہ گرداب تہا

بزم دل مجھ بن جو تھی شمع ہی برم جل | رشک سے بیتاب تھی شمع پتنگ بن جو آتا تھا
رات مجکو تیری آنی کی جو مایوسی تہی | انتظار مرگ تھا یا اشتیاق خواب تھا
شب چمن میں کیوں کیف یا تیری تو افشاں | جو تیا انتشار مہتاب سا دل مہتاب تھا
تیری محفل میں جو پاس آبروئی تھا مجھی | [illegible]
مجھ بیچارہ ناتوانی نے پایا ہی جہاں | [illegible]
جلوہ فرما بام پر جو عارض جانان ہوا | چاندنی [illegible]
تیری وحشی آتشیں کو دیکھتے ہی آگیا | اضطراب [illegible]
ہو گئی اب کل ہماری عمر غفلت میں بسر | عرصہ [illegible] زندگانی کا یک خواب تھا
کل کہیں دیکھا نہیں [illegible] | تیری شکوے [illegible]
کل یہ روز [illegible] | شب بھی [illegible]
کس لیے ہر شب یہ ہوتا ہی قیامت | ہجر میں کیا [illegible]
[illegible] | یاد آئی [illegible]
ذبح کر ڈالیں ہی ناصح ہو قاتل کہ نہ | ہیچ ناز کی میں اسکی خنجر کی آب تھا

یہاں آسرا ہی ساقی کوثر کی ذات کا — ہی ساغر شراب سفینہ نجات کا
زخم دہان خلق کو ہی اس سی التیام — مرہم سی ہی زیادہ اثر میری بات کا
جیتی ہیں سوز عشق سی مانند شمع ہم — رتبہ ملا ہی آگ کو آب حیات کا
مضمون جو لکھی ہیں تری چشم سیاہ کی — عالم ہی رشک دیدہ آہو دوات کا
وقفہ نہیں کہ غنچہ منقار کھل سکے — ہوں عندلیب کس چمن بی ثبات کا
جب تک وہ ہی دوچار مری زندگی کی ہی — تار نگاہ یار ہی رشتہ حیات کا
اکا فرہوں سیر ہم رہیں محروم وا عطا — آ مسکدیہ حکم نہ جاری ہی فرات کا
آدمی نہیں تو صوم ہی مستی صلق کے — واعظ یہاں بھی شغل ہی جام و صلات کا
جو ہی کلام شیخ وہی قول برہمن — مطلب ہی ایک فرق [illegible]
خامہ ہی نیشکر مری شیرین کلام سے — شرمندہ ہی دوات سی کوزہ نبات کا
مجرم ہوں اغنیا تو فقیروں پہ ہو عذاب — آتا ہی دیکھو قحط نہ دنیا زکات کا
[illegible] کی آنکھ غش سی تاری ہیں آگے مری — روز سیاہ ہجر میں عالم [illegible] کا
[illegible] کا عیادت ناسخ تو ای مسیح — نزدیک اب تو وقت ہی آ چکی وفات کا

نو جوانی مین ہوا عشق اس سنبل فام کا
تب ہوا کہ عالم ابی داغ دلمین ہی چراغ شام کا

خاک کر دی کی اپنی نہ عالی فطرتی
ورنہ مین ہی بہیان ہی ہمکو کسکی نام کا

سبزہ بیگانہ باغ حسن سی کرتا ہی ور
نام رکہا باغبان نی ہی جام کا

ہجر مین ہی کیا ئی نشہ ہوتا ہی خمار
باعث دوران ہی دور ہی

تپنیچ لائی وادی ہستی مین ہم بھی
رہ گیا جیپی عدم مین قافلہ آرام کا

آرہی ہی تن پرستی حق پرستی کی عوض
رہ گیا ہی کا و خود پرستی نشان اسلام کا

اپنی گیسو کی ہوا مین ہی بسیرا اپنی
وہ خط شبرنگ ہی پا ہی جا کم شام کا

اشتیاق چشم جانا مین گئی ہین جیسی ہم
ہو چراغ اپنی لحد پر دود غم بادام کا

ای فلک کمرو نیک یک روز وصل آتا نہین
منتظر بیٹھا ہو مین ہی گردش ایام کا

جوشش مستی مین ناسخ کلمہ طیبہ پڑہو
ساقی کوثر سی ہی مجکو سوال اک جام کا

کوہ طور تھا اک نگینہ ہی علی کی نام کا
عرش کہتی ہین جسی ہی سینہ ہی سنگ نام کا

رجعت خورشید و شق قمر سی عیان
ہی نبی مالک انسان کا علی ایام کا

ولہ

دی دوپٹہ تو اپنا ململ کا — ناتوان ہون کفن بھی ہو ململ کا

درد سر مین جو سر رگڑتا ہون — تیرا دروازہ کیا ہی صندل کا

آتش رخ سی آنکھیں سینکتی ہین — کیا زمستان مین کام منقل کا

ہو جو محبوب خوب رو بدخو — صاف عالم ہی اُس مین حنظل کا

کہتی ہین سالکان منزل عشق — ہی نشان گور گام اول کا

شکم صاف کے قرین ہی مو — یا ہی مخمل پہ رُوان مخمل کا

مثل برق اُسپہ بیقرار ہون مین — سایہ رہتا تھا جسپہ بادل کا

قیس کی قیس جانتا ہی لیکن — وحشی ہون آدمی کی جنگل کا

کیا اُسی گل کی یہہ سواری ہی — نکہت گل دھوان ہی مشعل کا

بڑھنا اُس طفل کا دلاتا ہی یاد — یہہ ٹوٹنا شاخ گل سی کونپل کا

جز صنم کچھہ نظر نہین آتا — وہ موحد ہون روز اول کا

ایک آئی نظر جو میرا غبار — سرمہ ہو جای چشم احول کا

لکھوں ناسخ جو دم مدحِ چشمِ سیاہ

ہو سیاہی میں طور کاجل کا

کون وہ دل ہے جو محوِ رخِ جانان نہوا | کون آئینہ ہے جو دیدۂ حیران نہوا

پر لگا ہے مجھے وحشت کے اڑا پھرتا ہوں | جس سے پامال کوئی خارِ بیابان نہوا

پھٹ گئے لاکھ گریبان ہی جاں لک | صبح کا بھی کبھی شب چاک گریبان نہوا

ہوں وہ دیوانہ پھرا کر صحرا میں بھی | چین جز سایۂ اشجارِ مغیلان نہوا

جو ہوا پانہ تری سبزۂ خط کو دیکھا | اس [illegible] کوئی جز [illegible] نہوا

شبِ تاریکِ جدائی نظر آتی ہے پہاڑ | شبِ معراج جو وہ [illegible]

لاکھ کافر کو کیا تو نے مسلمان ناسخ

ہے یہ افسوس کہ تو آپ مسلمان نہوا

سر پہ پہاڑ اونچی ندا ہے آسمان کا | جو برگِ گل کو جیسے کہ سنگ [illegible]

[illegible] تہ سے گرا شیشہ سر پ | بھایا ہیں یا وہ کشش کہ [illegible] آسمان [illegible]

شی دماغ لیکن عطار بیچ عطر | اس شاخِ گل کی مہندی سے [illegible]

رشکِ چمن ہوا ہے یہ اک سرو نونہال — لٹ کٹ کی تیری عشق میں لیا جوان کا

پائی شکستِ دل نے برنگِ شکستِ سنگ — بالای سنگ شیشہ مرا ہے فغان کا

اڑتا ہے میں قیود سے افتادگانِ خاک — اڑتا پھرا شجر سے جو برگ خزان کا

عالم کو تیری چاہِ زنخدان سے عشق ہے — یوسف بھی اس کنوئیں میں ہے گم کاروان کا

پامال جو کریگا مجھے پای کا سزا — شیشہ کی طرح خاک پہ مین ناتوان کا

لغزش ہے وہ سلوک میں افتادگان کو — ٹھوکر نہ کھا کے ایکدن آبِ روان کا

لیا مال رعبِ فقر کی کی ہے سلطنت — رویا ہین سر افسرِ نوشیروان کا

ناسخ نگاہِ مست سے دیکھا جو یار نے
مانندِ مست ہر شجرِ بوستان کا

جیسے کل دام سے دیکھا ہے یہ صیاد کا — ہوش بلبل میں ہے عالم نکہتِ برباد کا

ہے وہ دل ویران نہیں جسمیں فروزان داغِ عشق — روشنی یعنی نشان ہے خانۂ آباد کا

عہدِ طفلی سے اسیرِ عشق مین مجنون ہوا — خانۂ زنجیر تھا مکتب مری استاد کا

ذبح وہ کرتا تو ہے پر چاہئے اے مرغِ دل — دم پھڑک جائے تڑپنا دیکھکر صیاد کا

[illegible]

جلوہ شمشاد جو دیکھا قد دلدار بن — گلشن میں سر زمین میں سایہ پا شمشاد کا
تیشہ میں ستہ لگا تھا چوب صندل کا مگر — لگتی ہی اس کی قفا تھا درد سر فرہاد کا
نالہ ناقوس سمجھا ہی تو اسکو نہ تم — تہ تہ اوس کعبہ کو صید ہے [illegible] فریاد کا
فصل گل آئی نہیں پائی کہ تو یاد آگیا — اسی جنون ہوا [illegible] لیلی یاد کا
آرزو ہم ایسا کہ ہوں پائمال اہل نظر — جیسی [illegible] پا اٹھا [illegible] کا

ولہ

سرو پر سایہ پڑا تیرا وہ موزوں ہو گیا — میری سایہ کی اثر سی بید مجنوں ہو گیا
آنکھ سے ہر گرد وحشت کو دیکھا تو مجنوں ہو گیا — ٹھوکریں کھا کھا کی میری [illegible] ہو گیا
[illegible] عیب حسن سی ہم نے [illegible] — ساتھی لیلی کی مجنون بید مجنون ہو گیا
[illegible] مضمون قامت کی کبھی جا ہی فکر — خود بخود دل سی نکلتی ہی [illegible] ہو گیا
[illegible] مردن بھی رہی یہ تہ ہی سنگ — لیلی اپنی قبر کا گرد [illegible] ہو گیا
[illegible] ق سی عاشق کا ایسا [illegible] — اسی پہنا طوق [illegible] مجنون ہو گیا
[illegible] والا مسکون کی قدر دانی کی گئی — [illegible] رنگ [illegible] خون ہو گیا

[illegible]

ل ہی ایک دو گز زمین بھی بعد از قبض روح ۔ آج تو قبضہ میں سارا ربع مسکوں ہو گیا
میری قاتل کا نہ اس سے آگے بڑھ سکا ۔ خون میرا گرم رفتاری میں گلگوں ہو گیا
عقل سے خالی ہے خمخانہ سے جسکو ہے گریز
خم وہ ہے ناسخ کہ ماوای فلاطوں ہو گیا
آج دعوی اسکی یکتائی کا باطل ہو گیا ۔ بحث کرنیکو جو آئینہ مقابل ہو گیا
اے دل بیکس دیا قاتل نے مجکو لاکھ دل ۔ جو لگا پیکان سے پہلو میں دل ہو گیا
کیوں نہ اب عالم ہو اسکا تختۂ مشق ستم ۔ وقت بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہو گیا
کچھ بھی حاصل باکمالونکو نہیں جز زوال ۔ مورد نقصان ہوا جب ماہ کامل ہو گیا
مصحف رخسار جانانمیں نہیں ہے خط و خال ۔ بے نقط قرآن بھی دنیا میں نازل ہو گیا
وادی وحشت میں کیوں شکل جرس نالاں ہے قیس ۔ اب لیلی کیا یہاں کس کس کا محمل ہو گیا
صبح ہوتی کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب ۔ تو نہ کون اک آنکھ یہاں شمع محفل ہو گیا

ولہ

رات بھر جو سامنے آنکھوں کے وہ مہ پارہ تھا ۔ غیرت مہتاب اپنا دامن نظارہ تھا

بجلی گرداب سیل اشک جا بجی گرداد — ابر تر بیطرت میں حسد تیشہ تن آرزو
تو لی آنکھیں پھر لیں بہار کام آخر ہو گیا — طائر جان پا ہی بند شستہ نظارہ تھا
شب سی پر تو سی لبریز لطافت تھا یہیں — ہر گل شبو سی جیا بی نور کا فوارہ تھا
جلوہ دم لینی کی بھی فرصت دنیا میں ہے — روز مولد شادیانہ کو جیکا نقارہ تھا
مختصر معنی ہی ہمدرد و نکو سیر ہوئے — جمع جس کل خط کی کرل سیپارہ تھا
خواہیں بھی یا تیک ممکن تھا دل تھی — بند ہوتی پا خیال آستانہ تھا
شب نظر کی نیند فرقت میں سوتی آن — اثر دلی کی بہشتان عقرب کا تھا
اپی اجل کو بی آیا جسم سی آگ نجات — کبھی کی ٹھہر بیٹھی تیکی کا بیتارہ تھا
خون سب جا تارہ دل کی اب بحر کا — نقد جان دیا تھا عشق کا کفارہ تھا

کبھی میں یار گیا ان حیرت تھا میں
کو خدا قاتل میں تھا نام جو بچارہ تھا

تی ال سو زانیں طور اُسکی تجلی گاہ کا — رونق تسا کے شعلہ ہی تی آہ کا
وصل کے ہم خاکسار و نکو ہوا شن راہ کا — خاکمیں آلودہ ہونا کب تھی شک ماہ کا

[illegible]

نور افشاں جبیں ہے دل میں خیال اُس ماہ کا ۔ طور کا شعلہ دھواں ہے کسی شمع آہ کا
ہے جو مایوسی پہلے رنج امید نفع میں ۔ ہاتھ بے محنت نہیں آتا ہے پائے جاہ کا
قامت موزوں نظر آئی مجھے جب الف ۔ تھا شروعِ عاشقی میں میری بسم اللہ کا
جب ہی سبکش دیکھکر ابرو تری لائے ہیں خم ۔ میکدہ بستی تہ اعلی ہے بیت اللہ کا
آمد خط میں تعجب ہوئی دی نکاہ ہونکا گد ۔ دیکھ لے جسنے نہیں پایا ہے شہزادہ کا
جا برابر ہے دل ما ور میں ہر فرزند کے ۔ رتبہ زیر خاک یکساں ہے گدا و شاہ کا
خلق نے قرآں دیکھا جب سے اناہ رب ۔ ہمنے دیکھا مصحف رخسار اپنے ماہ کا
آگئی ہے اُس طفل کی روشن خیالی ہوا ۔ شمع ساں جلوہ ہے اُسکی قامت کوتاہ کا
زرد یا گل کو فلوس داغ سودا ہے مجھے ۔ ای فلک موسم یہی ہے میری تنخواہ کا
سفلہ ہو جاتا ہے وقت امتحاں بے آبرو ۔ ہے دلیل اس ادعا پر ٹوٹ جانا جاہ کا
دیکھکر تجکو نکیو نکر نعرہ زن ہے رقیب ۔ پیشتر کتو نکو بھونکا تا ہے جلوہ ماہ کا

یار کا ناسخ پھٹا ہے پیرہن تو عیب کیا
ہے کتاں کو چاک کرنا کام نور ماہ کا

[illegible]

جو کلمہ ستو نکلو ولیوں بیان آئی نظر کا | تصور میں [illegible] محراب [illegible]
زبون تحریر مضمون [illegible] | تو خوشبوؤں سی [illegible] تک [illegible]
سوال وصل میں لیا پر [illegible] | اشارہ سی رات عاشقان [illegible]
لیا سجدہ میں کیا [illegible] | [illegible] کم [illegible]
چہ حال بی باغ افلاک کو انسان کی [illegible] | [illegible] میں [illegible]
آنکھ سی مجھکو ہوتا ہی فاقہ [illegible] | تصور [illegible] ہوں [illegible]
نظر آئی میں [illegible] | [illegible]
جو [illegible] تو ہوی حال [illegible] | تو عالم [illegible]
نظر آئی [illegible] | جو کو [illegible] میں [illegible]
یہ بیٹھا انتظار میں [illegible] | [illegible] ہوں [illegible]
ازل [illegible] میں [illegible] | ہوں کی [illegible]
میں عالم کی [illegible] | [illegible]
دوا [illegible] میں طوق گردن [illegible] | [illegible]

ولہ

[illegible]

مژہ جو ہیں وہ کوہ آلہ انکا کام لڑتی ہیں — یہہ عالم بھی دیکھا ہی آنکھی چشم سخن گو کا

یقین ہی سنتی اسکا سر پھری لکی ناسخ
بیان میں سامنی جسکے کرون اپنی تکاپو کا

آرزو جانسوز غم گیسوی جانان ہوتا — کبھی میں منتظر درد سر افشان ہوتا
زندگی کا کوئی دم مجکو مزا مل جاتا — مری زخمون پہ جو قاتل نمک افشان ہوتا
تو وہ بت ہی کہ اگر دیر مین جا آ نکلے — مثل ناقوس کے اک بت ہمین نالان ہوتا
ہی بلا سلسلۂ زلف بتان کا ای دل — یہہ جہان کیون مسلمان نکو زندان ہوتا
کبھی کسی یمن کو پہنچتا آسیب — پاس اسکی جو تیرا سیب زنخدان ہوتا
ہو گیا دامن تر تو حقیقت کو حجاب — اسطرح ابر مین خورشید پنہان ہوتا
سد راہ عشق نا کسی ہی مرا شہرۂ فقر — ورنہ کب مجکو میسر کوئی دربان ہوتا
سایہ سر گنج یہہ ہوتا ہی کہیں ای قاتل — سایۂ زلف سر گنج شہیدان ہوتا
دل سختی اس بت کا فقط ہی جو — کار کر خاک کی اشک کا طوفان ہوتا
شغل ماتم کی سوا کچھہ بھی نہ ہوتا ہرگز — مری اشکون سی جو سر گلستان ہوتا

[illegible]

کبھی رخسار کا مضمون [illegible] جان بانڈھا | تو لو بانی [illegible] گلدستہ [illegible] بانڈھا
ہم ملک سخن [illegible] ہماری طبع [illegible] | کبھی [illegible] باندھا اور [illegible] کو آسمان باندھا
کبھی عشق بتان میں [illegible] کیا مضمون بتخانہ | تو [illegible] کعبہ کو سنگ آستان باندھا
[illegible] مثل [illegible] تنگ [illegible] | تصور [illegible] کر [illegible] باندھا
[illegible] چاند [illegible] | مہ نو کو [illegible] باندھا
[illegible] بات [illegible] قاتل [illegible] | دہان [illegible] باندھا
[illegible] | [illegible] جان باندھا
[illegible] | [illegible] باندھا

نہیں [illegible]
ہماری کشتی عمر رواں میں بادبان باندھا

[illegible] نہالی [illegible] | حباب [illegible]
دکھائی [illegible] فلک [illegible] | ہماری [illegible]
[illegible] | [illegible] برق [illegible]

[illegible]

جو الجھین سی بچی نہین ست پر خون مین — فراق یار مین کیا ہا ہی انقلاب ہوا

جو یاد بزم مین آئی ... کس ... سیکون — نظر مین ساغر می ... پر آب ہوا

نجات ہو گی عذاب حساب سی سب کو — جو پہلی روز قیامت مرا حساب ہوا

جلا نہ آتش سودای عشق سی جی یہان — تو واجب اُسپہ جہنم کا بس عذاب ہوا

یہہ رنگ عارض گلرنگ ہی کہ نام خدا — پڑا جو عکس تر آب مین شہاب ہوا

تلملہ ٹھہرتی نہین اپنی عکس پر اُسکی — شعاع حسن سی آئینہ آفتاب ہوا

خلل پذیر ہمیشہ ہی کارخانۂ عقل — کبھی نہ خانۂ زنجیر یہان خراب ہوا

یہہ حسن و عشق ہین حال مین یک ہم — لہ آیا غش مجھی اُسکا جو وقت خواب ہوا

یہہ رنگ موج ہوا میری آہ گرم سی ہی — ہر ایک مرغ ہوا سیخ کا کباب ہوا

جہان نظر مین یہہ تاریک تھا آہی تاریخ

سواد کور مجھی شکل ماہتاب ہوا

سر منزل جادہ ہی پامال تری چال کا — صید ہی کبک دری نقش قدم کی جال کا

ہی طلب سی اسقدر نفرت کہ تنہائی ... — آشنائی لفظ لب باب استغنا کا

[illegible]

سرو ہی باغ جہاں میں وہ صنم نام خدا
ہی بجا اسکو پسند آئی جو لیڑا چال کا

بو کبھی کل فرکی زلفو نسی جدا ہوتی نہیں
طائر نکہت بھی قیدی ہی گیا اس جال کا

طوق ہر گرداب ہی ہر موج ہی زنجیر پا
ہی مرا کا آب وان دیوانہ تیری چال کا

تو شراب آتشیں پیتا ہی مے وکہاتا ہی تو
بس مجھی ہیں ہو کا نقل کباب ہی لال کا

ہو گیا ثابت کہ ہی [illegible]
تیر قامت کی الف ہی نقطہ خال کا

زر وکشتہ ہی میری سر سی پانون تک [illegible]
افترا تیرا ہی [illegible] کمر کی بال کا

ہون میں [illegible] جیسے چمن میں [illegible]
[illegible] کانگ کی چھال کا

حادثات دہر سی محفوظ ہیں ارباب [illegible]
غم نہیں [illegible] کو بھونچال کا

عالم حیرت ہوا عالم دکھا اپنا جمال
منتظر آئینہ خانہ ہی تیری تمثال کا

پھر نہ میری پاس آیا جلکی ای جان جہان
طور کیا سیکھا ہی تو نے [illegible] کی چال کا

ایسی اپنی لاش سوزان ہی تنہائی میں
[illegible] گنبد سما ہی قبر [illegible] کا

جنگ میں غالب [illegible]
زور چل سکتا نہیں [illegible]

ای قوی دوست [illegible] ناسخ [illegible]
ساتھ [illegible] ہون [illegible]

[illegible]

مینہ اگر روؤن تو ہو سبز دانہ خال کا | ابر تر اشک تو ماہی ہی وصال کا
بعد مردن خاک اسکی بنتی ہی یک وآن | ای پری وجو کہ ہی دلِ رفتہ تیر سجال کا
تیا قناعت عشق کی دولت سی تنی ہی حصول | لا الہٰ عاشق تو ہی کافی یک دانہ خال کا
سیم زر کی دیکھنی سی خوش نکہون انسان ہون | تو تیا ہی چشم ہوتا ہی دہوان تکسال کا
روشنی جان پر ہمیشہ ہتا ہی نگہ ہو نکا ہجوم | سبزۂ خط مین ہی عالم سبزہ پامال کا
فقر و فاقہ جسکو ہو وہ جان لی ماہی عیش | بعد روزونکی مقرر غرہ ہی شوال کا
بار دنیا ہی فقیر و نیز امیر و نسی زیاد | بوجہ کم ہوتا ہی کل سی ہاتھ نہایت شال کا
سبزۂ خط ہر مرآمین سی حج آتا ہی نظر | وہ و قلیا مین ہی عالم طوطیو نکی چال کا
آپکو مردہ سمجہتا ہون فراق یار مین | دیدۂ گریان پہ ہوتا ہی یقین غسال کا
لوگ کہتی ہین غبار خط جسی سی ہوا ن | آتش رخسار سی جلتا ہی دانہ خال کا
ناتوان ایسا ہوا ہی دام زلف یار مین | مرغ دل سی اٹھ نہین سکتا ہی دانہ جال کا
ہی کہین وہ مین سی نازک تر جو ہی کمر | باندہنا اسپر ستم ہی شال کی رومال کا
وصل کی شب ہو چکی ہی اشک بہتا ہی کبہ | ہمنشین کہ ہالِ ابیہ پانی کی کہرال کا

تنہائی میں ... کی ... کیا ہم نے آہ — انتظار ایسا ہی ... کا

جیسے توبہ مرتا ہی بر روشنی وہ ہر دم ...
دمبدم ناسخ تجدد ہی یہاں اشکال کا

وہ حسن یار نی عالم کو دکھایا کال کا — سیکڑوں عاشق ہیں سائل ایک اقبال کا
یہ تصور جیسی آنکھوں میں کسی کی چال کا — تیری پلکوں میں ہی عالم ... کا
آدمی کو عشق ... دیتا ہی الف ... خال کا — جانور رہتا ہی قیدی ... جال کا
ہی ... میں مقصد خوشبو ... ہم — عنبر کی خوشی ... کی ... کا
جیسی نظروں میں ... ہی ... — تیری دنیا ہی ... کا
بیٹھی ہیں عشاق ہو کر تیری آنکھوں ... — ... ... کا
حیلہ ہی ... یارب کا ... — ... عشق ... کا
لیوں اوکا ... سجدہ ... ہی ... — صورت محراب ہی ... تیری ... کا
ہی ... دیدہ تر سے چلی آتی ہیں اشک — ہو گئیں ... ... اطفال کا
وصل ہی یاں آج ہی ... کل ہی ... — لیا ... وقت میں ... کا

[illegible]

وہ گلی لگتا ہی اس کی تن ہی ... سارے غم و نسیم کرتے غزہ شہ آل کا
چہرہ تابان نظر آتا ہی جس لطف سی چشمہ خورشید ہی چشمہ مراک سجال کا
ہی کہیں کت عنا اسی تلخ ترک شراب مست صائم سی ہی افزون منتظر شوال کا

دین دنیا سی ترا شغل ناسخ ہی مجھی
بس لاکافی تولا ہی نبی کی آل کا

تو نی شہباز نگہ کو جو ادہر چھوڑ دیا ہمنی بھی طائر دل بام کی پر چھوڑ دیا
اُس ستمگر کو یہان تک مری ساتہ ہی ضد میتی کہہ ڈھونڈہ نکالا تو وہ گہر چھوڑ دیا
قفس تن مین ہی کانہ مرا طائر روح دام کاکل سی مجھی تو نی اگر چھوڑ دیا
آگیا کچھ جو زبان پر اثر زہر فراق غمنی چکھتی ہی مرا خون جگر چھوڑ دیا
سایہ بان اب ہین دیوار کرو نگا جاکر مینی کو کیئہ دربانسی یہہ در چھوڑ دیا
اثر زہد و قناعت نے بنایا اخگر ہاتہہ مین لیتی ہی بس مینی تو زر چھوڑ دیا
ذبح کر ڈالونگا گر اگی تو بولا شب وصل مینی سو بار تجھی مرغ سحر چھوڑ دیا
خط نکلنی سی ہوا اور بہہ ہو کا چہرا حسن نی کاہ کو شعلہ پہ مگر چھوڑ دیا

[illegible]

توڑی جب وہ سنی قاتل مری آنچی کاٹی   بوالہوس لی تری کچھ لذت چھوڑ دیا

قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل تا صبح

نکو لی ہاتھ سے روحی کا اوسے چھوڑ دیا

جب خرام ناز کو تو اپنی پری پیکر اٹھا   ہر قدم پر جا بجا گرد اک قیامت محشر اٹھا

آہ میں دیوانہ پوچھی الفت ہوں اٹھا   دست نازک سی جو اپنی ستم پتھر اٹھا

طرفہ گل اس باغ میں میں و شبنم تجھ سی   جسکی بیٹھا جو تری محفلیں وہ ساغر اٹھا

جو صفائی دل کی آگی خاک آئینہ کی قدر   میری محفل سی مکدر ہو کی اسکندر اٹھا

پاؤں تو اٹھ سکتی نہیں کیا جاؤں تری کوچہ   ہاتھ اپنی سینے سے اب یہ دل مضطر اٹھا

دشمن جاں ہے تری آرزو تشی مانند شمع   افسر زر شوق کی اپنا سر اٹھا

گر دیا ہی ہاتھ دیدہ و کر وہ جانان لی   سامنی سی ساقیا اب شیشہ ساغر اٹھا

مجھسی ملوا تا ہی سب لیہ مرحبون خنجر کا   اور کوہ عشق کل کہتا ہی تو کہہ اٹھا

زندگی میں سر کرتا ہو سلیمہ دوستی ولا   قتل گاہ میں خاکیں جا کر زبان یار زر اٹھا

جا ہی تعبیر آج ساتھ اٹھا لیجانی کا   بوتری ابی کل لی نیوار اٹھا یا در اٹھا

[illegible]

ہوں وہ بیخود کہ اڑاتی خاک وحشت میں نہیں — تو ہی سمجھا غبار توسن لیلا اٹھا
بات جن نازک مزاجوں سے اٹھتی تھی کبھی — بوجھ انسے سیکڑوں من خاک کا کیونکر اٹھا
مصحف رخ کا جو بوسہ لینے میں منکر ہوا — مجھسے کہتا ہے کہ اب قرآن تو سر پر اٹھا
خاک میں ملتی ہے غیرت ہندی میں مجکو — اس کلیسے بس ہماری خاک اے صرصر اٹھا

کیا سخن سنجی ہے حاصل جب سخندان ہی نہیں
زانوے فکرت سے اے ناسخ تو اپنا سر اٹھا

ماجرا ہر بحر میں ہے چشم دریا بار کا — کیا عجب ڈوبے سفینہ مری اشعار کا
کر دیا موقوف خط نے جو زلف یار کا — خط نہ سمجھو یہ لکھا ہے کوئی افسون مار کا
عاملوں نے سینہ آسیب پری ثابت کیا — پڑ گیا جس شخص پہ سایہ تری دیوار کا
تھی رہت طالع اثروں کی قسمت میں نہیں — لے گیا ہے خواب میری چشم بیدار کا
خوف کیا مجکو ہو آسیب بلائے ہجر سے — ڈھونڈ تعویذ کی بدلے ہے نامہ یار کا
کیوں نہ کھٹکوں آسمانکو اتنی میں ناتوان — آنکھ کی سنگل اس میں مجھ میں عالم خار کا
دستگیری ایسی افتادوں کی ہے منظور طبع — خاک پر گرتا نہیں سایہ مری دیوار کا

[illegible]

[illegible]

رات بھر اک اختری لڑائی میری آنکھ — تھا تصور کیوں تیری خنجر دیدار کا
تیری رستی جس کی کندا ای پی مجنون ہوا — داغ سودا ہی فقط سودا تری بازار کا
نکتہ چین جتنا ہی تکی دیکھکر دیوان مرا — نقش افسونگر ہر اک بنتا ہی اس گلزار کا
جھولتی ہی عشق میں تلوار کس قاتل کی آج — ہی تصور دل میں کس کی ابروی خمدار کا
دور سی لی دو کھائی وحشی جاہی سو دو — یاد رکھ قاصد نشان تو دیار یار کا
مانع صحرا نوردی پانو کی ایذا نہیں — دل کو کہا دیتا ہی میرا ٹوٹ جانا خار کا

بکتا ہی دیکھ کی آزار سی تار نگاہ
دیکھنا ممکن نہیں ناسخ کی چشم زار کا

وحشت دل سی ہوں میں دیوانہ تری ناز کا — چشم آہو بنگیا حلقہ ہر اک زنجیر کا
دو قلموں کی سر کٹی جن چھپ کی قتل میں قلم — چشم بینا ہی ہر اک جوہر تری شمشیر کا
میری قسمت میں ہی بادی عشق گلبالی اثر — کاغذ بادی ہی کاغذ مری تقدیر کا
گلشن گو ہی تان کا ہی جو زندان خیال — نغمہ بلبل ہی ہر نالہ مری زنجیر کا
کچھ نہیں پروا مجھی دشمن اگر ہی عشق — خوف کیا شیشہ بتا نکو ہی اہو گیر کا

[illegible]

[illegible]

نیک یا بد کوئی دنیا میں ہو محسن کا م — سادہ کاغذ ہے مگر نامہ مری تقدیر کا
پہنچی ہم آتش زبانوں کو ضرر دشمن سے کیا — شمع کو کرتا ہے روشن ستم گلگیر کا
لاغر ایسا ہوں کہ میں اک شیر ہوا میں اڑ گیا — میری پیکر میں ہے عالم کاغذ تصویر کا
اہل حاجت کی بدولت ہی منعم کی قدر — مرتبہ بے بس ہے یکساں ہی خاک اور اکسیر کا
برسوں گذری ہیں صنم آیا نہ نکلی کیں بتان — ہے ہمارا ضعف دربان خانۂ زنجیر کا
ناتوانی ہے پناہ اے ظالمو مانگا کرو — دیکھ لو اک بال ہے بازو شکن شمشیر کا
شمع سان جلتی ہیں بعد از مرگ اپنی نجم آن — کام منقار ہما کرنی لگی گلگیر کا
شکل اسکی ایسی ہی دلچسپ اڑ جاتی ہے عکس — تا قیامت آئینہ میں شبہہ ہو تصویر کا
۷ وہ تصور پیشہ ہوں آگے ہو مری تب تخیل — ہو ورق ہر برگ کی جا یار کی تصویر کا
کون عالم کی مرقع میں ہے مجسا لی ثبات — رنگ اڑ جاتا ہے کھنچتی ہے مری تصویر کا
لکھتی ہیں مضمون سوز داغ دل ہم این — کام کرتا ہے ہمارا خامہ آتشگیر کا
بتکدہ یا بت جو لکھا عشق بتا نہیں مجکو سنگ — نالۂ ناقوس ہر نالہ ہوا زنجیر کا
کیا ہی کبر مدعی میری تواضع کی حضور — سرکشی میں مٹا دیتا ہے خم شمشیر کا

[illegible]

ولہ

[illegible]

ای مصور سوزش کی بہی عبارت چاہئے | خال کاغذ سے بنا آہ مری تصویر کا

آہ لیتا ہوں اس سے مرغان ہوائی کا شکار | کام وقت فکر لیتا ہوں قلم سے تیر کا

ہے دلیل مرگ انسان آتی ہے صبح سفید | تو بکن کی سیت سے انجام ہوں شمشیر کا

کسکی عارض کی تصور میں ہو نالان آہ مرد | بنی ہوا نقتاب سینہ میں آتشگیر کا

لاغر ایسا ہوں کسیکو میں نظر آتا نہیں | چاہئے مانی ورق سادہ مری تصویر کا

اس غزل میں بنایا جسنے کہ دیوانہ ہے
دیکھ ہر دروازہ پر ناسخ نشان زنجیر کا

خضر کو اسکی پا مردی کی آگے لنگ ٹھہرایا | تو جسنے سبز نقش کو تا طعن و سنگ ٹھہرایا

ملاقات دو روزہ کو سیاہ آئی تھی ہم بیکس | سرائی دہر کو جسنے مقام ننگ ٹھہرایا

اجل سے موئی کی غافل خلق سے جوانی کا | تو گویا تخت تابوت کو اورنگ ٹھہرایا

فلک نے جبکہ تیرے حسن عالمسوز کو | تو آلوہ طور کو منزل میں سب پاسنگ ٹھہرایا

کدورت سے چہرہ کی نظر آتی ہے لوگو | تماشا ہے کہ الٹی آئینہ میں زنگ ٹھہرایا

ہے میں حساب عشرت بھنگ ارغون پیتا | ہے عید تیسی سو یان آنہیں بی ننگ ٹھہرایا

وہ بیرنگی کہ بیرنگی بھی جسکو لکھہ نہیں سکتی — اُسی ہی سب نے اپنی ہم میں اک رنگ ٹھہرایا
چراغ گور کو غفلت سے میں سمجھا چراغ روشن — شب تار لحد کو گیسوی شبرنگ ٹھہرایا

کبھی پر دمبدم پڑتی ہی محفل میں جو ای ناسخ
مگر تیغ نگاہ یار سے جو رنگ ٹھہرایا (یار نے)

تو نزاکت سی گلستان تک جو جست مانگتا — رنگ تو وہی گل سی اُڑنی کی اجازت مانگتا
آگ کشت آرزو کی ابر و مہ بنتی ہی — برق سی تی جو میں باران رحمت مانگتا
اس گنہ پر مستقیم دوزخ میں مجھکو ڈالتا — لو تو چہ جانا نگی ہو لی کہ میں جنت مانگتا
جو تری انگلی ہی فندق سی وہ شمع طور ہے — تو اگر ہوتا ید بیضا سی بیعت مانگتا
سینہ تڑپنے میں مزا مجکو ملا ہی بعد ذبح — موت سی ملتی تو اور اک دم کی مہلت مانگتا
ہی یقین ہر ہلاہل مجکو دیتی آشنا — گر میں حال نزع میں بھی جام شربت مانگتا
غیر حسرت لے گیا یہاں سے گور میں کیا اپنی ساتھہ — آسمان سے کس توقع پر میں دولت مانگتا
ہاتھہ اُٹھا کر دو نو عالم سی جدا کی نے — گیا میں اس وحشت سے آمین غیر وحشت مانگتا
گر طلب جو نشان تا تو ملتی اشک و آہ — ہاتھہ آتی سینہ کوبی گر میں نوبت مانگتا

ہوئے وہ عریان شوق لگہنی کا اثر ہوتا گیا — حرف بھی لیتا ودی پیراہن خلعت ہو گیا

مرج آب زندگی سی کام لیتا تیغ کا — خضر بھی ملتا تو میں جام تہ دست مانگتا

گر نہ ہوتا سرخ رو اشک غم سے

حشر میں کس منہ سے تا تیغ میں تیغا آگیا

نہیں تمازہ لیلی یہہ کہتا ہی جرس دل کا — ہمارا پردہ غفلت ہی بس وہ ہی محمل کا

یہہ لفظ گل ہے رسم خط میں نقطے سی جدا — گل خسارہ خالق کی کیونکر تقصیر دل کا

لگی جو تیر سپیدا بہ نگہ عشق مرگان میں — بنا ہی کوئی تیر انداز گر تو وہ مری دل کا

لیا آرام ہی کتنی سکھا ہو گا لیا ہی جو دل — جو اسکو شغلہ ہی ان دنوں عقدہ اہل دل کا

زہے بیت محبت کے ہی منت سیر و سوختے — یہاں ہی شانہ آنکھ نہیں اب شب دل کا

نظر آتا ہی جو کوئی طلب کرتا ہی دل اس سے — نہیں ہے سستی آن پیر ہی عالم سائل کا

نہاں جو ہوتی ہی دنیا میں ہمراہ بیدار — نہاں ہی اہل غفلت سے ہی حق باطل کا

ٹک اگر اکدم آرام آجاتا ہی لیا اسکو — کبھی کرتا ہی بسمل صورت تیغ بسمل کا

وہ گریاں ابن یقین ہی کہا اب ہی — بنا میں گر کہا ولی ولی ارادہ مرنگ کا

وله

[illegible]

صدا یون سینہ کوبی مین ہے بہار زنجیر رونی — سماع ذوق نی مین جیسی آتی آواز جلاجل کا

تری جلوہ سی ایسا یہ کتابی و کا منہہ آترا — کہ گویا صحفون مین ہو گیا عالم حمایل کا

یقین ہی ایکدن مانند مضمون باندھ ہی جائیگی — نہین ہی دان مضمون تو خط سلطان عادل کا

ازل سی عشق کی دولت ہی دیوانونکی قسمت مین — ملی ہی عقل لیکن بخت برگشتہ ہی عاقل کا

تنزل مین ترقی ہی ترقی مین تنزل ہی — تماشا دیکھہ غافل ماہ نو کا ماہ کامل کا

ملی کا رزق تقدیری کرون ہر کیا ناسخ — وہ بیہودہ ہی ارادہ جو کری تحصیل حاصل کا

[illegible]

پڑا عکس آب جو مین خنجر ابروی قاتل کا — دکھائی کا ابھی کل ٹہنا مرغ بسمل کا

رقم کرتا ہون مضمون خنجر ابروی قاتل کا — صریر کلک نالہ ہی گلوی مرغ بسمل کا

بلای جان ہوا ہی عشق اک [illegible] کا — گرون جا کر فشان [illegible] جاہ بابل کا

نہین کچھہ آج مین پابند زلفونکی سلاسل کا — ازل سی خانہ زنجیر مین آئینہ ہی دل کا

تصور بندہ گیا ایسا خط رخسار قاتل کا — کہ جوہر بنگیا گویا مری آئینہ دل کا

اثر میری جنونکا اسقدر ہے بعد مردن بھی — ٹہلونی والی سب مجنون ناقہ ہین محمل کا

[illegible]

[illegible]

عیاں ہے شان سیں تیری تو مطلع کا عالم — برنگ صاعقہ ہے شرارۂ تیغ قاتل کا

حضور گردن ساقی لرک شیشہ کی ذہیں — نظر آتی لگا عالم گلوی مرغ بسمل کا

جبیں تقطیع شعر آتی ہے سیہ مو سیتی — ہے زرد ان یہ مصرع تو مطلع ہے روی قاتل کا

جہاں میں جو حسین ہے کسی کے سب نور کا — چراغ آگے تیری ہے جبیں کا ساحل کا

برنگ لالہ اس گل کا نہیں کچھ آج دیوانہ — ازل سی داغ سودا ہے بیدا ہی سی دل کا

کبھی ملک حنا کی ہو نہ جاوے سخت جانا کو — ہے کر رنگ یا سیر ہی دل آتش کی گل کا

خیال اس دہاست کا جو آیا گنج ملا ہے — برنگ طوق قمری ہے اک حلقہ سلاسل کا

تری خسار تا بانکا ہی جو عکس آتا ہے — قریم آئینہ کی مٹی میں مالہ دکامل کا

گیا دروازہ بند اس نے سنا جو ورسی نالہ — مری آواز میں ہی ہے اثر آواز بسمل کا

دل اپنا جا غافل ہے ضعیف تن سی نالاں ہے — ہر اس کو کچھ نہیں ویسی لیلی غم ہی محمل کا

ملی جب خاک قیس لیلی کہا تب کی حسرت سے — تمنا تھی غبار اپنا بلا کر دوں محمل کا

تب عشق کی اثر سکی م ہو جاتا ہے لی آتش — جو مفلس ہے ساقی ہیں ایاغ اکثر گل کا

محبت گلشن عالم میں جوں سیب لازم — نمیوں اس و پر عاشق صنوبر جو بدل کا

[illegible]

تعجب کچھ نہین ہی انقلاب دہر سی اسکا — بنا ہین کاسہ سائل اگر سلطانی کل کا
ہوا ہر گل چمن مین تیغ سی آتی ہی بیدردانہ — نہ آواز شکست رنگ ہی نالہ بلبل کا
لب ساقی کی بوسون کی گزک کر ای ناسخ
شراب زندگی مین ہی مزا زہر ہلاہل کا

باغ مین مدت سی بہت ہو لوٹی خزان زیر پا — لا کی اپنی شہیدونکی ہی مدفن زیر پا
یہ اثر تیری حنا کا ہی کہ کان لعل ہو — ایکدم آجای گر ہیری کی معدن زیر پا
ہاتھ دھوائی زمین سی سو شہید ناز نی — آگیا چلنی مین قاتل کا جو دامن زیر پا
گلشن تصویر قالی تیری اٹھ جانی کی ساتھ — صورت برگ خزان کرتا ہی شیون زیر پا
اوسکی تلوونکی نزاکت کا نہین ممکن بیان — روندین مین قالین کی مانند شون زیر پا
دیکھی تیری بازوی نازک کو جو تکلیف تیغ — لائیو اپنی شہیدونکی مدفن زیر پا
آج چھو سکتا نہین کوئی بھی اسکو ہاتھ سی — ایکدن ونکی سب تیر اپنی تن زیر پا
خاک پر رکھتی حنائی پا برہنہ تو اگر — ہنجستا نقش پا کی جا ہو روشن زیر پا
خاک صحرا چھانتا پھرتا ہون ای عشق بار مین — آبلون مین گرد کی کانٹون کی وزن زیر پا

[illegible]

زلف جاناں یاد آئی ہے جو صحرا میں مجھے | جادۂ صحرا ہوئی ہے پائے رہزن رہ گیا

سنگ مقناطیس کے ہو لوح میری قبر پر | یار کا کہتا ہے سن نعل آہن رہ گیا

سرو کہتے ہیں کہ جس دم اس سہی خراماں کا خرام | پھر نہ پھر کے میں صحن گلشن رہ گیا

دوستو کیا پوچھتے ہو دل میں آتش ہے | ای پری کہتا ہے یا مجھکو دشمن رہ گیا

اس عمارت کو نہ تو مسمار اتنا لیجا کا | دیکھنا ہی غافل دو ایوان دیکھو رہ گیا

رقص ہے آتی نہیں یہ دل کی | ترے ہیں آنسو دکان حکاک شیون رہ گیا

دیکھکر اس کو جسر قربان | طائر رنگ حنا کا ہو نشیمن رہ گیا

ہوں میں وہ جو دیدہ صدا و آبلہ

کر چکا سر پر ناسخ تو چندن رہ گیا

ضعف ہے آہ طلب میں جو کہ ہی رہا | آتی ہیں کہتا ہی یا مجھکو نظر زنجیر رہا

حاملان تخت زمین میں آگ ساق عرش | دوسرا پایا ہو وہ کہلا لی کر تو رہا

ٹھنی وہ سر بھی نہ وہ مجکو دشت | سیر ہی تھا ان کی کر وہ چند گز رہا

لی چلی ہیں کوئی جاناں ہیں وحشت مجھے | وادی پر خار ہے توقف نہ رہا

[illegible]

قدر اُسکی سر کی سو جو ہوتی ہین ہین فدا | راہ مین بچھتی ہین آنکھین وہ کہنا توقیر پا
خاک کو بھی یار مین جب نکری پائی ہم | ہی بجا تقدیر سر پر کر ہنسی تقدیر پا
رہ گذار یار سی آگی نہین اُٹھتی قدم | نقش پائی یار کر لیتی ہین کیا تسخیر پا
بزم مین فانوس کیا آئینہ تصویر ہی | شعلہ ہی تصویر فندق شمع ہی تصویر پا
سر نقاہت سی پڑا رہتا ہی اپنا پای زیر | کاکل ہو گئے ہی اندنون زنجیر پا
تیری کوچہ مین قدم رکھنی کا ہی مجھپر گناہ | سر مرا کیون کاٹتا ہی چاہیی تعزیر پا
قامت جانان سی بھی ہمسری کر لیجیو | سر جھکا کر پہلی دیکھ ایسی تو شہتیر پا
تو ہی جانان سی نکلنی کا اٹھا مینی جو قصد | سو گئی اٹھتی سی پہلی دیکھنا تزویر پا
سبزی سی خ ایکدم مین ہو گیا رنگ حنا
اسقدر رکھتا ہی ناسخ وہ پری تسخیر پا

سمجھکی حسن نہ مجھکو جہان نی پاک کیا | ہزار طور سی تو اُسنی جلا کی خاک کیا
ہوئی جو صبح شب وصل جان نکل ہی گئی | قضائی چشمۂ خورشید مین ہلاک کیا
نہ خط جادہ سمجھ اسکو مینی وحشت مین | برنگ جیب بھی دامان دشت چاک کیا

ولہ

[illegible]

تیری جلا نیلوا ای سنگدل صنم مسی — الٹا و جا عشق طور سیتی ٹل گیا

خبر کلال کو سر شکستگی کی تھی نا سخ

جو میری خاک سی ملیا اسنی چاک کیا

پانو کو دیوار زندان میرا دامن گیا — ناتوانی نی گریبان طوق گردن کیا

تیر عیسی لب شکر کی پیا خوش ہوا — بھی ہم کر لی دیا بان میں تن گیا

دل لگ گیا تیری ابھی عشق میں [illegible] — بتکدہ میں [illegible] صنم سنگ غلامی گیا

جا ای گل [illegible] نظر آئی — [illegible] گیا

دست نگین پا و آلی [illegible] — [illegible] گیا

الٹ [illegible] کالی لکا [illegible] — آلی [illegible] کا [illegible] ہو گیا

انکھیں [illegible] دل گیسو میں سنبل [illegible] — [illegible] آئینہ خانہ صاف گلشن ہو گیا

پاؤں پھیلائی میں جا [illegible] — [illegible] صحرا کا دامن گیا

موت نی تیغ زبان خلق [illegible] — [illegible] گیا

[illegible] حاصل ہیران آتش [illegible] — [illegible] ہو گیا

[illegible]

زونده ڈالا عالم بالا کو خوب اتش تھا ہو — ماہ نو بھی ایک نعش نعل توسن ہو گیا
آ قناعت ہے تو نانِ خشک بھی مت دلا — دیکھ لی پانی چراغ گل کو روغن ہو گیا

ولہ

گردیا کا ہیدہ ایسا رنج راہِ عشق نی
جادۂ رہ ناسخ مجھے چوبی کا روزن ہو گیا

پیشتر سرسے یہاں ہوتی ہیں سامان پیدا — تنہائی کی وقت سے دل ہوے ندان پیدا
ہو گئی دفن ہزاروں ہی گل اندام — اس لئی خاک سے ہوتی ہیں گلستان پیدا
ای شب ہجر نہ اٹھوا میری سر فریاد — صبح محشر نہو یا چاک گریبان پیدا
خارِ غم سینے جو پنہاں ہی کہی سار عمر — میری تربت سے ہی نخل مغیلان پیدا
آدمیت سے ہی وہ پری کیوں نہی ہو گا — نہ خدائی تو کئی خاک سی انسان پیدا
ہم ضعیفوں کو کہاں آمد و شد کی طاقت — آنکھ کی بند ہوا کوچۂ جانان پیدا
صدمہ دل کو جو ہوا نالہ سوزان نکلا — جسطرح سنگ سی ہو آتش پنہان پیدا
سنگ کہسار برای سر شوریدہ ہی — ہوئی پاؤں کی لئی خار بیابان پیدا
ہوں میں بیمار گیا غیر کی دل کا دمنکا — کی مری درد نی خاصیت درمان پیدا

ولہ

طلب آتش حسن ازلی میں تھی ہر دم — گرم ہوا شعلۂ دل سینہ میں یاں پیدا
آہ جن نے کو چہار سال کی ون نازک سو — بیضۂ مور سی ہو ملک سلیمان پیدا
اس طرح خاک سی وہ جوہر یو پیدا — ظلمت شب سی ہو جیسے مہ تابان پیدا
تو بھی رخسار سی ہیں سیتان پنہان — تیری پرتو سی ہوا تھا مہ کنعان پیدا
بدلی تاروں کی اگر چاند کو میں لی دیکھا — اتنے کہتی سی ہوا جلوۂ جانان پیدا
آشیان سی چمن میں جو نکالی اگر — بیضۂ زاغ سی ہو مرغ خوش الحان پیدا
دل جو مجروح ہوا تیغ نگہ سی تیری — نخل گل سی جو قلم ہوں رشیدان پیدا
تیری تیغ کی جو ابی سرو خرامان تجھ لی — بیضۂ زاغ سی ہو کبک خرامان پیدا
شادی غم کی ازل سی ہی باہم سرشت — زخم کی طرح مری ابتی سی خندان پیدا
روز مولد سی نہیں عیش و طرب کی تدبیر — مرہمی جو تہ میں بیان پیدا
آدمی پری خلق کو جہان میں عقوبت — چند کا شوق کی ہوا گوشۂ دامان پیدا
دیکھ کر تجھکو تناسخ کی مقر کہتی ہیں — دوسرے بار ہوا ہی مہ کنعان پیدا
ہر شجر اج جو باغ جہان میں — شجر قدسی ہوا سیب زنخدان پیدا

[illegible]

ولہ

[illegible]

چشم تر مین ہی یہ عالم مژہ پر خون کا
جسطرح بحر مین ہو پنجۂ مرجان پیدا

مری زنجیر یہہ کہتی ہی باواز بلند
بعد مجنون کی ہوا سلسلہ جنبان پیدا

کیون نہ ہم عالم اسکا نہین تن کر ایاب
جسکہ خالق نی کیا ہو ہمین عریان پیدا

تار ہین سبحۂ معبود مین ناسخ مصروف
کہ اسو اسطی ہوئی ہین سب انسان پیدا

غلط کہتی ہین اس رخ کا ہو خط بیرقم پیدا
کہ زلفون کی ہوئی تھی اسکی لکہنی کو قلم پیدا

تری ہی مکہ در مین کبر مومن کی ہین سجدے
تری نقش قدم سی کی ہوئی یہ دیر و حرم پیدا

بیابان طلب مین ہم ہین ایسی کی بی رو
زمین کیا جسکا تہہ پر ہوا نقش قدم پیدا

غم کو سراغ یاس افلاس مین پائی جستجو
مقدم عشق سی کی تہی دینار و درم پیدا

عیان ہی ہر حباب بحر سی کیفیت دنیا
برای چشم بینا ہین ہزارون جام جم پیدا

لب یا اگر دہو ہی وہ کافر اپنی زلفونکو
تو سانپون کی طرح موج دریا مین ہو سم پیدا

مری آتش زبانی ہی خراب اسد و آئینہ
کیا اس شمع کو بزم جہان مین صبحدم پیدا

فقط نقصان نہین ہی عاشقی مین کچھ بھی حاصل ہی
جو کم ہوتا ہی دل پہلو سی ہوتا ہی غم پیدا

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

کیا گرا ہی گردوں کی نشاں ضیا ظالم تو — کہیں سچ تا نہیں شیشہ او کا باغ ارم چڑا

لگا اپنی کمر سے وہ دوپٹہ کبھو لپٹی اگر دن — تو میں سمجھوں اچھا وہ راہ عدم پیدا

جبیں کیونکر نہ میری سجدہ سے گھس گئی قالین — ہوا ہی سنگ آستاں سے نقش قدم پیدا

نہیں ممکن کہ کلک فکر لکھی شرح سبب — بیاں جیسا کمر ہو کہ قلم پیدا

ابھی دنیا ازل سی طبیعت دی ہی اصل ہی
کیا خالق نے ساتھ کفر کی ناسخ پیچ و خم

میں اگر زیست فراق سے ابرو کا ہوتا — حلق میرا بھی تہ خنجر قاتل ہوتا

اگر سر زلف گرہ گیر نہ ہوتا جلوہ — کیا کہنا تھا جو میں اپنے سلاسل ہوتا

قیس تا ابان کو نا رضا میں ہوتا — ال جدا وہ کر سبب محمل ہوتا

شاخ آہو میں ہیں آنکھیں ہیں چشم — مشکل تھا کوئی ناقہ میں محمل ہوتا

بس میں ہوتا جو پری کبھی ہی ناسخ
آہ میرا مری قابو میں اگر دل ہوتا

طرف زیست میں جان ناخستہ نادان ہوا — کیونکہ عمر ناز کی یا زدہ ہی قاتل ہوا

لی چلی موت مجھی سی حسینان بہشت ایکدم پاس جو وہ حور شمائل ہوا
آتی ہی عالم بالا سی صدا مانگ تو دون امتحان کو بہی ہین لیکن کبہی سائل ہوا
بار احسان فلک سی تو ملی آزادی یہہ بہی حاصل ہی اگر کچہہ مجہی حاصل ہوا

کان تو کہولی نسیم سحری کی ناسخ
تو بہی گل سامع فریاد عنادل ہوا

کاوشین اب تک چلی جاتی ہین گو مین مر گیا جا ہی گل کانٹی مری تربت پہ ظالم دہر گیا
سانپ جسکو سونگہ جاتا ہی وہ مرتا ہی ولی زلف ہی وہ سانپ جسکو سونگہ کر مین مر گیا
قتل کہہ سی جب چلا قاتل مرا سر کاٹکر دور تک پہنچا نیکو لاشہ مرا بے سر گیا
اور طائر سی یہہ ہوتی عرش تک اوڑنی اوڑان نسر طائر خط مرا اُس ماہ کو لیکر گیا
گرچہ بیستر ہین ہم تم پہ ہم رو تہی ہی آج کیا جو زاہین اپنی بخت کا اختر گیا
تو وہ شیرین ہی کہ تیری حکم سی فرہاد سان بیستون آسمان پر خسرو خاور گیا
نکلی کیا اسکی نقابان بعد لیکا مین لی نشان فوج غم کی مجکو گہیرا جب سی لشکر گیا
مل لیا رستی مین تو بہا کا چہپا کر منہہ کو ہاے کہہ دیا کہدو نہین ہین گہر مین اُسکی گہر گیا

[illegible]

ہوں چراغ اس مرگ کا ناسخ رسیدن [illegible]

پتلیوں کا عالم [illegible] سے تماشا کیا

خوب سا نظارہ قاتل نے خنجر کیا | سر دیا لیکن ہم عاشقی کو سر کیا
تو نہیں ملتا تو ہم بھی تجھسے ملتی نہیں | [illegible] کیا
[illegible] | [illegible] کیا
[illegible] نظارہ کی آلی [illegible] | اشک کی [illegible] کیا
[illegible] | [illegible] کیا
[illegible] | جب [illegible] خیال [illegible] کیا
ہوگیا [illegible] فغان کی ساتھ [illegible] | [illegible] کیا
تو ہی جسکو نہیں [illegible] | [illegible] کیا

[illegible] ناسخ [illegible]

[illegible] طبیع [illegible] تنگ کیا

دم ہی شیدا کی تری تیغ صفاہاں کا | قابل قتل ہی عالم تری عریانی کا

[illegible]

جاؤں وحشت میں کہاں بادیٔ ایمن کی ہوا — ہوں میں پروانہ کسی چہرۂ نورانی کا
پہنچی کیا کوشۂ شیشہ کو ضرر دشمن سے — آتش سنگ کو کچھ خوف نہیں پانی کا
کھینچا تھا وہ بہت قامت جاناں کی شبیہ — حال آخر کو کیا دار کی کیا مانی کا

کس کی کوچہ میں جبیں ستا تو ہوا ہی ناسخ
چاند سا داغ ہے روشن تری پیشانی کا

ساتھ اپنے جو مجھے یار نے سونے نہ دیا — رات بھر مجکو دل زار نے سونے نہ دیا
خواب ہی میں نظر آتا وہ شب ہجر نہیں — سو مجھے حسرت دیدار نے سونے نہ دیا
خفتگی بخت کی کیا کہیے کہ جز خواب عدم — عمر بھر دیدۂ بیدار نے سونے نہ دیا
مرگ اک سوتی تھی ورنہ بہہ کر ابا شبکو — کہ جہانکو تری بیمار نے سونے نہ دیا
یاد اس زلف کی رہ رہ کے مجھے آئی — ہجر میں مجکو شب تار نے سونے نہ دیا
یہی صیاد گلہ کرتا ہے میرا ہر صبح — نالۂ مرغ گرفتار نے سونے نہ دیا

سمجھے تھے بعد فنا پائیں گے راحت ناسخ
خشتک وعدۂ دیدار نے سونے نہ دیا

بار دوش ... میں [illegible] | قافلہ [illegible] بیاباں گیا

[illegible] کھینچا [illegible] | ٹوٹ کر آخر [illegible] گریباں گیا

[illegible] | [illegible] خیال [illegible] گیا

[illegible] وحشت میں صحرا [illegible] | [illegible] بیاباں گیا

فصل گل [illegible] زنداں [illegible] | ناتوانی [illegible] گریباں گیا

[illegible] | [illegible] گیا

[illegible] | [illegible] گیا

[illegible] قاتل [illegible] وقت قتل
تیغ کا ناخن [illegible] احساں گیا

اثر خون جگر میں [illegible] کا | [illegible]

[illegible] عشق [illegible] کا | [illegible] بیابانی کا

تسلی [illegible] | [illegible] پشیمانی کا

[illegible] | [illegible] کا

کبھی جو شیشۂ لبریز مے کی سے نشہ کو دیکھی ۔ تو عالم آگیا یاد اپنی مستے جوانی کا

جگر تھتا ہے اک سو کطرف تو زخم تکتی ہیں ۔ تہ و دخانۂ دل میں ہے غم کی میہمانی کا

گیا حق کی سخیر انجام سرامی رستی میں ۔ ہوا لبریز مے سے جام میری زندگانی کا

کوئی لکھکر اٹھا تا ہے جو انکو تھہ نہیں سکتی ۔ بندھا جب تو مین مضمون ہماری ناتوانی کا

دہان زخم دل کی تھی لب طور میں تا صبح

تصور ہے تجھی کس کی لباس عفرانی کا

یہ نعرہ ہے یہ کیسی جبین کا کہ ہو خجل چاند چودہوین کا ۔ جو حلقہ ہے زلف عنبرین کا وہ ایک نافہ ہے مشک چین کا

زبسکہ وصف دہان ہے آتی ہے وہ زبان شیرین ۔ بہ نجین جتنا ہے جان شیرین تو ہمین ہے انگبین کا

وہ چشم ہیں تیری سحر بابل وہ زلف پیچان ہے شکل سنبل ۔ عذار میں ہے شباہت گل نہیں عالم ہے یاسمین کا

یہ جوش ہے یہان ابتک کہ ہم سا تو دیتا ہے قطرہ سے گم ۔ جسے کہتی ہین جہنم شرر ہے آہ آتشین کا

زبسکہ ہے جوش داغ ہجران ہوا ہے سینہ باغ صنوبر ۔ برا ہی گلگشت جا ہے عاشقان خیال ہے تماشائی حسین کا

یہ اٹھی ہے بلا عدو کا عالم کہ جیسے دیکھی ہے اوج میں ۔ نیام تیغ قضا ہے لقب قاتل کی آستین کا

برا ہو محبت عاشقی کا شرع برباد ہوں کسی کا ۔ بنا ہے عشق تباہ بنیکا نشان سجدے ہے جبین کا

[illegible]

اگر سویا ہا ... خواب میں ... | سنا ہو آفتاب ... آتش کا

طمع ہی صاف ... آشنا ...

گیا ہی تاریخ کی ...

جو دل ہی ٹوٹ گیا ہو ... | ہوئی ... پیدا

وہ گل باغ جہاں میں ... | ... پیدا

کیا ہی ... خشک لب | ... پیدا

چمن ہی ... | ہوئی ... بلبلوں کی پیدا

شگفتہ غنچہ ... آئی | ہو چاک ... پیدا

... | ... پیدا

... | ... پیدا

... | ... پیدا

خدا ... | ... پیدا

... | ... پیدا

[illegible]

پس از وفات ہی تاثیر گریہ باقی ہی | مری غبار سی تا ہی ابر تر پیدا
یہ سرکشی ہی سی لی فتادگی کی قد بلند | کہ آگ سی ہوی جن خاک سی بشر پیدا
خدا کی کام تہیہ آلات پر نہین موقوف | ابو البشر ہوی بی مادر و پدر پیدا
وہ آفتاب ہی پر تو فگن عجب کیا ہی | ہماری سنگ لحد سی ہو لعل اگر پیدا
عدم سی جسنی کیا ہو وجود آبا کا | نہ امہات سی ایسا ہوا پسر پیدا
بنا ہی خاک سی یون آپکا تن پر نور | کہ جیسی ہو شب تاریک سی سحر پیدا
پناہ لیتی ہی خلقت کو مرکز ظالم ہی | جو کر گدن کو کرین قتل ہو سپر پیدا
جہان مین جتنی تھی تیغین دا ہوی خنجر | یقین ہی تیغین ہون اب جا بجا شکر پیدا
ستارہ سحری ہی اگر تراؤ در گوش | ہوی ہی تیری بنا گوش سی سحر پیدا
لگی ہین تیو کی پہل تو سوکی تیی | ہوا جہان مین اُس سرو سا شجر پیدا
بلای چشم نہ حسین او رنہ نغمہ آفت گوش | اگرچہ چین ہی ہین جو کو رو کر پیدا

وله

ہی شب غم اب نہین اسکی سوا تدبیر خواب | چہٹ کی قید زیست سی تی ہین تم تسخیر آب

[illegible]

وصل کی شب سو گیا تھا میں غفلت سی تمام — آنکھہ جب کھلی تو میری لی تعبیر خواب

عالم اسباب میں اسباب غفلت میں تمام — خلق کی آنکھوں میں جاگنا بھی سمجھا گیا خواب

بعد مدت خواب میں آیا جو وہ بت یک اٹھا — یہہ کیا وہ بخت خوابیدہ بھی اور تعبیر خواب

آ مسیحا کو نہیں میری عیادت کا خیال — پڑ گئی ہی اجل کی راہ میں تعبیر خواب

دیکھی خواب وصل ہم اس کی کیا ہی جب بیان — اسی الٹی ہی سنتا ہی ہی تعبیر خواب

طاقت جنبش ہی ہی تب کی شدت سی نہیں — پنجۂ مژگان ہو گیا ہی اور ہوا شکستہ خواب

یار سو جاتی ہی جا کہیں طالع خفتہ سے — وصل کی شب تمام کی تو بھی با خبر خواب

ہوت کو کوئی نہیں لیلی کرنہ ہی غافل کی سیل — پی پی چیسا ہی گئی لا تی تی با خبر خواب

اسکی مژگان جو اب میں دیکھی جو بسمل اٹھا

ہو گیا پیغام اجل کا مجکو نا ہنجار خواب

ہی مستی کو عشق ساقی کو ... — رات دن پیتا ہوں میں پی شیشہ و ساغر

خون نظر آتا ہی ... اسکی تن ناز کی — جسطرح ... ہوتی ہیں ... احمر

دل مجروح کی اس تیغ سے کون تیغا — کام مرہم کا کری کیونکر نہ خون جگر

[illegible]

گرچہ ہوں میں اثر اپنی بد تلک غیبت مگر | گوشت کھانی سی اور بی تو بہتر ہی شراب
کانپتی ہیں اہل عصیان دہشت بیم سے | رعشہ دار انسا انکو کردیتی ہی اکثر شراب
لذت عشرت ہوئی بی تلخ کامی کے حصول | ذائقہ میں دیکھو کیسی ہی تلخی ہر شراب
می کشی سی اہد ون کو اس لئی انکار ہی | تا نہ ان بد باطنو نکی کھولدی جوہر شراب
ہیں جو عالی ہمت انکو می کشی سی ننگ ہی | آدمی کی عزت و ارثی ہی ہیر شراب

ہوں نجس ہر چند لیکن پاک کر دیگا وہی
جسکی نزدیکی سی ناسخ ہوتی ہی اطہر شراب

گیا تری الفت میں ہیں اک نالہ ہائی عندلیب | ہی شکست رنگ گل میں بھی صدائی عندلیب
شکل پروانہ جو اس محفل میں جاتی عندلیب | آگ اپنی آشیانہ کو لگاتی عندلیب
تو ہی ایسا گل کہ تیری نقش پا کی خاک کا | عارض گل کی لئی غازہ بنائی عندلیب
دست جانان میں جو دیکھی طائر رنگ حنا | اپنی سر پر بازو وں سی خاک اڑائی عندلیب
ساعد و بازو سی جانان میں بکی شاخ گل | مرغ دل کا دم پھڑکتا ہی بجائی عندلیب
ایک دم بیٹھی تھی جو آکر تری دیوار پر | چومتی ہیں غنچۂ گل آج پا ہی عندلیب

[illegible]

آج میری داغ سی چھوٹا ہی جا ہی نسیم — ارمغاں لیجا گلشن میں تا اشکِ عندلیب

گر تماشا تیری لغزش کا ہی اے شکل گل — دام میں کیوں [illegible] بیٹھا عندلیب

تو ہی وہ گل ہی جو لی ہی [illegible] — [illegible] عندلیب

ہو چلا ہی خشک گل [illegible] — [illegible] عندلیب

گلشن [illegible] — [illegible] عندلیب

[illegible] — [illegible] عندلیب

[illegible] — [illegible] عندلیب

[illegible] — [illegible] عندلیب

وله

[illegible] گل کہہ [illegible] — آشیان [illegible] گل [illegible] عندلیب

[illegible] — [illegible] عندلیب

نغمہ سنج ایسا ہوں کہ [illegible] — [illegible] عندلیب

داستان [illegible] گل [illegible] — [illegible] عندلیب

[illegible]

[illegible]

باغ میں تجھ سی خجل ہو کر یہ بلبل نے کہا — کاش مجکو اپنے شہپر میں چھپاے عندلیب

اُڑ دیا اُس گل کی بو نے جو دیا گو چمن — بلبلوں سے صاف آتی ہے صدای عندلیب

ہر گلی منقار ہی اُس شکل گلگی عشق میں — آتی ہی ہر شاخ گلبن سے صدای عندلیب

عارض نازک ہوتی گل تا کیون عاشق ہوے — ہوگئی صیاد پر ثابت خطای عندلیب

پیرہن کی مینے کیا پر رنگینی تو ہی ان گل — تو جگر سے بال و پر اپنے اُڑای عندلیب

ذبح کر اُس غیرت گلشن نے مجکو وار کر — بس یہی صیاد سے ہی التجای عندلیب

عاشقوں کی قدر معشوقوں سے ہی ہی ہی — دیکھ لو گل سے ہی یاد ہی بہای عندلیب

شمع کی شعلہ کو کر تشبیہ دون گلبرگ سے — بزم میں گلگیر سے نکلی صدای عندلیب

اب قفس میں صحن گلشن یاد آتا ہی مجھے — عارض صیاد ہین حاجت روای عندلیب

جام مے لبریز ہین ساقی فقط مطرب نہین — گل کھلے ہین باغ میں خالی ہی جای عندلیب

چل کی صحن باغ میں بیٹھی ہون رنگین گل — آج ہر گل کو بہلادون نغمہای عندلیب

ولہ

اُٹھ رہی دست حنائی دیکھ پاے عندلیب — شاخ گل کو آہ سوز اُنسے جلای عندلیب

اب خدایا موت کا پیغام بھیج

واقف ہیں طبیب ... مجربات ... علاج ... [illegible]

راز پوشی کا نہیں ملتا ہی شہانی خندہ لب | نام شبنم کا ہوا و آنسو بہانی خندہ لب

جای گل دیکھوں آئی ہی کسی محبوب کا | ہی ہنسی ... گلشن میں ... خندہ لب

نقش پا تیرا جو ہی اے گل وہی انجم خرام | ... پائی شگفتہ ... ہائی خندہ لب

موسم گل جو چکا آئی خزاں مرجھا گئی | ہیچ گلشن میں ... ہائی خندہ لب

طوطیان ... کبک پامال خرام | آفت ... قیامت ... ہائی خندہ لب

اپنی دل سا جانتا ہوں غیر کی دل کا حال | ... ہنسی ... خندہ لب

تو تو ہی ... جو کہ ... | ... گل ... خندہ لب

چہرہ جانان ہی ایسا گل کہ ... | ... خندہ لب

صحن گلشن میں جو کہا ... | ... خندہ لب

آتش گل ... | ... خندہ لب

جاتی ہی ... گل صبا ... | ... خندہ لب

جام ... گل ... | ... خندہ لب

جام ... گل ... | ... خندہ لب

[illegible]

[illegible]

پر کھیایا ہمین جو اردن ہی سے پڑ مرتین — گیا وبا یہ موسم گل ہی ای عندلیب
دیکھیا اس گل کی جو ذاتی بہنچی یا جواب — مجملو لکھا ہی ترا خط لیکی آئی عندلیب
موسم گل مین ہے اپنی ہو داغ ہوا افلاس کا — آئی آنکھونکی رنگ گل مین اُڑا ای عندلیب
قد وہ بوٹا سا ہوا نام خدا سرو سہی — نغمہ سنجی قمریون کی ہی بجا ہی عندلیب
وہ بہی جانی خار حسرتکی خلش ہوتی ہی کیا — صانع گلشن اب اُس گل کو بنای عندلیب
گیا جنون پرور ہو جاتا تیری عشق مین — دام زنجیر ونکی بہی ای گل تی ای عندلیب
دیکھکر گل کو حقارت سی وہ گل کہنی لگا — بس یہی ہی شاہد رنگین قبا ہی عندلیب

بعد مردن اُڑتی پہرتی ہین چمن مین بال و پر
عشق گل مین سیکھہ ای تاریخ وفای عندلیب

دشمن جان ہی ہمارا پاسبان کوچی دوست — ہو جیے آشنا سے لبان کوچی دوست
تیسی مہ وحشتکی ہیکی آنکی آئی استخوان — آلہ سبیح کہی مجنون سگان کوچی دوست
تا تہہ تن ہی تہریکا و مان مکتوب شوق — یاد رکھہ قاصد برابہی نشان کوچی دوست
او نٹنی ہین جا کمین انکھین لگی ہین سنگ ستم — مرتی ہین معراج پر افتاد گان کوچی دوست

[illegible]

جب اتنا مرد جنازہ جو کیا اس نے آہ
اک تجلی سی عیاں ہو یا امتحان گوں کی دست

وصف جنت جب کئی واعظ نے سر منبر شیخ
صاف میں سمجھا کہ کرتا ہی بیان گوں کی دست

تب ہی کعبہ کا ادب ایسا کہ کہتی ہی قدم
پاؤں اپنی چومتی ہیں سرداں گوں کی دست

ساری عالم کو ہوس ہی اپنی اختیار از برنج
مرد عالم ہی تماشہ دیکھیاں گوں کی دست

جو وہاں پہنچا وہی کاوش عالم سے چھٹا
اور ہی کچھ دیکھتی ہیں آسمان گوں کی دست

جو وہاں اپنی ایک پہنچا کنارے گل رنگ
رہ رہ و ملک میں شہزادگان گوں کی دست

خاک ایسا صحرا سب آل تھی جس کی رہ
کا تھی ہیں پی لیتے ہیں سالکان گوں کی دست

ہی اجل ایسا کہ شہر جو شاں تھی ہی
کیا کرے دنیا بھی کیوں سکان گوں کی دست

حاملان عرش نے اعلیٰ کی ان لی یہ بات
عرش اعلیٰ کی ہیں بالاتی ان گوں کی دست

داغ حسرت جس نے دیکھا اپنا ہم
کر دیا دل سے کہ پیا میں ساں گوں کی دست

غیر جو شیطان رہا مر دو جو تو ہا ہے
ایسی ہی تاریخ میں ہم آتش نے پائی دشت

اس چمن میں اپنی تماشہ دشت
پر کہاں مثل فدا یا دشت

وہ تہ سرو قد ہی کی سایہ | صدقی ہین لاکھہ سایہ دار درخت
میری سوزِ درون سی کیا نسبت | مین ہون آتش اور چنار درخت
ہر روش پر تری ہی مجری کو | لٹری ہین بانٹ کر قطار درخت
انکھین بادام ہین زنخدان سیب | قدِ جانان ہی میوہ دار درخت
سرو شمشاد و سدرہ و طوبی | صدقی اس قد پہ ہین یہ چار درخت
شبنم افشان نہین ہین ای خوش قد | تیری غم مین ہین اشکبار درخت
ہین وہ بیوانی ہین جو اہل متاع | سنگ کہاتی ہین باردار درخت
سوز دل سی نہین جلتی ہی | سبز کیا ہو سر مزار درخت
سر اٹھائی جو باغ مین ہین کہڑی | رکہتی ہین تیرا انتظار درخت
فندقین میوہ ہاتہہ ہین شاخین | گل ہین رخسار قدِ یار درخت
کبہی مجہہ دل جلی کی تربت پر | سبز ہوگا نہ جز چنار درخت
ہون مین عاشق انار پستان کا | ہو نہ تربت پہ جز انار درخت
آدمی کیا کہ تیری فرمان سی | دوڑی آئی ہین لاکھہ بار درخت

تا قیامت خلل نہین ناسخ
شغل غم کیا ہی پائدار درخت

ہی ترا قد وہ پایدار درخت — جس کی کرتی ہین سایہ دار درخت
اُسکی بالون مین گوندھ ہون نہ تھی — گلشن حسن کا ہی بار درخت
لی ہر اک شاخ کیون نہ انگڑائی — دیکھتے ہین اُس گل کا جب نظار درخت
لاغر ایسا ہون مین کہ میرے لئے — ہی ہر اک خار سایہ دار درخت
نسبت اُس گل کو دو نہ گلبن سے — آپ ہی ہی ایک خار دار درخت
سرو آزادی مین تیرے سے — سنگڑون ہین جو بار دار درخت
دشت مین رخ جو سوی پیا کرائے — مثل آہو کرین فرار درخت
نہین جنبش ہوا سی ہی اے گل — تیری غم مین ہین بیقرار درخت
تجھ طور کی طرح سے روز — ہو جلا دیتی ہین ہزار درخت
انکھین نرگس مین گل بدن تو ہو — ایسی پائین کہان بہار درخت
نہین کرتی ہوا کی ... سی — تجھکو کرتی ہین گل نثار درخت

مجلو شاخون کی جاو کہانی ہین — ہجر کی تیغ آبدار درخت

کیا ہزار کون مین ہو ترقی خرد — کہ یہ کہتی ہین باردار درخت

بلغ عالم مین بڑہ نہین سکتی — زیر اشجار سایہ دار درخت

ولہ

زلفین شاخین ہین قد یار درخت — کون ایسا ہی مشکبار درخت

سایہ اس سرو کا رہی مجہپر — پائین جس دشت مین نہ بار درخت

کیا ہی خوش ہو کی چڑہ کیا منصور — دار کو پا ہی میوہ دار درخت

تو کی نگہ رہا کی کیون نکرین — باغ عالم مین افتخار درخت

رنگ اس گل بدن کا باغ مین ہو کر — بن گئی سرو گلعذار درخت

باغ کو جاون یاد زلف مین کیا — شاخین رکہتی ہین مثل مار درخت

بہولی رم دیکہکر تری آنکہین — آج آہو ہین شاخ دار درخت

تن ہی عریان شگفتہ داغ جنون — ہون مین گویا شگوفہ دار درخت

سرو ہی میل چشم قمری مین — ہین تری عشق مین یہ زار درخت

[illegible]

میری بت پہ نخل شمع کی طرح | یو ہوں تن کی جالین شعلہ [illegible]

تجھ پہ مشل انار آتش باز | جل اہی [illegible]

نخل تن یہاں جیسے ہی [illegible] | پھول [illegible] آکھیا [illegible]

ہو گئی آب مشل فوارا | دیکھ [illegible]

[illegible] انگوری | [illegible]

پرورش پالی عشق صحرا میں | [illegible]

نخل سی [illegible] | [illegible]

[illegible] باغ کی جس تن | [illegible]

باغ [illegible] کی نہال | [illegible]

آج [illegible] باغ [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

ولہ

[illegible] نخل [illegible] | [illegible]

[illegible]

گردش میں ہی وہی میں آسمان عشق — اس انکساری میں ہی دیوان عشق

بہمیں کہ نرم و سخت مقدر ازلسی ہی — لب ہر کسی کی گوشت ہیں ہیں استخوان عشق

یہ رمز ہی کہ جا ہی سکونت جہان نہیں — گردش میں کب ہی آٹھ پہر آسمان عشق

ہوتا ہی درد عشق جنھیں وہ یہ کہتی ہیں — طفلی میں موت آتی ہوی ہم جوان عشق

ہی یہ بہی ایک نالہ گلستان دہر کا — ای عندلیب ار ہی رنگ خزان عشق

خاک چمن میں آب مقدر ہی بے بہا — غنچوں کی کہل رہی ہیں عطش سی دہان عشق

آخر غذا ہی مور ہی ہر جثہ قوی — اظہار زور کرتی ہیں پیل دمان عشق

چاٹھوں میں شراب کا قطرہ بہی نا مدا — پیدا ہوی ہی کیا مری منہہ میں زبان عشق

سنتا کوئی قلقل مینا کی شور میں — ہر سمت مسجدوں میں ہی شیخ را اذان عشق

آخر دلا یہ چاہ لحد میں گرائی گا — ہم ہیں سوار توسن عمر روان عشق

ہم پا برہنہ چلتی ہیں کانٹوں پہ کیا خموش — ہوتا ہی نعرہ زن جرس کاروان عشق

ہی صبح روز حشر کہاں ہوش می کشی — کہولی ہی گوش لی نئی دکان عشق

ڈالی ہی دہر کلی میں وہ نگری ہو گئی — ای شک ناہ پہنی قبای کتان عشق

روشن ہے تجھ سے ہی کاشانۂ فلک | ہیں آفتاب و ماہ [illegible]
تیغ ہلال ہوگئی ابروئے کا [illegible] | [illegible]

صد برگ سے اول صد چاک ہم نہیں
ناسخ [illegible]

اس گل کی [illegible] | [illegible]
ہست ہے جو بلند [illegible] | [illegible] کی احتیاج
لاغر ہوا [illegible] | [illegible] کی احتیاج
[illegible] بلند تو کیا [illegible] | تیغ ہلال [illegible] کی احتیاج
آیا [illegible] | مانند شمع [illegible] کی احتیاج
ہر گل [illegible] | انسان کیا نبات [illegible] کی احتیاج
جب آگیا [illegible] | [illegible] کی احتیاج
[illegible] | [illegible] کی احتیاج
[illegible] | [illegible] کی احتیاج

[illegible]

بیقدر دل ہے اے حسینوں کی بزم میں | اس باغ گل نہیں ہے صنوبر کی احتیاج
ڈرتے ہیں پالے خانۂ زنجیر سے گریز | آزادہ جنوں کو نہیں گھر کی احتیاج
اے ساتھ سو جہان میں اے مدد خدا | تو بھی ہے تقویت کو برادر کی احتیاج

حاجت امام کی بھی ہے ناسخ اسی طرح
دنیا میں جس طرح ہے پیمبر کی احتیاج

کیوں نہ کہانی اے فلک بے یار صبح | ہے شفق سے مجھکو آتش بار صبح
یہاں کسے خورشید رو کی عشق میں | ہوتی ہے ہر رات سو سو بار صبح
زلف سے رخسار کو ہوتا ہے ربط | کیوں شب فرقت سے ہے بیزار صبح
کھینچکر فرقت میں تیغ آفتاب | ہے ہماری جان کو خونخوار صبح
ہو گئی مجکو شب فرقت پہاڑ | چھپ رہی ہے کیوں پس کہسار صبح
وصل کا سامان ہے آج اے فلک | شام سے کر بستر طیار صبح
حسن کا عالم بھی کیا عالم ہے آہ | زلف جاناں شام ہے رخسار صبح
خیط ابیض کی عوض میری لیے | لائی ہے سر پر اٹھا کر دار صبح

ناسخ

[illegible]

وصل کی شب در پہ آ آ تی رہا ہے — آتش ہوگی یہ ب دیوار صبح

سینہ پر داغ و چاک سینہ — ہی وصال یار میں گلزار صبح

اُس صنم پر تو ڈر کرتا ہے شعاع — اب کل میں ڈالی کی زنار صبح

وصل میں تنہا ستی سی ہزار میں — تیرہ کی شب سی ہی بیزار صبح

قہر ہو گر شعلہ پہ نہ زر ترا — دیکھ پالی ہی پری ہی سار صبح

چاک کرتی ہی گریبان دیکھکر — کارچوبی مہ کی دستار صبح

شام کیا ہو تیری کہ میں رہا — نور سی ہی سایۂ دیوار صبح

وصل کی شب ہو چلی اندھیری — شام سی دکھلاتی ہی آثار صبح

وصل میں جاتا تو تھا سب حجاب — دیتی ہی ہر شب نیا آزار صبح

وصل کی شب آ لی تھی تیری سا تھ — جھلکاتی ہی مقرر پیار صبح

ہی یہان کیک شب فرقتیں جو ہی — ہو چکی ہو گی ہزار دن بار صبح

وصل کی شب کب ہے کی ہم کو نصیب — شام کو رہتا ہی نور پار صبح

ہی عطا ای خالق شل ... دیا — ہو یہ شام کا گل و لدار صبح

ولہ

ہے نازکی سے قامت جانان سمن کی شاخ | ہے سوز عشق سے ہوئی خار کہن کی شاخ
ظالم کو بعد مرگ بھی ہے ظلم سی ربط | خنجر کا دستہ کیون نہ بنے کرگدن کی شاخ
ہم وحشیون کی بخت جو برگشتہ ہین سو ہین | سیدھی کسی طرح نہ ہو جیسی ہرن کی شاخ
رکھی چھڑی جو یار نے اپنی تہ ذقن | سب کو ہوا گمان کہ ہے سیب ذقن کی شاخ
دیکھی جو یہ ہتھیلی کی کلیون سی انگلیان | وہ تیری سمت پا کو ہی یاسمین کی شاخ
دکھلائے اپنی قد قبا کی جو تو بہار | پابوس کو چمن مین جھکی نارون کی شاخ
مرتا ہون مین کسی کی نزاکت پہ دوستو | پھر جریدہ مین ہو نازکبدن کی شاخ
وصف صباحت رخ جانان اگر لکھون | درکار ہو برای قلم نسترن کی شاخ

معنی ثمر حروف ورق صنعتین ہین گل
ناسخ ہے کلک فکر نہال سخن کی شاخ

ہے تنگ گل سراپا وہ بت جو بخواب سرخ | کیون نہ ہو جائے رگ گل کی روش نار سرخ
ہم کو آنکھ مست کا رہتا ہے نزاکت انتظار | کیون نہ ہون بی نشہ مے مین بیدار سرخ

[illegible]

بو لئی یاری حسد لی یاروں تئیں سفید | آہ یوں ہو گیا میرے تئیں انکار چرخ
دیکھا ہے گل نے خسارا تشناک | ہو گئی گلشن میں جیسے [illegible] یار چرخ
بسکہ کہتا ہے تجھی پی نشہ آشوب | دیکھتا ہے بیت میری بیخود یار چرخ
خون میں بیٹھی ہیں آلمیں [illegible] | الفت [illegible]
ہی کر کون چال [illegible] | [illegible]
کل خدا جانے [illegible] کا [illegible] | آج تو [illegible]
ہوئی آلود [illegible] | رنگ [illegible] ہو جاتی ہی [illegible]
ہم سر [illegible] داغ [illegible] | فصل [illegible]
تجھ قامت [illegible] | ہی غنیمت [illegible]
ملیا لیلی کو قیس [illegible] | جبکہ صحرا [illegible]
آدمی کیا کہ [illegible] ساقی [illegible] | نشہ [illegible]
[illegible] گلشن میں [illegible] | ہی بجا [illegible]
تیری [illegible] ہی دل میں [illegible] | میں اپنا [illegible]

[illegible]

ہو نہین وہ رنگین بیان جھوٹی جو بیرا اسکو خان   مثل طوطی زاغ کی بھی ہو وہین منقار سرخ

ولہ

یار آیا تو ہوی دیدۂ ناکام سفید   جیسی ہوں آمد سلطان مین در و بام سفید

پڑی عکس اسکی لب سرخ کا کر ساغر مین   ہو خجالت سی مین بادۂ گلفام سفید

دیدۂ اس حسن پہ ہم سکیہ نہ میسر ہو اسی   دیدۂ غیر ہو ہن مثل گل بادام سفید

بل بی طول شب فرقت ہی ابتک صبح   ہو گئی آہ مری موی سیہ فام سفید

سوجھی مضمون بیاض رخ جانان مجھے   ہو گیا رنگ مرکب دم ارقام سفید

سرخ پوش آئی نظر شوخ یہ ہی تنک مین   پہنی پوشاک جو وہ سرو گل اندام سفید

تو پہنتا نہین جز جامۂ رنگین تو آج   لیکن اک روز ملیگا تجھے وہ کام سفید

غرۂ کر حسن مہ و روزہ پہ نہ ای سیم اندام   رنگ سب نکو نہین ہوتا ہی بہت خام سفید

اپنی رخسار پہ چھوڑی نہ کبھی جو نقاب   بنی ای صبح امید ابلق ایام سفید

حرف مطلب جو لکھوں صاف و دیتا مجھے آ   بھیجتا ہی مجھی کاغذ وہ دل آرام سفید

تیری محبوب کی قاصد نی کہا کیا کاغذ   ہو گیا منہہ جو ترا سنتی ہی پیغام سفید

[illegible]

نہیں ہے سبزۂ خط عارض محبوب پر روشن | ہوئی ہے صبح پیدا لی ہے آتش شمع روشن

زباں چاک گل بھی ہے جنون دیوانگی سے شوق | ہوا ہے تنگ ہو کر بیاباں مجھکو گلشن

لیا کیوں عشق نے ... کر چاک ... | نہیں ہے تیر قاتل ... بال ... گردن

بجای شمع گل ساقی ... | تبھی ... میری ...

جگر ہوتا ہے ... | ہے گل رنگ ... ہے آب ...

الکا کر ... | گلا ... جانا ...

میں ... | ... ہے ...

بہاری ... | زباں ... بلبل ...

تسلی ... دنیا ہی ... کان ... | ... عاشق ... دامن

... | ... آتش ...

... | ... فلک ...

... | ... منتظر ...

... | ... ہونا ...

[illegible]

[illegible]

شفق میں ماہ نو کو دیکھ کر حسرت یہ آتی ہے — لہو میرا نہیں لگتا کسی کی نعل توسن پر
رہا جو زندگی بھر عشق مجکو جوش نکلا ہو گا — چڑھا جاتی ہیں آ ہو آ بھی آنکھیں میرے مدفن پر
تجھی سے عشق ہے دیکھا ہے تیری صورت کو — عبث باندھی ہی تہمت بت پرستی کی برہمن پر
گری تھی ایکدن دو چار آنسو چشم جاناں سے — سجا ہے آہ نرگس پھولتی ہی میرے مدفن پر
کسی کے ساتھ ہو کر گرم سوتا ہوں جو بستر پر — تو یاد آتی ہیں مجکو جو پڑی سہتی ہیں گلخن پر
تصور بعد مردن بھی جو ہے گردن زدن کا — تو گنبد کی عوض ہے برج خورشید اپنی مدفن پر
نہیں اس خوف سے جاتا میں قتل غیر پر راضی — نہ لگ جائے کہیں اسکا لہو قاتل کی دامن پر
جہاں میں تو وہ گل ہے جس سے بلبل بج گئی چمن میں — گرا آتی ہی آفت ہوا کی شمع روشن پر
تصور بھی عجب دوربین ہم کو ہے لیلیٰ کا — لگی رہتی ہیں آنکھیں اپنی جاناں کی وطن پر
ہماری چشم کی نظارہ کی کتاب بھی اسکو — تو اپنے ہاتھ سے چشم سوزن پر
ہوا ہوں صید میں بیداری شبہائے ہجراں سے — کبھی سبزہ خوابیدہ کا میری مدفن پر
ہماری تہہ سے دامن جھٹک کر تو کیا ہمدم — گریباں آ رہا بس میری ہی جھٹکی ہیں دامن پر
تری چلمن میں ہے فانوس میں ہے شمع کا نوری — گریں کیونکر نہ پروانے ہزاروں تری چلمن پر

[illegible]

ہے نیستی ہی ... [illegible] وقت ہیں | زلف ... [illegible] ... ان سی ... [illegible]

کسی ... ہوتا ہی کسی ... [illegible] | ... [illegible] ... بلبل کی ... [illegible]

اگر ہوتا ہی اک ... [illegible] سین میری قسمت کا

فلک ... کرا دیتا ہی ... [illegible]

رہا ... سواد خط ... شانہ ... [illegible] | ... [illegible] ... آہی ... [illegible]

رو رہا ہوں جب ... [illegible] | ... [illegible]

کیا روز ... [illegible] کوئی ... [illegible] | ... [illegible]

... [illegible] | ... [illegible]

ایک ... [illegible] ... باغ میں | ... [illegible]

اسد ... آتش داغ جنون ... [illegible] | ... [illegible]

میں ناتوان ... وہان ... [illegible] | ... [illegible]

... [illegible] | ... [illegible]

... [illegible] | ... [illegible]

[illegible]

ہی سوز عشق شہپر پرواز مرغ دل — باروت لب اڑی ہی جیتک شرر سی دور

یعقوب وہ لی کرغم یوسف مین تہا بجا — رونی ہی کی جگہ ہی نیشتر بدر سی دور

کہتی ہین اسکو کیا کہ مین وقتا ہون انتظار — ایک غیر کا بیشتر ہی میری نظر سی دور

ناسخ جو اُسنی بکوا جہنی کا خوف ہے

تو ہی کمر کو رکہتا ہی تار نظر سی دور

جیتی جی جاؤ نمین کیونکر کوئی جانان چہوڑکر — بلبل نالان کہان جاتی گلستان چہوڑکر

جاہئی وحشت مین جامہ چاک تہا روح کا — دامن قاتل کو لو ن اپنا گریبان چہوڑکر

وصل جانان مین نظر آیا یہ شعبان مجھی — سبزہ کیا دیکہون خط رخسار جانان چہوڑکر

کاوش غم دور ہو میری دل پر نیشی کیا — خار جاتی ہین کوئی صحرا کا دامان چہوڑکر

روح لیلی کا عبث ہی تجکو مجنون انتظار — بوی گل کب عود کرتی ہی گلستان چہوڑکر

وصل جانان کسکی قسمت مین ہمیشہ ہی دلا — جاتی ہی ایکروز آخر جسم کو جان چہوڑکر

ہو وطن مین خاک میری کو مضمون کی قدر — لعل قیمت کو پہنچتا ہی بدخشان چہوڑکر

لوہی قاتل کو چلی وحشت مین صحرا کی ہم — بہاگتی ہین جس طرح سی شیر میدان چہوڑکر

[illegible]

[illegible] / [illegible] لقمان چھوڑ کر

حور ہی ساقی [illegible] / واعظ [illegible] کیا [illegible] ایمان چھوڑ کر

الٰہی وصل [illegible] / [illegible] انسان [illegible] انسان چھوڑ کر

[illegible] دنیا [illegible] / جا [illegible] چھوڑ کر

[illegible] / [illegible] کیا [illegible] چھوڑ کر

اعتماد [illegible] / [illegible] دنیا [illegible] سلیمان چھوڑ کر

زاہد [illegible] ترک دنیا / سیر کو [illegible] باغ رضوان چھوڑ کر

[illegible] / جا [illegible] چھوڑ کر

رونق [illegible] / [illegible] چراغان چھوڑ کر

[illegible] / [illegible] چھوڑ کر

عیش [illegible] / [illegible] چھوڑ کر

[illegible] ناسخ [illegible]
مسجدوں [illegible] کان چھوڑ کر

[illegible]

گنتا ہوں سر کو بوجھ میں ناکام دوش پر
رکھتا ہے جیسے تیغ گل اندام دوش پر

جا لیکے آستین نہیں اپنی زمین تلک
عاشق کی مرغ دل کو ہی یہ دام دوش پر

تو وہ حسین ہے کہ لیے طفل بیخبر
تو دیکھ میں اُسی ہو نہ آرام دوش پر

لیتا منہ سے ٹیک دو بہیں نکالوں کے رائیگاں
اخبار کو لی کرتی ہیں ارقام دوش پر

اے مے کشو نزاکت ساقی کو دیکھنا
لاتا ہے کھینچ کے مثل سبو جام دوش پر

پاس حرم نجا ہے اے پنجۂ جنون
بار گراں ہے جامۂ احرام دوش پر

تعمیر پر جو مرتے ہیں نافہم یہ مگر
لیجاتے ہیں کی اُٹھا کی در و بام دوش پر

بالو نکالا کچھ اتنی بغل یار میں نہیں
پڑتا ہے عکس لف سیہ فام دوش پر

ڈورا مری صنم کی جو گردن کا دیکھ لیں
زنار رکھیں صاحب اسلام دوش پر

پر التجا ہے پیر مغان کی جناب میں
رکھو ہمیں بساق ساقی گلفام دوش پر

شیرین کوئی نہیں ہے مگر کوہکن کی طرح
تیشہ لیے کھڑا ہوں میں ناکام دوش پر

بس ہے اُسی کا نقش قدم ہمکو سجدہ گاہ
ناسخ نبی کی جسنے رکھا گام دوش پر

[illegible]

مجھ تیرہ دل کی بھی پہنچی آہ آسمان تک | سیارے کی طرح جو سیاہ آسمان تک
دیکھا ہے ہم نے خوب نشیب و فراز کو | آنسو زمین پر ہیں تو آہ آسمان پر
خالی نہیں ہے جلوۂ جاناں سے کوئی جا | وہ گل زمین پر ہے تو ماہ آسمان پر
ہے جائے مثل عارض جاناں نہ آفتاب | دھبے زمین پر ہیں گواہ آسمان پر
اصلاً نہیں ہے فیض سے اہل کمال کے | مہتاب [illegible] زمین پر ہے ماہ آسمان پر
کیسی [illegible] ہے زمیں پر [illegible] | حالات وحشتوں کی ہے تباہ آسمان
پیری میں شعر کا دیکھی جو مرتبہ | تحقیر سے کرے وہ نگاہ آسمان
ہموار کو ترا دل ماہ بھی [illegible] | [illegible] آسمان پر
[illegible] | [illegible] کبھی ہوا سے نگاہ آسمان
دیکھیں جو [illegible] کے مقابل میں | ہے آفتاب صاحب جاہ آسمان پر
ایسا اچھالتا ہے مجھے اضطراب دل | ہوتا ہوں کہ زمیں کا ہے آسمان
رفتار یار دیکھ کے [illegible] | [illegible] ہی نگاہ آسمان پر
[illegible] | پھینکی اگر وہ تیر نگاہ آسمان پر

[illegible]

[illegible]

ہر شب ہے تیری در پہ گدائی اگر کری ہرگز نہ آفتاب ہو شاہ آسمان پر

ناسخ نہ بہلا دیا ہے وطن کو جو اسقدر

شاید مسیح کی ہے رفاہ آسمان پر

زنداں میں بھی کوچہ ترا ہی یار آتا ہے نظر بلبل قفس میں بھی گلزار آتا ہے نظر

تیری ہی عاشق کا گمان ہوتا ہے مجکو جان کوئی بہت جو ناتوان بیمار آتا ہے نظر

تجھ سی جدا ہیں جسمی ہم ہی صحبت انسان سی رم غمخوار مرا اک صنم خونخوار آتا ہے نظر

تنہا دم جسم زار میں ہی میں بیج بنا ہوں جینا فراق یار میں دشوار آتا ہے نظر

یاد آتی ہے اتری مجھی مستی شراب عشق کی بہکا ہوا جسدم کوئی مے خوار آتا ہے نظر

جی ہی میں ہے بیزار اندنون ہم مرگ کا اندیشہ مجھسی ترا آیا ہوا اندنون بیزار آتا ہے نظر

دیکھی ہیں جسنی اک نظر آنکھیں تری ہی تغافل بادام نرگس ست بھی بیدار آتا ہے نظر

تیرا خدنگ ہے غنچہ لب دلمیں ہو گئی ہوس سینہ کوشش کرتی ہیں سوفار آتا ہے نظر

ناسخ ہے آتا ہوں پھر مشق تصور اسقدر

جس سمت کرتا ہوں نظر دلدار آتا ہے نظر

[illegible]

پاسبان حسن کی خال [illegible] — [illegible] عاشق [illegible]

باغ عالم میں یہی بلبل یہی پایا [illegible] — [illegible]

[illegible] رہا [illegible] — جب تب آتی ہی آفت [illegible]

[illegible] — [illegible]

داغ [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

جذبۂ عاشق [illegible] جلوہ معشوق [illegible] — [illegible]

[illegible] خورشید [illegible] — [illegible] عارض [illegible]

خاک کا پتلا [illegible] — [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بی خطر یون ٹہہ دوڑا تا ہون تیغ الفت یار پر | دوڑتا تہا جسطرح ثعبانِ موسیٰ مار پر

سست بنیادی ہی چشم اپنی مکان یار پر | منہدم ہو جاندنی آ جائی گر دیوار پر

کہتی ہین سب دیکہکر ابرو کو چشم یار پر | کہینچی ہی تلوار کس بیرحم نی بیمار پر

ہی مژہ برگشتہ مائل ابروی خمدار پر | میل ہی خنجر کو جنسیت سے ہی تلوار پر

کیا نرالی گرم بازاری ہی یوسف کے سی | پڑ گئی جب آنکہہ اک بجلی گری بازار پر

تیر مژگان بہی غضب ہیتے پر کیا ابرو کی قہر | ٹٹ گئی لاکہون جو نوبت آ گئی تلوار پر

پنجۂ مژگان سے جاتی ہین ابرو کسطرح | ہاتہہ کیا کہتی ہین کہ چشم اب تلوار پر

گیا ہون دور فلک مین سبا قیا جام شراب | قطرۂ شبنم نہین بچتا زبانِ خار پر

جیسی ہی مجہہ ناتوانکو تیر مژگانکا خیال | خلق کہتی ہی ہوا ہی خار عاشق خار پر

تند خو ظاہر مین ہین باطنمین ہون باغ بہار | جسطرح کانٹی لگی ہین باغ کی دیوار پر

دیکہو زاہد بہولی ہین اپنی سیہ بختی سی راہ | شمع مینا چاہئی میخانہ کی دیوار پر

روسی خندان تہ خم ہین بی نصون مین جہجی | سبزۂ خط کا ہی عالم مرہم زنگار پر

بی ارادہ طی ہو جاتی ہی یہان راہ عدم | طائر روح روانکو کچہہ نہین درکار پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک شگ کردنا سخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نازِ مِ گلگشت وہ مے تس ہے جو آسمان | تانتا ہے شامیانہ ابر کا گلزار پر
بندہ کیا مضمون جو اسکی وہ تشناک کا | پڑتی چھالی زبان کلک کو ہر بار پر
عندلیبیں کہتی ہیں سنکر صریرِ کلکِ فکر | توڑیں منقار و نکواب سن راگنی منقار پر
دیکھکر اوس گل کو ہر غنچہ ہی چلانی لگا | نالی کب موقوف ہین بلبل تری منقار پر

جان لی عالم کہ کہتر ہی نالۂ مے خوار کا
چاہتی بوتل کی تاکتی ہون مری دیوار پر

غش مجھی آیا جو مین پہنچا درِ دلدار پر | پاؤنکی بدلی رکہا سر سایۂ دیوار پر
شعر کہتا ہون کسی کی ابروی خمدار پر | قط ہین میری قلم پر بارہ ہی تلوار پر
میری غم مین اشک ہین مژگان چشمِ یار پر | داربست تاک ہی گو یا درِ خمار پر
فاش ہوتا ہی چھپاتا ہون میں جتنا رازِ عشق | داغِ سودا بنگیا طرہ مری دستار پر
رہتی ہی بس ہیچ نہیں اسی جراح ٹوٹا ٹکی ہی | ہنستی ہین چاک گریبان زخم دامن پر
جانتا ہی مجھکو مجھکو اترتا ہی لہو | یہ کمان ہی اسکو میری دیدۂ خونبار پر
تو جہان میں ہے اب پر سحر و جادو اثر | باہی خفتہ خندہ ان ہیں دیدۂ بیدار پر

[illegible]

دور آئی ہے جہاں میں [illegible] | [illegible]
آویں لعل و گہر آیا [illegible] | [illegible]
آسمان کا سلطنت [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

لوح تربت کی جگہ شایاں ہے انقش پا • مر گیا ہوں ہی پڑی پیکر تری رفتار پر

خط نہیں ہی مانع نظارۂ رخسار یار • گل شبنم نظر پڑتی ہی کسکی خار پر

ٹہہرتی ہی پر نہیں خریدار اُسکی یوسف نے یار دو • خود فروشی کب بہلا موقوف ہی بازار پر

جسم خاک آلودہ مجہہ حیرانکا ہی دیوار سان • ہی عیاں روزن کا عالم دیدۂ بیدار پر

ہو گیا ہوں قتل وقت میں جو دیکہا ماہ عید • خون ثابت ہی مرا اس مغربی تلوار پر

بس یہی ہی اب انکی بہگا دینی کی ہی • جی میں ہی ہو جاؤں عاشق چند روز اغیار پر

اپنی قسمت میں ہی غم کہانا گوارا کیوں نہو • آگ کہانا شاق ہی کب مرغ آتش خوار پر

وہاں وہ انگشت حنائی جو ہی اپنی ہیں ستار • یہاں دل ہی خوں کی ٹکڑی میں ہی ہر تار پر

جب گیا گلگشت کو گلزار میں وہ سرو تمکین • پتیاں بند ہوائیں چشم نرگس بیمار پر

جم گیا ہی اسقدر میرا لہو چہٹتا نہیں • شاخ مرجان کا ہی عالم یار کی تلوار پر

جوش سودا سی سیہ تہا کیا ہی ناسخ کا لہو

ہی سیہ تا باس بیت سفاک کی تلوار پر

عاشق و معشوق سب تی ہیں باہم • ذرّی کیا خورشید عشق ہیں روزن دیوار پر

جب جمال اس کی ہوئی زینت قامت لیلا ۃ — تو الف کھنچ گیا ہر جا پی دیوان اشعار ۃ

خوف آتا ہی کسی شعور کی مژگان — دشمن اس کی نیا قدم میں جا ۃ

زینہ بام ترقی ہی بلند و پست — دم میں پہنچا فلک عیسیٰ با جنبہ ۃ

ہی عجب سیر صنعت کا روز جہان سیا — تماشا ہی دیکھو چہرہ کشی میں ۃ

طاق کعبہ بنایا ہی کسی نی آئینہ — یا بہت صاف ہی یا روی خمارہ

نقش اس کی وہی حیرت فزا ہی — جیا ہی اس کی عنایت کی ہوا

سر بسر کیا ہو شخ جو کسی آفتاب — دل کا ہو ہو ترس دستار ۃ

با عبادت نکلی ہوں ہو عاشق کی عالم — آن ہو ادا نکلا ہی جلوہ یار کی ستار ۃ

کسی دیوتی کا شکوہ شکل ابرو چشم — آنکھی ہی جل ضد آن ہوا سے بیدار ۃ

وہ دکھایا ہی کسی کی شکل — آئینہ آن ہی محلہ ادب دیدار ۃ

دیکھو تاج سیخ صمد کی طرف

کیا کاٹ کا ہی گمشدہ ۃ

تا نیرزلف سی بی خط رو ہی — گریا ہی ہمہ تو غیرہ بہار سبز

عاشق کی دل کی حال سی ہی کسکو اطلاع | باطن میں پر شرر ہی بظاہر چنار سبز
آندن ہو گئی صنوبر دلکو نہ تازگی | بی برگ ہو کی نخل ہوئی لاکھہ بار سبز
لاریب ہیں یہ گلشن فردوس کی شجر | پہنی ہیں کیوں لباس یہ اختیار سبز
پست و بلند عالم بالا کو ایک ہیں | کرتا ہی کوہ و دشت کو ابر بہار سبز
آتش دکھیو افعی کاکل کی زہر کی | مو باف سرخ ہو گئی ہیں لاکھہ بار سبز
گلزار حسن یار کی ہی طرفہ ہی بہار | عارض پہ خط سبز نہیں ہیں چنار سبز
مینائی بادہ کا جو تصور ہی ساقیا | آنکہونکی ڈوری ہو گئی وقت خمار سبز
ہیں گل عذار ماہ محرم میں سبز پوش | گویا کہ پھول سرخ ہیں اور شاخسار سبز
ٹھوکر لگی جو توسن یار کے | مانند برگ سنگ سی نکلیں شرار سبز
رو رو کی خط کی غم میں لا ہی تو نئی خط | سبزہ نہ کس طرح ہو لب جویبار سبز
یکرنگ ہر سفید و سیہ ہی بہار میں | گویا ہی رنگ ابلق ایام و نہار سبز
فیض بہار عالم [illegible] ہی رنگ تاج گل | سنبل کی شاخ سا ہی مرا جسم زار سبز
عالم تمام صید ہی دام بہار کا | کرتا ہی چوب تیر کو خون شکار سبز

ہم خال ہو گئے ہیں خط سبز یار پر
شامل کیا وہ سودہ ہو یا غبار پر

بار جنون کی مجھکو شروع بہار پر
لازم ہی تازیانہ پہ دوری کا رسیہ

تاریخ کال یار یہ جوش بہار ہی
کیا دودی ہی خط مشکبار ہی

استغنا ہی فلک اسیر گل ام قفس
[illegible]

سیکڑوں ہی گل کی ہیں ہر شور قفس
قفس بستہ ہوئی بیکار لکھا ہی ام قفس

مرغ خوش الحان ہیں ہوں کی گرفتار
آسمان ہی ہر طرف ہی صبح و شام قفس

گلشن ہی صبا کی دو ملو نزار و رنگ
آہ مری مستی ہی جب ہم بدنام قفس

ہو کیا یہ چمن میں نیا جو ہی نی خوش
دیکھ خشک ہی ہی جام قفس

دور دور تک کیا ہی مجھکو لگ گیا
بسمہ اللہ ہی ادا ہی بستہ کام قفس

آرزو ہوس کی ہی کیا زمین لگ گیا
بلبل چمن ہی طرف لکی ہی ایسا ہم قفس

ترک سینہ ہی عالم گلو کی ادا
آرزو ہی آتش کی ہی کی ہی قفس

جی جی ہی ہی بربادی کی لمسہ دی
دامن ہی دل اداس ہوتا کا پیغام قفس

ناچیں گی لوگ کیا رہتے ہیں اُسکی سامنے
ہر سخن اُسکا ہی ای ناسخ غنا مرقص

رہتی ہیں کل عشق سے شوقِ جانانہ بہم — گل ہی ہیں گل بلبل صوتِ پروانہ شمع
کیونکہ اُسکی آنسوؤں کا تار ٹوٹی ایکدم — کہتی ہی میرا زبانِ حال سی افسانہ شمع
دیکھتی ہی قامتِ جانانکو حیران ہیں تمام — فاختہ شمشاد بلبل شاخ گل پروانہ شمع
اُسکی نورِ رخ کی آگی بوستانِ بزم سی — دور ہوتی ہی برنگ سبزہ بیگانہ شمع
شرم سی آ جاتی شعلہ کیوں نہ جگنو کی طرح — دیکھی محفل میں جو نورِ فندقِ جانانہ شمع
اشک لا موتیونکا دود کلگی شعلہ تاج — رکھتی ہی تخت لگن میں جو کہ شاہانہ شمع
عرس ہی کیا یہ شہیدِ چشمِ مست یار کا — ساغر میں ہیں چراغ اور شیشہ میخانہ شمع
بزمِ عشرت سی کیا پان چاندنی سی جابجا فرش — جانتا ہوں گل کی آنکھونکو میں دیوانہ شمع
گیسوں میں تشبیہ دوں لفظونکو دود شمع — شمع کا شعلہ ہی چہرہ قامتِ جانانہ شمع
~~کیا ہوا جو ہی رہی سوز دروں کا ماجرا — ہو زبان افسانہ گو کہتی ہی افسانہ شمع~~
وصل کی شب بیچ میں ہوں عاشق معشوق ایک — شمع سی جلتی ہی جلتی ہیں پر پروانہ شمع

ولہ

[illegible]

تجھ نار کے جبین میں دیس شعلہ شمع اول | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] عشق [illegible]

[illegible] | [illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

ساقی [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

ہوں فدا پروانہ کہ دریکتا وجود عندلیب — نکلی استقبال کو محفل سے بیتابانہ شمع

سبزۂ خط ہے ساری جسم میں اک رنگ و بو — لب عسل ہیں بیکس قامت ہے الی وانہ شمع

لالہ و گلگو گلستاں میں یاد ہے کر چراغ — شاخ شبو کو کرے لگی ہے رخ جانانہ شمع

تشنہ مے ہے جو سے نکلی پی ہے بان — چاہتی ہے دست ساقی سے پیمانہ شمع

تیری پابوسی کی حسرت میں جلی کی عمر بھر — لگتی ہے فانوس تو محفل میں دیوانہ شمع

جلتی ہیں معشوق جاتی ہیں جی عاشق اور یار — کیوں تو محفل میں جلا دشمن پروانہ شمع

اور لکھتا ہوں شب تاریک میں غزل — ہے مری آتش زبانی بہر جلوہ خانہ شمع

ولہ

ایسا پروانہ زمانہ میں کبھی دیکھا نہ شمع — طور کا شعلہ ہے پروانہ رخ جانانہ شمع

حال دل ہائے ملتا نہیں ہے جس طرح — شہد سے کر جدا جلتی ہے پروانہ شمع

جل رہی ہیں جیسے آئینہ پروانوں کی طرح — آئینہ فانوس عکس عارض جانانہ شمع

دشمنی کرتا ہے جب ہے — جلتی ہے سر کا شانہ شمع

مجھ سی تفرقت غیر سے اس شعلہ رو کو ہے — ہے کس سے آشنا پروانہ سے بیگانہ شمع

[illegible]

ولَه

دردا که [illegible] دلدار دراز

[illegible] دراز

ایسی شرمنده [illegible] شمع شکار | بزم جانانده [illegible] شمع
[illegible] | [illegible] کاشانه شمع
[illegible] | [illegible] پروانه شمع
[illegible] | [illegible] شمع
[illegible] | [illegible] پروانه شمع
[illegible] | [illegible] شمع
[illegible] | [illegible] شمع
[illegible] | [illegible] پروانه شمع
[illegible] | [illegible] شمع
[illegible] | [illegible] شمع

[illegible]

[illegible]

[illegible] | آه واندن [illegible] سوزان [illegible]

[illegible]

[illegible]

شعلے عارض دو لعلیں قند میں سا بچی ہیں دلمیں — کیا تفاوت ہے میان دو لبان سنگ و شمع
سنگ فرش او شمع پائیں اوسکی پہر دونوں ہی دور — کیوں نہ دیکھوں میں حسرت سے دو سنگ و شمع
روشن اوسکی سینہ پر نور سے ہوتی ہے بزم — نور میں یکساں ہے آہ آئینہ بزم رنگ و شمع
داغ سوزاں سینہ آفت شعلہ ہے دل بالا — شعلہ رو یکساں ہے تیرا عاشق لی رنگ شمع
کھینچی نقشہ تری رخسار آتش رنگ کا — کیا عجب یکرنگ ہو کر خامہ از رنگ و شمع
تو رہی گوری انگلیو پر فندق نگار رنگ ہی — قدرت حق سے ہے یا توام گل او رنگ و شمع
شعلہ رخساران نگیں لسی تہا جو ہم گوش اون — بعد مردن ہے ہار ہی سینہ پر ہی سنگ شمع
حسن یوسف سے ہے پر نور ایسی ماہ مصر — روشنی میں تہا برابر میل فرسنگ و شمع
میکشوں سے بادہ مت کرو زیر زیر — ہے برای محتسب کافی ابسا بیک رنگ و ا
گیسوی شب رنگ خط سبز روی آتشین — ہے شب تار رنگ اور فانوس مینا رنگ شمع
یار میرا سنگدل ہی اور میں ہوں موم دل — دیکھ لے جسنے کہ دیکھا ہو ربط سنگ و شمع
خاک چاکر اند ہی میری قبر و تمیں لیتی میں شاہ — جانی [illegible] ان او رنگ و شمع
شمع سان جلتا ہے غم عشق سے ہلتا نہیں — ایک ہی فادار ہی کا یاں لنگ و شمع

[illegible]

بزم میں ہر شب اسی کی شکل سی جلتی ہی یہ
شاعروں کیا نسبت ہمارا شعر و شمع

عاشق اپنی مرتی ہیں دیتی ہیں جی اس رشک
ہی برابر شام ہیں وہ وی اس رنگ شمع

شام سی تا صبح ہی مجکو جواب سیر لقا
سامنی رکہتا ہوں اپنی نسخہ رنگ شمع

تہا بقا اگر آتی اس ناسخ پس محل روان
گوش و چشم اپنی لگائی بر صدای رنگ شمع

عریانی جنون میں میری کام آئی داغ
مانند طاؤس طرح ہی بدن پر قبای داغ

سوداگران مشک کا ملتا نہیں دماغ
مرہم کی ہی تلاش جو ہمکو برای داغ

جلتا ہون سر سی پاؤن تلک مثل آفتاب
حاصل ہوا نہ ہمکو فلک سی سوای داغ

ہوتا ہی کرم خوردہ گل لالہ جسطرح
ناسوریوں ہیں میری جگر میں بجای داغ

بیداغ آسمان نی تہا کسی کو یہان
ہر ایک مہ جبین نی ہی چہیک پائی داغ

شکوہ نہیں ہی جوشش سودای عشق کا
مانند شمع سر کہ ہمارا برای داغ

سودائی ہم ہیں ایسی کہ ہر سال لالہ زار
ہوگا ہماری خاک سی پیدا ہوای داغ

جراح اپنی پنبہ و مرہم کو دور رکہ
لین گی اس سی ورم ہی شعلہ ہای داغ

ٹوٹے گلوں کی خاطر نازک کو توڑتا   گلشن مین عندلیب سی ہی چہپای داغ

مرنی کا غم نہین یہ مگر داغ ہی مجہی   دامن سی اُسنی میری لہو کی چہڑای داغ

جنت کو جانین کی لئی ورخ بغل مین ہم

ناسخ یہ وہین جو بعد فنا ہی بقای داغ

دیکہی نہین جہان مین مثل نگاہ یار تیغ   ہوتی نہین ہی سطرح جوہر ذوالفقار تیغ

مرگ کی ہی جو بیخودی سی عشق سی ہی   موج شراب مجکو ہی یار کی آبدار تیغ

ابروی یار اور مژہ لڑتی ہی آج مجکو قتل   آتی ہین تیر متصل چلتی ہی بار بار تیغ

قتل کیا ہی بخطا تونی جو مجکو بیوفا   جوش سرشک خون ہی روتی ہی زار زار تیغ

جوہر ونہین جو ہی عیان دیدۂ منتظر کی شکل   رکہتی ہی دست یار مین یعنی انتظار تیغ

غیر ہی سخت جان مگر ناحق یہان ہی شعلہ در   پڑتی ہی جیسے سنگ سی وانہی شعلہ بار تیغ

تیغ نگاہ یار کا جیسی ہوا ہی غلغلہ   خوف سی مثل شاخ بید ہی بیقرار تیغ

دوست جو ہی نہ لا کبہی ہستی نہ ہوتی   مال گلی جو لگ گئی کرتی ہی مجکو یار تیغ

زخمونسی غیرت چمن کیا ہی نخل تن   آج برنگ شاخ گل کہتی ہی جو بہار تیغ

[illegible]

وله

جس مکاں میں ہو ترے رخسار کا روشن چراغ — ہے یقیں بن جائیں دیوار و در کی روزن چراغ

جب تلک ہے حسن معشوقوں پہ عاشق ہیں نثار — گرد ہیں پروانے بھی جب تلک ہے روشن چراغ

جوشِ وحشت نے کیا ایسا مجھے آتش قدم — خانۂ زنجیر میں ہے نے لگی روشن چراغ

روشنی ایسی ہے اُسکی سینۂ پرنور کے — ہو گیا مجھکو یقیں ہے پیراہن چراغ

ہیں جو روشن طبع بغض اُنسے ہے کا رو نکو — جو رکو جسطرح آتا ہے نظر دشمن چراغ

روشن ایسا اُس گلِ عارض سے ہے بن شام — تیرہ آتا ہے نظر مثل گلِ سوسن چراغ

ہیں جو عم اُنسے مفلس بہرہ ور ہوتے نہیں — آتش یاقوت سے ہوتا نہیں روشن چراغ

تا نکلی آیا جو جہاں زخمِ دل سوزاں سحر — بن گیا رشتہ فتیلہ چشمۂ سوزن چراغ

گرد ون روشن آتش داغ جدائی سے اگر — برق ساں اُنی لگی بیتابی و شیون چراغ

جھڑتی ہیں سنگ لحد سے تا ہیں لگتی ہے شرر — میری تربت پر جلا تا ہے ترا توسن چراغ

تو لگی پروانے جلی کیا [illegible] — دوستو [illegible] اپنا سر مدفن چراغ

ہوتی ہے ہر نم خرد سے اہل غفلت کو گریز — بیشتر انسان بجھاتی ہیں بوقت خفتن چراغ

[illegible]

[illegible]

داغِ حسرت جل اُٹھا گلگشت میں تیری بغیر
آتش رنگ چمن سی ہو گیا روشن چراغ

پھونک ماری غنچہ لب سی اگر وہ رشک گل
بزم میں پھیلائی پھیکر نکہت گلشن چراغ

کیوں نہو سیر فلک کا حسن ظاہر خلق پر
دنکو جب روشن کری خورشید کا گردن چراغ

اُسنی گل اسکندری آئینہ میں دیکھا جو منہہ
بن گیا عکس فروغ حسن سی آہن چراغ

جس شبستان میں ہو صائب کلک نا سنج شعلہ ریز
چاک سازد جامۂ فانوس را بر تن چراغ

سنبل اُسکو نکی جا دیکھی شب تار فراق
ہو گیا میں دل کی ہمیشہ پی کی قتار فراق

وصل میں بھی ہم ہی جسدم لکو نہو تا تھا قرار
ایفلک تو نی کیا اُسکو گرفتار فراق

ولہ

برنگ گل مجھی کیا چاہئی گریبان چاک
کہ مثل غنچہ ہزاروں ہیں دلمیں نہان چاک

تصوّر اس دل صدچاک میں ہی اُس مہ کا
ہوا ہی جسکی اشارہ سی ماہ تابان چاک

ہر ایک لالۂ صحرا ہی تیرا داغ بدل
ہر ایک گل ہی چمن میں تیری گریبان چاک

تو ایسا ماہ لقا ہی کہ تیری سامنی ہو
کتان کی طرح گریبان ماہ کنعان چاک

[illegible]

ولہ

بہہ گیا ہی خاک سی اٹھ ہون بیابان میں گرد | نہ میری عکس سی پیراہن عزیزان جیال
جو زیست چاہی کری مال سی تہی پہلو | صدف کی سینہ کو کرتی ہین دُر یکدانہ حیال
نہیں ہی جادہ میں وحشی پہنسا جو ہنجا میں | یہ بی فراق میں ہی سینہ بیابان چاک
کیا کلال قضائی خمیر خاک بتان | یہہ مہر و ماہ پیالی ہیں چرخ گردان کا

لکہون میں شعر نہ مضمون کا اگر کوئی مضمون
یقین ہی ناسخ ابہی ہو تمام دیوان کا

کیا امیر ہیں کریں شکوہ ترا صیاد ہم | وہاں بہی کچہ دام رکہ گلشن تہی آزاد ہم
دام و دو نالہ بیجان ہی اپنی اشک میں | یعنی ان کا فرہ پڑا دو رکی میں صیاد ہم
آج کل ہی کچہ نہیں اپنی زبان معجز بیان | نطق عیسی کی طرح کہتی ہیں مادر زاد ہم
یہہ زمین ہی بیوفا یہہ آسمان بی مہر ہے | جی میں ہی اک اب نیا عالم کریں ایجاد ہم
روک لی اک بانکی بانکی نے دست تیغ کو | دی لین ای قاتل قیسو نکو مبارکباد ہم
اوس نے تلوار کہینچی یا مرد جوان [illegible] | ہو بیان خم سے کرنی لگی فریاد ہم
قید ہستی تنگ ہیں تیری دام گیسو میں اسیر | تن سے سر آزاد ہو جائی تو ہوں آزاد ہم

[illegible]

[illegible]

جیسی دیکھی ہی گل رخسار جاناں کی بہار ہو رہی ہیں صورتِ برگِ خزاں برباد ہم

خندہ زن ہوتا نہیں اپنا دہانِ زخم بھی کوئی دنیا میں نہ ہو گا جیسی ہیں ناشاد ہم

پہلی تیشہ مارتی خسرو کو ای شیریں دہن جی نہ کھوتی مفت اپنا ہوتی گر فرہاد ہم

پہلی اپنی عہد سی افسوس صد واویلا کیا

کس سی مانگیں جا کی ناسخ ابن غزل کی داد ہم

ہند آتا ہی نظر جاتی ہیں سو سو بار ہم جانتی ہیں یار کی دروازہ کو دیوار ہم

مانگتی ہیں یہ دعا سونیکی وقت ای یار ہم ہوں نہ ہی پاؤں کی آہٹ سی کہیں بیدار ہم

عین غفلت میں ہیں مثل نرگس بیمار ہم دیکھی کو اپنی آنکھیں کہتی ہیں بیدار ہم

یاد کو ہی یار میں ہیں آج دن بیدار ہم آنکھیں وا رکھتی ہیں مثل روزنِ دیوار ہم

نقد دل دیتی ہیں ایک محبوب بازار کو زر سودا مول لیتی ہیں سر بازار ہم

کیوں جنازہ کو اٹھا کر سب نی مدفن کیا ایک کی دل پر نہ جیتی جی ہی تھی بار ہم

ناتواں ہر چند ہیں پر ایک شب ای شکل ماہ پھاندیں گی دیوار مثل سایۂ دیوار ہم

خواب غفلت اسکو کہتی ہیں کہ جیتی جی ابھی سبزۂ خوابیدہ ہو نگ اٹھی نہ ہوں بیدار ہم

[illegible]

بادشاہی کر رہے ہیں از روئے فقر ہیں / پائے خفتہ کو ہمیں اطلاع بیمار ہم

٢ یہ سمجھ کر خوش نہ ہو واعظ کہ تائب ہو گئے / مے کشی سے فصل وقت باقی میں ہیں بیزار ہم

سارے عالم میں ہیں فاقی سے نہیں ہے اک کس / چھوڑ دیں کیا بادہ مبارک میں خمار ہم

٢ پھنس گئے ہیں اعطا کر دات رندانہ ہم / زیست بہر موت ہے اس پائے ہی سے پا ہم

جب چھپا کلبہ کہ ہیں کاشانہ ہمارا دل کہا / زلف جاناں کی غم میں ہو گئے بیمار ہم

٢ ہوش آئی سے کہلا مژگان پہ چبھونک ہیں / عالم وحشت میں بہلو جاتے ہیں خار ہم

٢ بادۂ جنت سے مستنبط ہوا یہ مسئلہ / باغ میں اسی مست کیونکر ہوں نج ازہم

٢ ہیں جو غافل اُن کو سولی پہ بھی آجاتی ہے نیند / ہیں نہ تو شک ہے ہیں منصور سے بیدار ہم

ہم سراپا رہے تا دید اسکا دہن معدوم ہے / لیتے ہیں اُس کی کمر کو سمجھیں تیرے سوفار ہم

٢ عمر گذری اک بت کافر نظر آیا نہیں / حشر میں کیونکر خدا کا پائیں گے دیدار ہم

دوڑتے ہیں جیسے قاتل کی گریباں پہ ہاتھ کر / رکھتے ہیں کیا اشتیاق زخم دامن دار ہم

٢ نفرت ایسی ہو گئی نظارہ بازی سے ہمیں / لگتی ہیں تار نظر کو رشتۂ زنار ہم

٢ سب کیں تن پہ نظر آتی ہیں شکل تار ہائے / اڑتے ہیں ناسخ جو اک مطرب پسر کو پیار ہم

دل بسنگ معشوقی پیدا آشنا ہوتا نہیں — سنگ مقناطیس سے کہ کہربا ہوتا نہیں

خط کو روی یار پر نشو و نما ہوتا نہیں — سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں

تو ہی آغوشِ تصور سے جدا ہوتا نہیں — ای صنم جسطرح دورا کدم جدا ہوتا نہیں

ہیں جو ایسی ہیں جو ظالم ہونگی ظلم سے پیدا نہیں — کوئی جز مار گہیں سیال اژدہا ہوتا نہیں

فقر سی ایسی میری خاطر کو ہی پیچیدگی — محو اعضا سی نشان بوریا ہوتا نہیں

دانۂ باروت بنتی ہیں مری تخم امید — تا نہ برق ابر کری نشو و نما ہوتا نہیں

نشۂ عرفان نہیں جبتک ڈالی قیل و قال — تا نہو لبریز پیمانہ غرلی صدا ہوتا نہیں

بنگیا تصویر سر و میں تصور یار کا — آئینہ میں جا کی عکس اسکا جدا ہوتا نہیں

سو دیو نکو زندگی بہرتی ہیں نام و ننگ سے — لب سرِ خارِ مغیلاں تک پیدا ہوتا نہیں

باغِ عالم میں نرنگ سبزۂ بیگانہ ہوں — غیر پامالی کوئی ہاں آشنا ہوتا نہیں

ہو سریرِ سلطنت یا تختۂ تابوت فقر — پر دماغ و دل مرا شاہ و گدا ہوتا نہیں

بحرِ وحدت میں نہیں کچھ سر گیا مثل حباب — چوب کیا تلوار سے پانی جدا ہوتا نہیں

تیر ہی یو انی ہیں معشوقان عالم کے پرے — کون گل ہے جسکا پیرہن قبا ہوتا نہیں

[illegible]

وله

ماہ نو بھی مثل ابرو لیکن اُسکا رو نہیں — ماہ کامل صورت وہی مگر ابرو نہیں

مشک میں خوشبو ہی پیچ و تاب مثل مو نہیں — پیچ ہیں سنبل میں مثل مو مگر خوشبو نہیں

کون سا تن ہی کہ مثل روح اسمیں تو نہیں — کون گل ہی ترا اسکی بدن کی بو نہیں

جام نرگس میں کہاں شبنم جو نکلی آفتاب — یار کی آگی مری آنکھوں میں آنسو نہیں

یاد گیسو میں ہوا ابر سیہ و بجلی با بدن — مجھ پہ بجلی گرتی ہیں ہو باف بی گیسو نہیں

کیوں نہ ہو فرہاد ناکام در خسرو کا بیا — رو در رشک کی سامنی کچھ قوت بازو نہیں

جسم ایسا گھل گیا ہی مجھ مریض عشق کا — دیکھ کر کہتی ہیں سب نبض یہ بی یا رو نہیں

دیکھی ہیں ہستی میں جس نے تجھ سی نمکدان یار — چین مثل لعل بدخشان کسی پہلو نہیں

عشق میں بیدست ہوں کوئی قوت نہیں — نشہ ہی جام کی الفت میں لیکن بو نہیں

لطف جاتا ہیں نہیں کوئی دل تیشی سر — یہ عجب تاثیر ہی ایک بھی آہو نہیں

ہو گیا ہی پیدا ان آفتاب ماہ نو — یار کی رخسار آتش رنگ پر ابرو نہیں

ہو گیا ہی مثل تار نگاہ اپنا سیاہ — آگی آنکھوں کی صنم جیسی کی گیسو نہیں

[illegible]

راتُن ناقوس کہتی ہین یہ آواز بلند — دیر سی بہتر ہی کعبہ کہ تو بہتر تو نہین
قمریان یہ والی ہین کیونکر کہ گلی ہین جو نہ طوق — باغ مین اک سرو مثلِ قامتِ دلجو نہین

ولہ

زور ہی گرمی بازار تری کوچہ مین — جمع ہین تیری خریدار تری کوچہ مین
دیکھکر تجکو قدم اٹھہ نہین سکتا اپنا — بن گئی صورتِ دیوار تری کوچہ مین
دیر ویران ہین تری عشق مین کعبہ ہی خراب — جمع ہین کافر و دیندار تری کوچہ مین
پاؤن پھیلائی پڑی ہین پڑا رہتا ہون — صورتِ سایۂ دیوار تری کوچہ مین
روز پہلو سی نکلتی ہین ... — ہی مگر خانۂ خمار تری کوچہ مین
پاسبانونکی طرح راتونکو بیتابی سی — نالی ہم کرتی ہین اے یار تری کوچہ مین
زور ہی عشق نی بیٹھہ رقہ پرواز کی — ہم ہین زندان مین دل ... تری کوچہ مین
آرزو ہی جو مرون مین تو نہین دفن ہی ہون — ہی جگہہ تھوڑی سی کار تری کوچہ مین
آج ہین تیر سی ابرو کی اشارہ قاتل — آج کل چلتی ہی تلوار تری کوچہ مین
جیسی جنت ہین ادریس نہین ہی آرام — لائین کس طالع بیدار تری کوچہ مین

[illegible]

حال دل لکھنی کی نامہ جو نہیں پایا بار
پہینک جاتا ہی وہ اشعار تری کوچہ مین

قامت یار کو ہم یاد کیا کرتی ہین — سرو کو صدقہ مین آزاد کیا کرتی ہین
زلف شبرنگ کو ہم یاد کیا کرتی ہین — شب تاریک مین فریاد کیا کرتی ہین
نکہت یار کو ہم یاد کیا کرتے ہین — دیکھکر برق کو فریاد کیا کرتی ہین
کوچہ یار کو ہم یاد کیا کرتے ہین — جا کی گلزار مین ... یاد کیا کرتی ہین
گہر جو یار نے ویران کیا تصور مین مدام — خانہ دل کو ہم آباد کیا کرتی ہین
شکل اسکی نہین نام کہ سن لی کوئی — دل ہی دل مین اسی ہم یاد کیا کرتی ہین
گذری ہم کوچہ کاکل سی صبا کی جھونکی — نکہت گل کو جو برباد کیا کرتی ہین
ہوتی ہین جان کی بیتاب مین پر وہ خونریز — کیا یہہ جلاد وہ استاد کیا کرتی ہین
پھونکتی ہین نالہ سوزان سی کی جان قفس — ہم فقط خاطر صیاد کیا کرتی ہین
ہوتی ہی آفت خط قہر خدا سی نازل — یہہ صنم ہم پہ جو بیداد کیا کرتی ہین
ملک الموت اگر کہتی نہین تو ہی بجا — قتل کی تیغ پہ ... کیا کرتی ہین

[illegible]

[illegible]

تو وہ صیاد ہی جو وار کی تجھ پر لاکہون　　طائر روح کو آزاد کیا کرتی ہین
انتقام اسکا کہین لی نہ فلک ڈرتا ہون　　جھوٹی وعدون سے جو وہ شاد کیا کرتی ہین
تیرا دیوان ہی کیا سامنی اُسکی ناسخ
جو کہ قرآن پہ ایراد کیا کرتی ہین

ہی عجب رنگ کی وحشت مری دیوانہ مین　　جتنی آبادی ہین لگتا ہی ویرانہ مین
ہون وہ میکش کہ نہ مستی ہین کبھو ہن آ کہی　　لاکہہ قلقل کہی شیشہ مجھی پیمانہ مین
آفتاب آ بسین اگر آئی تو بن جائی　　نور کا دخل نہین میری سیہ خانہ مین
حشر تک حسین نہی بیہوش ہون ساقی　　کاش می بھری مری عمر کی پیمانہ مین
ناز کی سی ہوا قاتل مری حالت کا شریک　　پیان لگا زخم [illegible] آشنا شانہ مین
کسطرح طائر دل ہو تری چہرہ پہ نثار　　شمع رو طاقت پرواز ہی پروانہ مین
بال تو ہی تری سی لفون کی تہ بعد زدن　　جس طرح ہی تہ کی [illegible] ہوا شانہ مین
عشق مین دل کی پہنسایا تو ہوا غیر کو رنج　　نہین اپنی ہین وت جو ہی بیگانہ مین
پارہ شیشۂ دل ہضب ہی سر و زمین　　تیجھی عیش مستان مری کاشانہ مین

بیان تو سجلی بہی نہ سنبہل جاتی ہی ٹی آتی شمع کی ٹہہری قلم کیا مری پیرا زمین

نوش کر شوق سی جی کہول کی بہر فرد لیا

خوف بدہضمی کا نا سخ نہیں غم کہا زمین

خون کنفک سی نک رکِ گل ہی خار زمین پر زری رنگ گل سی بیابان بہار زمین

داغ جون کہلی ہین سی جسم از زمین حیرت سی اتنی پہول نکلی یک خار زمین

ڈور اطلال کا نہیں دندان زمین رشتہ ٹیا سی ہیہ کہر آبدار زمین

جاتا ہی وہ جدہر کو یہہ قدمونکی ساتہہ ریگ دان سی خاک ہی کوہ یار زمین

پہنچا وہ جبکہ ور مین پہنچا قریب مرگ عمر روان کی طور ہین فتار یار زمین

ہی مجکو یہ شبابہ نورو زاب کی سال جز عشق زلف کچہہ نکروں کار بار زمین

عاشق ہوا ہون و ستو مین اپنی شکل کا میرا ہی عکس آیینہ روی یار زمین

آنسو مین اسطرح ہی مرا جسم ناتوان رشتہ ہو جسطرح گہر آبدار زمین

اِک آن مین نو ارش فندق سی ہی پر سولی کی تار ہو گئی تیری ستار زمین

سایہ نہ دہو ہین ہی آیینہ مین ہی باقی نہیں ہی خاک مری جسم زار زمین

لیتنگا نہیں جہان مین ملا جسکو داغ عشق ۔ دیکہو لہ آئے خار نہین لالہ زار مین
ہو شکل کہ باد بہم ربط باد و خاک ۔ آئی سمند یار جو میری غبار مین
یون گور مین ہی ساتہہ ہمارے خیال زلف ۔ جسطرح اژدہا کوئی رہتا ہو غار مین
دکہلا کبہی تو وہ چشم سیاہ کو ۔ آنکہین ہوئی سفید ہوئین انتظار مین
اوراق گل کو ن ہی جمع سطر کشتیہین ۔ رنگین غزل اک اور لکہو مین بہار مین

ولہ

تہلکر موا ہون حسرت دندان یار مین ۔ ہون گوہر وزن گہر آبدار مین
یہان داغ زیب تن ہین بہار مین ۔ شعلہ بجای گل ہی درخت چنار مین
دیوان ہی ہوا جو گریبان کی ساتہہ چاک ۔ کلکہ کہ اڑتی پہرتی [illegible] بہار مین
مثل تدرو مرغ نگہ کیون نہو نثار ۔ مانند ماہ نور ہی اسکی عذار مین
پرداغ سینہ ہو جو کری ضبط سوز عشق ۔ لالہ عیان نہان ہین شرر کوہسار مین
اہل جہان نی فرصت کیا ہی مراد جود ۔ شکل خطوط چرخ ہی جسم نزار مین
آلودگی سم ہی بن بچنا محال ہی ۔ خون کافرون لگا لگتی ہی ذوالفقار مین

تھا یا یہ زہر رشک سے ہی اٹ دیکھکر — دندان یار نکلی دانی انار مین

لیجے طپیشو نکو خاک ہو صحبت سے ہی سراسے — تھا اثر وہاں بھی ساتھہ ہمیر کی نیامین

مضمون نگاہ یار کی لکھتا ہون مین اگر — بجلی چراغ بنتی ہی شب سیہ تار مین

جو ہین مآل مین گل صدبرگ کی طرح — اُنکو پسند رنگ خزان ہی بہار مین

بار وہمین لگا وہی کولی اگ جس طرح — لرزانہ ہی عشق دل نا اختیار مین

مانند برگ گل نہو شعلہ مین روشنی — روشن کہی وہ جو شمع تیسحر یار مین

موجین ہین اگی جلتی ہین مانند برگ کاہ — سوزش ہیہ آج تک بھی رہی سی غبار مین

کاغذ کی جا ہو بال سمندر تو مین لکھون — مضمون گرم ہین قلم شعلہ بار مین

ثابت کرون گا حشر تلک مین فراق مین — یارب موت آئی مجھی ہجر یار مین

واعظ نہ منع بادہ کشی کر بہار مین — خون بھی حلال ہی جو حرام اضطرار مین

اٹھیمن تو نکی لک سے ہین الف آیت — آہو نکر نہو مقام غزالان تتار مین

آوارہ مثل گرد ہون ہر رہگذر مین — سوئی غبار حسہ کیف نیسوار مین

کیا خوش ہون وصل سا مذیا یار مین — ہی خاک گرد باد کی صورت کنار مین

ڈوری نہین ہین نقش کی چشمان یار مین | آہو اسیر ہو گئی دام شکار مین
روپا لیسٹ ٹی مین تیغ لگا کہنی ہینسی یار | مانند ابر برق ہی تیری کنار مین
دو ناہی جس سانپ نی ڈالی ہی کینچلی | موباف کیا ضرور ہی گیسوی یار مین
جس نی یہ وہ سوار ہوا لشکر کیا | شیرین دا ئیان ہین یہ آہن سوار مین
اڑتی ہین تارے کرمک شب تاب کی طرح | رہتا ہون آہ گر مین شب ہجر یار مین
بی لطف وہ مزہ ہی نہو جسمین بحث دل | روز ازل سی بٹا ہی گل و رخار مین
اُس شوخ قد کا دست حنائی ہی شعلہ رنگ | یا آگ لگ رہی ہی یہ برگ حنا رمین
بی یار زخم مین یون نظر آتی ہی موج می | جس طرح اژدہا کوئی پہرتا ہو غار مین
آرام نہ تھی باجلن انسان کی دیدکر | گیا کیا طلسم دفن ہین مشت غبار مین

تاریخ وہ محو عشق ہون سمجہا مین لف یار

پہر عذاب سانپ چے آئی مزار مین

سرگرد ون آسمان بتستان زمین سی ہین | ہی جی مین داغ سجدے بتان و جبین سی مین
کافی ہی سر پہ داغ جنون دل مین نام یہ | بیزار ہون فلک کی تاج و نگین سی مین

تصویر یار کی جو کبھی کھینچ دی کوئی ۔۔۔ سمجھاؤں مرغ دل کو کل کاغذ میں

کہتا ہی چین گیسوی شکیں میں دل مرا ۔۔۔ کچھ مرتبہ میں کم نہیں خاقان چین سی

آیا نہ کہکشان میں یہ عالم نظر کبھی ۔۔۔ کیا جلوے دیکھتا ہوں تری آستین میں

ذرات ہی یہ سفر خشک کے و تری ۔۔۔ کہتا ہوں کام شعر کا بحر زمین میں

ہے انس چین گیسوی شکیں سی اسقدر ۔۔۔ رکہتا ہوں الفت انکی ہی چین جبین میں

ناسخ نہ ہو جیو مکس خوان اغنیا

سنتا ہوں یہ سخن لب نان جوین میں

بہار رہتا ہی خون دل ہمیشہ دیدہ تر میں ۔۔۔ شراب سکی عوض کی ہی ساقی ہی ساغر میں

جو وہ خورشید تابان خلق سی شب کو گھر میں ۔۔۔ بجائی ذرہ جاتی ہیں نگاہیں روزن در میں

ہماری دل میں رہتا ہی تصویر تری لب کا ۔۔۔ کہلی ہیں پھول نرگس کی یہاں شاخ صنوبر میں

نہیں میں یہ صنم ہو لی جو چھپکی رہتا ہی ۔۔۔ چھپی ہی ہوں زیارت ہوں تمہارا عشق سی پہر میں

نہیں جلتا سمندر سبزہ خط آتش رخ سی ۔۔۔ تفاوت یہاں نہیں ہا تو ہمیں اور بال سمندر میں

گلا قتل میں بھی کیا مزا لے کے گلا یا ۔۔۔ مگر کہولا ہی قاتل قند و بی آب خنجر میں

[illegible]

بیمار غم غزال اگر بحد بر جانہیں سکتا	تہی کلدام کا عالم یہان ہے لوکی جان میں

گیا ہی اوس سراپا نور کو تحریر خط ہنی	بجا ہی باندہنی کر بازو ہی مرغ سحور مین

لب جان بخش جانان پر ہوا اغاز سبزیکا	نہین معلوم کا ئی جم جلی ہی یہ کوثر میں

زبان انسون نی آب جواوسی ہی نظر آیا	تہی ایک پارۂ یاقوت ہی اس سلک گوہر میں

صف مژگانین اوسکی چشم وحشی نہین تا صبح

لہراہی کوئی آہو نیزہ بازوں کی ہیہ لشکر مین

یہان از ل سی داغ سودا ہی دل آگاہ مین	سنگ اسود جسطرح ہو نصب بیت اللہ مین

جا سکی کیا کوئی اوس قاتل کی جولانگاہ مین	سایۂ مژگان بچہا دیتا ہی کانٹی راہ مین

قبلہ و قبلہ محبت کی دیکہتا ہی سیکشو	توڑتا ہی شیشۂ می میکدہ کی راہ مین

آبرو ریزی جو غیرونکی ہوئی آفت گریز	آٹ باتی ہو گئی میری تہہ او نگاہ مین

خلق نی بہتان باندہی کمر کیسے کمر	ہی کہا اوسکا دہن اکبات تہی افواہ مین

حسن جانان ایکعالم پر ہی ہنگام نہین	یہان کمی بیشی نہ تاکرتی ہی نعمت راہ مین

دلمیں رہتا ہی پر انکہونکو نظر آتا نہین	کیا تفاوت ہی بتا اوسمین اور اللہ مین

[illegible]

[illegible]

وہ بہشتی دلکا بھرنے جو پانی بار سی — دلو میں آیا نظر خورشید یوسف چاہ میں

موت سی نامہ بر کا قاصد ہی مضمون شوق — یار کو مکتوب بھیجا سربمہر آہ میں

ہی وہ مجنون جو نظر آتا ہی آسمان — تو ہی لیلی ہی جنون انگیز اس خرگاہ میں

مثل نرگس ایک تکتی ہیں آنکھیں منتظر — قتل کیا ای گل تیری فرقت جانکاہ میں

ہیں ملازم وہ شاہ حسن کی سرکار کے — ہم فلوس داغ حسرت پائی ہیں تنخواہ میں

بعد مردن اسکو حسرت اسکو ہی سر نصیب — فرق کیا ہی نظر آیا گدا و شاہ میں

جسم کا بیضہ ہی عیسی دل ہی زرین داغ سے — شعلۂ آتش نہاں ہی اپنی برگ کاہ میں

رشک نخل وادی ایمن ہی ہر برگ کاہ — شکر یزدان جلوہ حق کی تجلی گاہ میں

خوش عبرت ہوئی ہیں شاہ ان نور کو دیکھکر — اک مہینا عمر کا ہوتا ہی کم ہر ماہ میں

سر ہو کسی آستانہ ہی او تھی حسرت تک

یہ دعا ناسخ کی ہی یارب ترے درگاہ میں

بی سبب کیونکر کہوں مرگ [illegible] — پوچھ دیکھا ہی جو [illegible] ایمان [illegible]

یون تصور ہی [illegible] حال کا — خط جس کی [illegible] میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

نیش عقرب کی طرح لگتی ہے ہر موج نسیم
موج گل لاتی ہے تاب پیچان با غمیں

پھینکتے ہیں ہر برگ گل کو نوچ کر منقار سے
بلبلیں دیکھیں اگر رخسار جانان با غمیں

جوش دل کا ہوا ہے کوے جانانکو چلیں
آگئی ہے بات تو جاتی ہیں افسان با غمیں

دیدۂ تر سے اگر روشن ہوئے تیری نور
سرو بن جائیں ابھی سرو چراغان با غمیں

قطرۂ شبنم نہیں ہے اشک گل تیرے حضور
عجز سے گل نے نکالے ہیں یہ دندان با غمیں

ہجر میں ہے عندلیبوں پر سمندر کا گمان
ہو گیا آتش کدہ ہر اک خیابان با غمیں

اوٹھ گئی ہے کس کی رو سے شعلہ افشانی نقاب
عندلیبیں ہو گئیں سب مرغ بریان با غمیں

سامنے خورشید کے جسطرح پنہاں ہو چراغ
ہو گئی یوں گل سے تیرے آتی ہے پنہاں با غمیں

رنگ عشرت کر گیا پرواز باغ دہر سے
مجھکو چراتی ہے گل یکدم ہیں خندان با غمیں

تا تھا لی ہیں جو بجھی داغ عشق اے سنگ گل
نخل گل ہیں صورت طاؤس رقصان با غمیں

نکہت زلف صنم کی سونگھنے والی ہیں ہم
بو سے گلشن کی دماغ اپنا پریشان با غمیں

اتنکو گلگشت کی ہوس تو یہ سمجھی نذر رو
سیر کرواتے افلاک سے ماہ تابان با غمیں

و ثمان نہ اروں ہیں کیا بیان جاکے نہاں گل بیتاب
مجھکو یاد آتا ہے ناسخ تو جانان با غمیں

[illegible]

ولہ

اوسکی دہن کی وصف میں نقریر کی حاجت نہیں
خط کی ہے تعریف میں تحریر کی حاجت نہیں
دولت تقدیر کو تدبیر کی حاجت نہیں
معدن زر ہے جہان اکسیر کی حاجت نہیں
مجھکو بازی گاہ کانی کی کرون کیا خانقاہ
[illegible]
اے فلک بہشت قتل کی ... تصویر کی حاجت نہیں
[illegible]

پیشتر نشۂ ایجاد سے بیہوش ہم نہیں / ختم کردوں یہی تھا ہستی میں تو ہوش نہیں
بہا کتا ہوں میں کلرنک سے من گوش دور / فرقت یار میں مستو نکا مگر ہوش نہیں
حسرت وصل میں یا کیطرح ہستی میں آہنگ / مثل ساحل ہمہ تن وہ ز آغوش نہیں
ناز سے خنجر قاتل نہیں ہوتا عریان / ہوس قتل میں آتی کفن ہو تن پوش نہیں
قطع کیں لعین تو اڑ ڈال مرا بہی قلم / تو سبکدوش ہو اکیوں سبکدوش نہیں
نہیں ممکن ختم کرو نہیں ٹھہرا یہاں / ستے عشق سے ہو بادہ چشن ہو نہیں
ہمہ تن ہو صف سراپا صنم میں زبان / ایک وصف میں تنک میں خاموش نہیں
یار آتا ہے عیادت کو نہ تو آتی ہے / تیر نمی طرسی یہی ہی موت فراموش نہیں

ابنی آوازے یہ انس ہی مجکو ناسخ
مثل فے ہم جہان میں ہمہ تن گوش نہیں

جو بکیاہ میں اونکا ہی حج نہیں / مقام عشق یہی کعبہ کا مقام نہیں
فگار تیغ زبان ہو ان سیاہ زخم دہان / دہان زخم سزا او ابالتیام نہیں
جو مجکو مار لی مار تو غیر کو کر قتل / عزیز و اسکی سوا اور انتقام نہیں

[illegible]

نہین جہان مین کوئی منکر امام ایسا ۔ کہ شیخ شہر کی سبحی مین ہی امام نہین
عروج حسن مین کیونکر ہو تجکو بیم زوال ۔ تو آفتاب فلک ہی چراغ بام نہین
نہین حلال کوئی شی بہان بغیر شراب ۔ اسیطرح سی بجز تو یہ کچھ حرام نہین
تمام صفحۂ عالم ہی ایک ہی صفحہ ۔ سر کتاب کا یہ اک ورق تمام نہین
نہ سجدہ در جانانسی سر اوٹھاوُن کا ۔ یہ وہ نماز ہی جسکا کبھی سلام نہین
تمام خلق ہی گردش مین جسطرح مینائی ۔ بس ایک قابل گردش ہمارا جام نہین
محال پیری مین ہی لطف نوجوانی کا ۔ چراغ صبح مین نور چراغ شام نہین
جو خیر چاہی دلا کر نہ عشق ابرو میں یار ۔ یہی ہی تیغ کہ جسکی لئی نیام نہین

زمانہ محو ہوا دل جو ہی سکے پہ محو
میری نگینہ مین ناسخ کسی کا نام نہین

بساؤن نافہ مشک ختن مین باف گیسو مین ۔ لگاؤن سرمہ تیری خاک پا کا چشم آہو مین
جھکی رہتی ہین پلکین مہر سجدہ طاق ابرو مین ۔ لکھا ہی آیہ سجدہ مقرر صفحہ رو مین
چمکتا ہی سنہرا رنگ ایسا اوس پری رو کا ۔ کہ ہی جزو بدن ٹیکا تعویذ اوسکی بازو مین

[illegible]

[illegible]

ترا کوچہ وہ گلشن ہے کہ جب اوس کا خیال آیا
زیادہ ہو گئی سینے میں داغ دل سے بو نسرین

جو زیران خرد ہو میں برابر اوس کی عقل کے
ہمیشہ سنگ زر جو ہر ہی ہو رکھو ترازو میں

وکھایا کہکشان میں جلوہ قوس قزح تم نے
تھی زنگ کی حب یہ باندھی وسمی ابرو میں

عوض افسون کی جادو گر مری اشعار پڑھتے ہیں
تو وقت فکر دل ہتا ہی اوسکی چشم جادو میں

خط رخسار جانا نکی تصور میں جو رہتا ہو
تو ہی پیدا عجب کیطرح ہو بال اک ترشتو میں

کہا تھا وہ بو کہ جس سی مشک اذفر کا لہو سو کھا
بہ رنگ لف گولی ٹکی ہیں شاخ آہو میں

کسی مسجد میں خم ہوتا نہیں مانند کلہ شہ
جھکا ہی سر مرا جب سی تری محراب ابرو میں

ہزاروں پار نجیر اوسکی یہ پابندی ہے آہو
تفاوت ہی جو میں او سر و لب جو میں

کبھی ہی ہجران عاشق کا کبھی مژدہ وصل کو
کبھی میں جا رہا پہلو میں کبھی کلزار پہلو میں

خیال روی جانان میں جو مارو تو ستارہ ہو
عیان ہو جیسے خورشید پانی کی کٹورے میں

کسی میں کسی میں سنا ہی پیہ قیمت کا
برابر کر جیہ ناسخ دونوں پلی میں ترازو میں

دل میتابسی ہی پیچ و تاب انکا گیسو میں
کہ تہا سیماب جیسی حق و اعظم بار جادو میں

[illegible]

بدن ہی گورا گورا اور چہرا ہی بھبوکا — لگایا ہی گل لالہ خدا نے شاخ شببو میں

ہوا سی پائمال و ٹھوکرائی ہیں جادو سکی چھپو — غزال چشم شوخی کرتی ہیں جس تیر گیسو میں

گذرتی ہی نسیم زلف یار اس راہ سی اکثر — نہو کیوں روزن دیوار میں نافہ آہو میں

مشبک اسقدر تیر نگہ سی ہیں سراپا اپنا — آتی ہی سوراخ موتی کی طرح ہر ایک پہلو میں

ہزاروں قتل ہوتی ہیں مگر پیدا نہیں ہوتی — لہو کتا ہی نہیں ہرگز لہو شمشیر ابرو میں

تصور اب ہوکر متوقف ہی دل اس بزم کا — ہوئی ہیں خاک تودہ کی طرح

لکھا ہی نقش کوئی ساحر کا خون عاشق کا — نظر آتی نہیں یہ لال ڈوری چشم جادو میں

گمان ہی جا برابر وہو بیکا اوس کی ابرو پر — عیان ہی ابرووں کا عکس یہ آئینہ زانو میں

کوئی سر کہکے اسیر کیا تہا خواہش انگور — رہی ہی نکہت لطف معنبر ہر ایک گیسو میں

اگر تیرو فلک گلشن ہو خورشید تابان ہو — ابہی پڑتی ہیں عکس گل تجلی کی لب جو میں

تری لب میں جو میں جگر دیکھتا ہی کہتا ہی — کوئی انسان آجاتی کسی انسان کی پہلو میں

تری آنکھیں نہیں یہ دونوں پلی ہیں ترازو کی
ہمیشہ نیک و بد کو تول ناسخ اس ترازو میں

خامشی مجھکو ہوئی قفل دہن ارزاں ہوں
چپ ہے کیا شعلۂ شعر و سخن ارزاں ہوں

دہن یار کی مانند ہوا ہے معدوم
ڈھونڈتے پھرتے ہیں ہم اپنا دہن ارزاں ہوں

لم ہوئے ہیں یہی کلبانک سے ہاوہ منقار
کیوں نہ ہو گل میں زمان زاغ و زغن ارزاں ہوں

رشک سے کی کمر یار سے ہو تن سے باریک
آپ ہی کا ہیں ہوا میرا بدن ارزاں ہوں

ناتوانی نے کیا مردہ مجھے جیتے جی
پیرہن تن پہ ہی مانند کفن ارزاں ہوں

زیست سے تنگدل ایسا ہی اب ہے
نظر آتی ہے کوئی چاہ ذقن ارزاں ہوں

ہیں خفا مجھ سے اہل وطن کی تاریخ
مجھسے چھپتا نظر آتا ہی وطن ارزاں ہوں

ہو میں جو ہر ایک تیغ ابروی خمدار میں
ورنہ وہ بیکار ہی ہو بال حسن تلوار میں

آفتاب حشر سے انتقام اسکا جو ہم
چھپ گئے ہیں کسی کی سایۂ دیوار میں

دم بدم کوڑے لگاتا ہوں میں توسن تیز رو ان تاکرم ہو رفتار میں

خط کو بھی پر نجف کی بالو نشی تشبیہ نام
کچھ نہ ذوق آیا فروغ عارض دلدار میں

مردمک اسے بھر مرغ دل ہم دم میں
نشہ کی یہ لال ڈورے ہی چشم مست یار میں

جو حسین ہی گہر میں اوسکا بیٹہنا منظور ہی — ماہ کنعان کو پہرایا حسن نی بازار میں

ہی گمان خط کا جسکی تجہیر ہوا اوسکا شبیہ — پڑ گیا ہی عکس زلف آئینۂ رخسار میں

برگ گل پر ایک ہی غنچۂ گل ہی قفس — جائی نالہ نکہت گل ہی ہی منقار میں

چار ناہی کو ہی چاہا تمین قید سیاہ — زاغ لی لی بند ہاہی اپنا آشیان گلزار میں

تہا بچا شیر مادر شیر جوئی کوہکن — پرورش پائی ہی مینی اس کہسار میں

میری اشک گرم سی ہی قطرہ پڑ گئے — لاکہہ تبخالی زبان مرغ آتش خوار میں

آتش رنگ حنا سی قفس میں کہتی ہی تہہ — سیکرون بل پڑ گئی موی میان یار میں

ہی تصور رات دن اک یاسمین رخسار کا — کیون نہ آجائی سفیدی دیدۂ بیدار میں

غسل میت جسکو کہتی ہین وہ ہی غسل شفا — موت ہی بحران کامل عشق کی آزار میں

دیکہکر چشم عشاق کو کہتا ہی وہ — قطرۂ شبنم ہین جام نرگس بیمار میں

ایسی لکہنے لگیں مضامین ناسخ نازک خیال

یک قلم اوراق گل ہون محو اشعار میں

دیکہہ لی جو راستی حب وہ چشم ناز — پہولی کیون ہر سو نہ چشم نرگس بیمار میں

[illegible]

لخت دل غنچی پرولی آنسو تلی آنکھ مین | دانۂ یاقوت ہی پاتی ہین مہ تیو تلی زمین

سیکڑون کردنکی دی تیغ کو اوسنے جلا | بانڑہ کا دودلا اوسی قتل سی ملوا دیا

بھرکی مشکین آبلونکی پتلیا دیجی سبیل | ڈھونڈھی ہین پیاسی کی تشنہ بان جنگل مین

چہرہ پر ناسور مین خون فشانی کی لئی | اور آنکھین مین کسیکی خون ہوا اب

کیا عجب تار کفن بنجاتین گر تار نگاہ | جان نکلی ہی پر اونکی حسرت دیدار سی

اوٹھ نہ نظر آئی یہ اوسکا فرہمی تیری کمر | سالہا اوجھی رہی تا نگہہ زنا مین

مار ڈالا باتون مین ہنسی کرکی بند کر دیا | سحر ہی گفتار مین اعجاز ہی قہقہ مین

رسم ملک حسن ہی بیکل فروشونکی طرح | داغ سودا بیچتی ہین لالہ رو بازار مین

آفتاب عارض تابان نظر آتا نہین | سایہ سان کون دن آتا ہون کوی دیوار مین

کیا لطافت ہی کہ منہ مین پان جب اونسی لیا | سبز خط سا نظر آئی لگا رخسار مین

فصل گل مین سارے جہان گلستان ہو گئی | لخت دل مژگان مین ہین جون گل نمایان خار مین

موسم گل کر گیا پرواز باغ دہر سی | بیان ہی تنگی سی بچہ آشیان منقار مین

طرز اوڑانی ہی سیکھی تیرا ندازونکی | جیسے پر جاتی ہین تکیون منقار مین

ولہ

[illegible]

ہمصفیر و گوش آواز اور اک دم ہو   نالہ موزوں ہیں کچھہ باقی ابھی منقار میں

ولہ

ہی ستارہ وہ ذنب یا رخ ہی الف یار میں   خال ہی خم رشید میں یا تل ہی رخسار میں

دیکھہ لی کر سلک مروارید زلف یار میں   دانت ساری کند ہو جائیں دندان مار میں

ہم زبان شمع کی مستی ہیں ہجر یار میں   چاہی کہل کہل کی مرنا عشق کی آزار میں

بد نما ہی کیچلی جبتک ہی جسم مار میں   حسن ہی ہاف سی وہ چند زلف یار میں

میری دل میں ہی غم خال و خط جانانہ داغ   مشک ہی تہوڑا بہت گہر کدو مرہم نگار میں

کور گو آنکہیں ہوں پر نا ہو کم ممکن نہیں   ہوتی ہی اکثر سفیدی بردیا مار میں

شکل شانہ عشق گیسو میں ہوا ہی چاک چاک   تار گیسو سی لگیں ٹانکی دل افگار میں

ہی نرگس کی نگاہ تفرقہ انداز کا   بلبلیں ہیں دام میں آوارہ گل بازار میں

آ گئی بازار یوسف اکی واسن یوسف کی گیا   منہہ کہاتی ہی لگا دی آگ جو بازار میں

جو کہ ہیں خوشنود اونکو ہیچ دنیا میں نہیں   خندہ ہی موجود ہی دیکھو لب سوفار میں

تب جہٹی ہیں دار سی منصور کی بعد مرگ   استخوان لگتا ہی ظالم کا ہر اک سوفار میں

[illegible]

راہ خوشنودی میں اوقات جو اُٹھاتے ہیں | جلتی جلتی پڑتی ہی جہاں تیری لو آتی ہے
آفتاب حشر بھی مجھکو جلا کر جاۓ گا | سوختہ ایسا ہوں کسی کی سایہ پروا نہیں

ساقی کوثر پلاتا ہے مئے خم غدیر
مست ہوں ناسخ میں عشق احمد مختار سے

دشت وحشت میں مجھی سے عریاں ہیں | خار ہوں لیکن گل کی تازہ امانت ہے
باغ میں ہر گل ہی خنداں ناسخ کے آنے سے | ہے طلسم تازہ خیالی تیری بات ہے
منہ میں کس وقت آئیں لعل رنگ | شیشہ کی مانند کی ہیکل بیچ سے نکلتی ہے
ایک نقش آفتاب سے نمایاں ہو ہلال | ہیں عیاں معجزے ان لبوں سے
مثل فانوس خیالی کے تصویر میں ہے | تو ہی وہ شعر کا جو ملا ہے
نور رخ سے عیاں ہے پیش آفتاب | تیری آنکھوں کی برابری کی بات ہے
خار و خس جو آئیں باغ جہاں میں | موسم گل میں شگفتہ غنچے پیکاں ہیں
شکل صاحب دیدہ دل کیسی ہی ہی | زخم میں ہر خندہ لب آتا ہے
جاتی کالی بھی شب افشاں ہی فلک | سایۂ زلف صنم سے شب ہجراں ہے

[illegible]

ہمی گل کھٹی ہیں اروں سے جیا ہی سوکتاب
نرگس شہلا برنگ دیدۂ حیران نہیں

دو بین آنکھو نہیں ہے نگمی دم بدم جگہ
پر کرون کیا بزم عالم میں کوئی انسان نہیں

لاغر ایسی ہیان نہیں ہی جسم لیکن جان ہے
جسطرح سی جسم تصویر کا ہی جان نہیں

کیا عجب گر سرکشی عہد پیری میں مباح
شہر با کل طفل ہی منہ میں گر دندان نہیں

کو نظر آتا نہیں لیکن وہاں پانی ہے
کون کہتا ہی جہان میں چشمۂ حیوان نہیں

نامۂ اعمال ناسخ ہی تری لف سیاه
آفتاب حشر ہی یہہ عارض تابان نہیں

کیون نفس داغ جنون ہر آج سنگ
کیا دلا تجکو خیال گیسوی جانان نہیں

آفتاب حشر ہی تارا ہی اسکی شام کا
گردش ایام میں صبح شب ہجران نہیں

وصل کی شب ہی چلی صبح قیامت ہی عیان
صور کی آواز ہی مرغ سحر نالان نہیں

کل تلک آراستہ ہی جس جا بزم رقص
آج وہان کوئی بگولہ کی سوا رقصان نہیں

کل جہان جا دوستی کرتی تہی صدا ہی وہ بات
غیر شور گرد آج وہ جا کوئی زبان نہیں

سبزۂ خط ہی تمہاری نظر و نسی نجات
خضر ہی لیکن نشان چشمۂ حیوان نہیں

[illegible]

تیرا قاتل کو سمجھتا ہوں نمک شاخ گل — کل تو ہی بڑی نہیں غنچۂ پیکاں نہیں

چشم تر کو کیوں نہ ہو دستِ حنائی کا خیال — لب سمندر ہی کہ جس میں بحرِ مرجاں نہیں

وا ہیں اپنی دید تیرا انتظار یار میں — کھل ہی میں بیاباں نغل لیکن بیاباں نہیں

ہجر میں دونوں نکیونکی کی پیہ یا تم — سخت بیموقع ہی کر برساتیں یاں نہیں

بت پرستی کیا بری ہی گر خدا ملتا نہیں

کفر میں کامل ہو ناسخ تو بھی ایمان نہیں

پہنچا سنا تیرا اوسکی ابھی میرا سر کہاں — قتل پر ادِ عشق نے پایا تم کہاں

طول شب فراق کی شکوہ سی فائدہ — میں جان بلب ہوں تجکو امید سحر کہاں

ترکیب کمال ہی تاثیر زاہدا — بیبادہ ہی عالی قدح میں اثر کہاں

جاتا ہی صیند کو وہ چھوڑ کر کبھی — ای مرغ روح تیری گئی بال و پر کہاں

آنکھوں میں منتظر ہیں عبث یار ہائی دل — آتا ہی ناوک نگہ یار ادہر کہاں

ہو خاک کوئی نعم ظالم سی منتفع — حلقوم آب تیغ سی ہوتا ہی تر کہاں

حاصل نہیں ہی ست تمنا تو غیر یاس — اس باغ میں [struck] تو پایا ثمر کہاں

ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہیں گزند   ہے نخل میوہ دار کو سنگ و تبر کہاں

نفرت شب وصال سحر سے نکر دلا   اکدن شب فراق میں ہے یہ سحر کہاں

ہمکو تری کمر کی صنم ہے عبث تلاش

ہے اضطراب کی تجھی تا سنج خبر کہاں

غیر کو ترکسی یا کاہیں سبتاخ نہیں   ہمیشہ غیر خدا ہیں کہیں سبتاخ نہیں

بول سب دیکھ کی گلشن میں او سے بیخبر   گل ہے بلبل نہیں ممدوح ہے مداح نہیں

دور ساحل ہے تو ہوتو ہے کشتی کی کلی   جوش طوفان ہے د کار جو ملاح نہیں

ظلم طول شب فرقت کی تلافی کیا   داد رس کوئی بجز فالق الاصباح نہیں

زخم خندان سبب حسن ہوا کلکی وہ تن   ہوں وہ مجروح کہ منت کش جراح نہیں

سبز پشت لب لعل کو حجام نہ چھو   خط یاقوت یہ ہے قابل اصلاح نہیں

ہے ہوس یار ملی جسکی ہے غیر کو ترک   مطلب اپنا وہ ہے جو قابل انجاح نہیں

روشنائی سے ہے روشنی خلوت فکر   جز قلم اور مرے کام میں مصباح نہیں

ہیں جو ارباب نبی کل وہ ہوں کسکی محتاج   کشتی نوح کو کچھ حاجت ملاح نہیں

غم نہیں خلق اگر دشمن جان ہی ناسخ
ملک الموت سوا قابض الارواح نہیں

ٹوپی ای سفاک ایسا ناتوان ہوتا نہیں
زخم کاری ہی لہو اپنا روان ہوتا نہیں

تیری ہونٹھوں پر غبار خط عیان ہوتا نہیں
آتش یاقوت کا جیسی دھوان ہوتا نہیں

دل ہی وسکا جاتا ہی جسکے رانی پہلو
عشق کا صدمہ بانوسی بیان ہوتا نہیں

ڈروا ہی غیب مین جسم تصور کی مجھی
حسن تیرا لاکھ پردون مین نہان ہوتا نہیں

خاکساروں سی ہی مرجا سرکشونکی سر شکستی
وہ زمین ہی کون جسپر آسمان ہوتا نہیں

جو سعادتمند ہین ہتی ہین وہ بیخانمان
دہر مین پیدا ہما کا آشیان ہوتا نہیں

ہاتھہ اپنی طوق ہوکر کسمین آ رہی ہی شان
لسکا بوسہ لیجی ظالم مہربان ہوتا نہیں

جتنی ہین صاحب سخن اونکی طبیعت گرم ہی
ہی دلیل سیر بان مین استخوان ہوتا نہیں

دم ہی جبتک جسم عاشق مین ہی ناسکی لیل
خوب جلجاتی ہی جسمین پہر دہوان ہوتا نہیں

عشق کا ہو درد ای ناسخ تو نکیونکر لا دوا
زخمہای تیر مژگان کا نشان ہوتا نہیں

[illegible]

ہو جو تیرا روئے تاباں تو افگن آب میں | جائے ہی بلبلوں کا ہو نشیمن آب میں
اٹھو لذتی اھیں لب یا کہ لہریں شرم سے | ڈوب جائیں صورت نخچیر آہن آب میں
ٹوٹ پڑے یا اکر جانی اندھیری رات کو | قمقمی ساری حبابوں کی ہوں روشن آب میں
ہے جی افتادہ وسی کیا ضرب دشمن سے کہ نید | تیر لگتی ہی نہیں پڑتا ہی وزن آب میں
راتدن رہتا ہوں اک خورشید کی عشق میں | کیوں نہ مثل نیلوفر ہوں تا بگردن آب میں
لعل خنداں کا تصور دیدۂ گریاں میں ہے | دیکھا لعل بدخشاں کا ہی معدن آب میں
جمع ہوتی ہیں نہانے کو ہزاروں گلبدن | روز آتی ہیں نظر پھولوں کی خرمن آب میں
پاک ہیں آلودگی سی جو ہیں مستغنی مزاج | تر نہیں ہوتا کبھی صرصر کا دامن آب میں
تو نے منہ دریا میں دھویا جو برشک چمن | شاخ گل ہو جیسے ہیں عکس لالہ گلشن آب میں
جو ہوا پایا آبرو دنیا میں وہ ہی ان فگار | جیسے پڑتا ہی کہ رتن لی سی آن روئن آب میں
وہ او وہ خصمت ہوا وٹھا اد مطرب ناگ | تیر جاتا تھا اوس قاتل کا توسن آب میں
ہیں یہی اہل تنا سیل بلای دہر سی | غرق ہوتا ہی کوئی کب معدن آہن آب میں
دیکھی ہی اکثر زبان جسے آفت سی نجات | جسطرح ہوتا نہیں غرق آہن آب میں

[illegible]

[illegible]

کیوں سراپا مچھلیاں بن جاتی ہیں بن نظر
کیا تیری پلکیں ہی میں سیاہ افگن آتے نہیں

قصد اعمال ہی سے خجلت اوٹھا بعد کے
کیا عجب تا پھری گرسنگ دن آتے نہیں

جو کوئی نکلا وطن سے پھر نہیں اوسکا خبر
سیر ہی جبتک کہ ہی جان کا مسکن نہیں

ہوں جہان میں پی ق عالم بالا ...
ہی ... محتاج ... مسکن آتے نہیں

ہی کشی عشق دل سوزان ہی لالہ ...
آگ کا معمول ہی ... آتے نہیں

کہہ رہی ساحلوں کی غم میں ناسخ چشم اشک
کیا تعجب غرق ہو جائے جو لندن آتے نہیں

سوا ہی نکلز مانی میں ستم ایجاد نہیں
وہ کون جا ہی جہان بیاد ... نہیں

میں کہ حسن ... میں قتل گاہ نہیں
ہزار شکر کہ باطن مرا سیاہ نہیں

ہوئی ہی مجھکو جرس ... بات ...
شکستہ دل ہوا اور لب پہ آہ نہیں

جگر کی داغ میں کی لطف کر نہوتا
جہان میں کون ہی ... باغ جس میں ... نہیں

ہمیشہ کام میں غیروں کی ہیں سعادتمند
ہماکو اپنی لگی فکر عزوجاہ نہیں

عبث ہی یار کو مجھ دل جلی کی قتل میں شیخ
چراغ کشتہ کا کوئی بھی دادخواہ نہیں

[illegible]

سفیدی کفن مردہ سی ہی یہان مہتاب — شب لحد سی بھی مری فزون سیاہ نہین

جما ہی ہم صنم میں یہ قسمت بتر قدم — نہین سنگ در او سکو اوکھاڑ شاہ جنگ گیا

گرا تہا جسمین عزیز و کبھی مہ کنعان — ہنوز خشک تری سیب زنخ کا چاہ نہین

ہجوم فوج عدو سی جہان مین ای ناسخ

سوای قلعۂ مرقد کہین پناہ نہین

مرد وارستہ کہین قید مکان کرتا نہین — طائر نکہت خیال آشیان کرتا نہین

روز اک شام و سحر کرتا ہی پیدا خلق — صبح میری شام غم کو آسمان کرتا نہین

رشک ہی جن کا خدا کو بھی وہ ہین نازپذا — آئینہ دیکھا ہی مین کب تبان کرتا نہین

ہون مین پروانہ ہوا گر جب تعجب سی کیا — اس لئی مین ایک دم ضبط فغان کرتا نہین

ہی مرا اک آفت سی امین مسکن اہل فنا — باغ جنت کو خدا ہرگز خزان کرتا نہین

رحم کر عشاق گر چاہتی عمر دراز — پیر گردون طفل ظالم کو جوان کرتا نہین

گیا خرابات جہان ہی اپنی تو یہ سی حجر آب — کوئی بھی سی فروشی کی دکان کرتا نہین

عیب اپنی آپ کر دیتی ہین ہم بد ذات فاش — شیشہ می جس طرح می کو نہان کرتا نہین

[illegible]

ہای یہ لکھتا زار کہکر مری جاتی ہی ہاتھ — اب تو اے دم نالہ آتش فشاں کرتا نہین

جام ہی مین دیکھتا ہون مین جہان مثل جم — تو سکندر کی طرح سیر جہان کرتا نہین

ہی میان یار ممکن جسم ناسخ ممتنع

عشق ایسا ہی کسی کو ناتوان کرتا نہین

سر بکف پھرتا ہون مین لیکن کوئی قاتل نہین — گردن خم گشتہ شاید تیغ کے قابل نہین

اوڑ گئی ہی پیکر کی سر سی تو یان اک تک نہین — ہی عجب کافر کہ جسکو حاجت قلقل نہین

زندگانی حلق کی ہی دست قاتل مین محال — کشتۂ حسرت ہے جو تلوار سی بسمل نہین

ہو رہا ہی کیا چمن مین بلبل نالان کو سب — داغ حسرت مین ہی سینہ مین لیکن دل نہین

سمجھی کیا غفلت مین تو غافل نہ زین کو ولی — توسن عمر روان رفتار سی غافل نہین

کیا ہی نسبت ماہ کو ابرو کی خمدار سے — تیغ کی صورت ہے پر اوسکا کوئی گھایل نہین

رات دن رہتا ہی یان علم کا اشتیاق — تو بھی میرا نامہ بر جز طائر بسمل نہین

آشنا وصل طفل کی بن جای طفل اشک — اے تصور تیری عینک کچھ مشکل نہین

سبزۂ خط کی اسی ہی ایکدن ہوگی نمود — تخم ریحان ہی عذار یار پر یہ تل نہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کس کا نالہ ہی نہین ہی جسمین فریاد جرس   کون وہ سینہ ہی جسمین دل کا محمل نہین

غرق دریای شہادت ایکعالم ہو گیا

تانخ آب تیغ قاتل کا کہین ساحل نہین

کیا بحر حسن کی ہی کمر پیچ و تاب مین   ہی موج پیچ و تاب کہ ہی بیٹھی موج آب مین

ہی بحر حسن مین تجہین یہہ ہو ہوم زندگی   الدم ہوا سی ہوا ہی حباب مین

صدمی لی ہین مجکو یہ اک سنگ جور نی   مصروف ہین ہزار و فرشتی حساب مین

تعبیر ہی کہ یار کی پڑجائی کی نگاہ   بجلی گری ہی رات کو کل مجہپہ خواب مین

تلوار میری حلق پہ حسرت سی پہیر دی   الجا جو دیکہی عاشق و معشوق خواب مین

شب سی زیادہ صبح ہماری ہی سیاہ   جو شیب مین کیا نہ کیا تہا شباب مین

نسبت ہی کیا ہلال کو اوسکی رکاب سی   خالی ہلال پائی حنائی رکاب مین

ہم مست ہی ہین تارک لذات زاہدا   الدن تو دیکہہ کیسی ہی تلخی شراب مین

سودای چشم یار کی ہی ہی اک دلیل   خشکی کمال ہی ہرن کی کتاب مین

بحر فنا مین مجسی ہی سائل زبان موج   ہی روح جسم مین کہ ہوا ہی حباب مین

[illegible]

صبحِ شبِ وصال تری ہوتی ہی تمام ہائے
ہی ہر سپاہ فوجِ آفتاب میں

کیا پڑ گیا ہی عکس تری چشمِ مست کا
نرگس کی شاخ بن گئی ہر موجِ آب میں

بحرِ فنا میں صدہی تعین سی بیکدگر
پانی جو موج میں ہی وہی ہی حباب میں

پیاسا رہی ہماری لہو کا یہ مین رقیب
تلوار کی طرح ہوا کر غرقِ آب میں

ایکلک فکر ایسی غزل اس زمین میں لکھ
حیا تماشا نجالی شعر کو لی انتخاب میں

ولہ

عکس اوسکی زلف کا نہیں جامِ شراب میں
بال آ تی ہیں نظر قدحِ آفتاب میں

مستوں کا عیش تلخ ہی بی شراب میں
یہ رمز ہی جو ہوتی ہی تلخی شراب میں

غواص اپنی فکر ہو جیکہ آب میں
دریای موج زن نظر آیا حباب میں

آئی قیامت وصل لگا یاتھی جام سی
ہی اتصال ماہ میں اور آفتاب میں

غفلت سی اپنا طالبِ دیدار آپ ہوں
میرا ہی چہرہ ہی جو نہاں ہی نقاب میں

دیکھیں تماشا اس میں آسمان کا
ہی صاف آسمان کا نقشہ حباب میں

ہی جی این آفتاب پرستوں سی پوچھیے
تصویر کسکی ہی ورقِ آفتاب میں

[illegible]

عاشق نہین ہی اُن در گوش یار کا — عالم ہی غرق ایک ہی موتی کی آب مین

ساغر مین عکس رخ گلگون نہین عرق — موتی جو آگ مین ہی تو شعلہ ہی آب مین

ہوتی ہین ذرا اوس گل بی خار کی — تارِ شعاع نہار گل آفتاب مین

آرام ہی نہی جو پھیری چشم اسی طرف — دیکھو ہی مرغ قبلہ نما اضطراب مین

بیدار دل جو ہین وہ نہیں سوتی کبھی — یوسف ہوا ستارونکا مسجود خواب مین

غفلت سرای دہر مین ہی غافلونکی جا — انسان ور و درسی آتی ہین خواب مین

غیر تکی واسطی یہ قدرت نی غافلو — اُلٹی بھی شیشہ افسر شاہی حباب مین

بیت

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

ناسخ ہین خاک رہگذر بو تراب مین

اوس گلکی شکل پھرتی ہی چشم پر آب مین — اشکونمین لخت دل نہین گل ہین گلاب مین

روئی بہار حسن ہی کیف شراب مین — بھڑکی نہ کیونکر آتش نمک گلاب مین

ساقی کہان ہی اب ہی یہ خراب مین — پانی کی ہی تلاش عبث اس سراب مین

ہم غرق تک پہنچی ہین کیف شراب مین — دشوار قطع راہ نہین آفتاب مین

[illegible]

[illegible]

اوسکی نگاہ پھرتی ہی چشم پر آب مین — گویا کہ برق کوندتی ہی سحاب مین

پنہان ہی جو وہ بہار ہی اسکی حجاب مین — نسبت ہی کیا شراب مین او آفتاب مین

روشن ہی داغ گریہ چشم پر آب مین — پوشیدہ آفتاب نہین ہی سحاب مین

آتا ہی ایکجہان سر شب لیے خواب مین — ہون کیون نہ مست بادۂ شب ماہتاب مین

دریا ہوا ہی رشک فلک عکس یار سے — خورشید جلوہ گر ہی مین موج حباب مین

دم بھر یہ بزم عیش غنیمت ہی ساقیا — ہم بادہ خوار پی کرتی ہین جام حباب مین

بہیجا نہ لطف یار اوجہتی ہی بار بار — کیونکر رہی نہ موی کمر پیچ و تاب مین

ہی رات چودھوین مجھی ساقی پلا شراب — روشن ہی آفتاب شب ماہتاب مین

لیتی ہین یہ مرشد کامل مرید کا — مہتاب مین ہی داغ جبین آفتاب مین

سنبلے بیچ قوس مین داخل ہی آفتاب — رکھا جو اوسنی پای حنائی رکاب مین

بالون مین یون وہ گوشۂ ابرو نظر پڑا — ہو جسطرح ہلال نمایان سحاب مین

لبریز جام مین مری آنسو ہین یا پڑی — پیتی ہین جیسی پانی ملا کر شراب مین

چھوڑی نہین عذار پر قتاک گرد زلف — گویا کہ توڑ مشک ملا یا گلاب مین

[illegible]

[illegible]

ٹیوں یا خ ری کا ہی خط یار میں کہاں   جسی سو لکا ہی یہہ کیڑا کتا ہیں

نا سخ نہیں ہی انکی سوا فخر کچھ بھی

ہوں اہتِ جنابِ سالتِ مآب میں

مر گیا میں بیقرار ایسی ہی کچھ غم نہیں   تشنہ سیاب ہی جو لاتو نام نہیں

بوستان وصف ع لی آلودہ رحمتِ سحاب   حرف ایں ہیں گل نہیں نقطہ ہیں شبنم نہیں

اسقدر مجھکو بخیلوں سے پڑا دنیا میں کام   اتنی شہرت پر یقیں ہمت حاتم نہیں

یہ یہاں جام سے واز آتی ہے مدام   آج یہاں جز کاسہ سر کچھ نشان جم نہیں

نام تیرا میری ہونٹوں سے جدا ہوتا نہیں   ای پری پیکر دہن اکم از خاتم نہیں

ہو مرا محبوب میری دکا کیونکر شریک   شکوہ بیجا ہی کہ کچھ دو بین ہم تو ہم نہیں

رو بکشا اپنا نہیں اوس ی عیاں خط شعاع   تیری کالوں کی برابر نیر اعظم نہیں

گدری عاشق اپنی معشوق سی مجھکو دیکھکر   سامنی خورشید کی یہ گل شبنم نہیں

تو جو آیا باغ میں تو چشم بد کی واسطی   آگ ہی یہ گل نہیں اسپند ہے شبنم نہیں

ابروی قاتل میں جی ہے نہیں نسیان فقط   ہیکل شمشیر و خنجر میں ہی کہ دم نہیں

[illegible]

[illegible]

زرد ہ گل ہے اب خجلت سے صبح میں [illegible] بہت
خوب سا [illegible] نہیں

ہوتی ہے ہاں غفلت سے اک عبرت مجھے
جام مے یک بار دو [illegible] نہیں

اپنی استغنا سے ہے باغ جہاں ایسا بجل
کون شاخ [illegible] ہے جسکی گردن خم نہیں

[illegible] سے کہتی ہے [illegible] عرق [illegible]
اختلاط گل سے [illegible] قطرہ شبنم نہیں

باعث رنج اہل دنیا سے ہے ناسخ گفتگو
غیر خاموشی لبِ زخم دہان مرہم نہیں

صبح وقت [illegible] شام سے کچھ کم نہیں
چاند نکلا ہے افق سے [illegible] اعظم نہیں

جانور ہے جسکو عشق کاکل پرخم نہیں
[illegible] آیا [illegible] میں آدم نہیں

اپنی صورت پر کیا پیدا اسی آئینہ نے
کیوں سزاوار پرستش [illegible] عالم نہیں

ہے وہ تن اس [illegible] کہ [illegible]
قامت محراب [illegible] تواضع سے خم نہیں

نکہت گل کہتی جاتی ہے [illegible]
قابل نظارہ [illegible] عالم نہیں

جان رہ جاتی ہے اسمیں جس [illegible]
عکس ہی [illegible] تیرا آئینہ میں [illegible] نہیں

مرگیا میں [illegible] کر او ترا ہوا [illegible]
یہ غلط [illegible] تھا [illegible] نہیں

[illegible]

[illegible]

زلف سے ملک کیا غارت دلِ پر داغ نے — سانپ اور طاؤس سا بھی دشمنِ آدم نہین
شام کی ہوتی ہے کیون آئی نظر آثارِ صبح — وصل کی شب اور روزِ ہجر اگر توام نہین
جام کو کیا دیکھکر حیران ہے جامِ شراب — گم ہوی جم غفیر اے دل فقط کیا جم نہین
قہر ہے نرگس کا آیا نظر ماہِ صیام — میکدہ مین آج کیون شیشہ کی دن خم نہین
اے سلیمان وہ پری وہ دیارِ حسن کا — قامتِ خم گشتہ اپنا بھی کم از خاتم نہین
رہتے ہو بیٹھی نگینو کر پیش چشمِ مستِ یار — جام مین لبریز مے شیشہ کی دن خم نہین
گیسو مقابل ہے یہ روزِ ہجر کا پیل سفید — ناتوان ہو مین مریضِ عشق کچھ رستم نہین

مشکل انکی دیکھکر ہوتی ہے استغنا مجھے
یہ بخیل اس عہد کی ناسخ کم از حاتم نہین

ہے عرق آلودہ زنجیرِ زلفِ جانان غم نہین — سانپ پانیکا جو ہے تہار او مین سم نہین
لال جیسے ہی گل گون یار کا کسند ہم نہین — لب مزاج کاکلِ عنبر فشان برہم نہین
مر گیا مین گلعذارون کی مژہ پر نم نہین — یہہ عجب گلزار ہے قطرۂ شبنم نہین
اہلِ دولت کو اگر ہے بخلِ مطلق غم نہین — ہمکو بھی حاجت نہین دنیا مین حاتم نہین

[illegible]

[illegible]

مری نی سی بہلا کیا چشم تر ہوں شعلہ ور — چشمۂ خورشید کو دیکھو کہ مطلق نم نہیں

زیر ابرو تیری آنکھیں ہیں کہ ایسی ہی کیوں — صید افگن سے کی لاتے مم کو رحم نہیں

جو کوئی ہی با تواضع ہی سلیمان زمان — نقش خاتم خم اگر قامت نہیں خاتم نہیں

پڑ گیا پر تو جو تیری دہن تنگ ناک کا — صاف تبخال لب کلیر میں شبنم نہیں

دوست دنیا میں نہیں کوئی کسی کا بعد مرگ — ہو گئی جب صبح شمع مردہ کا پھر غم نہیں

الفت کس کی نہیں ہی کہ جیسکی آپ سے — ایک لمحہ میں ہوا گلشن عالم نہیں

ہیں شریر تیر میں پنہاں جہاں آگہی — تو ہی تیری میری عشق سی محرم نہیں

چشم جاناں کی الفت سی لا دیوانہ ہو — آہوان دشت کو منہ بوسی مطلق نہیں

زلف جاناں کا کوئی مضموں کیا جیسے قم — میری خامہ کی برابر افعیوں میں دم نہیں

یار کی محراب ابرو کی تصور میں آم — دیدۂ واجب ہی کریاں چشمۂ زمزم نہیں

یار کو ناسخ یہہ لکھنا استاد قدیم
دیر لگتی نزالی میں تو پھر ہم نہیں

مشرق خورشید تیری سی ہی دیکھ نہیں — آو ان کا ہی دہ دمیں آتے جو تشنہ نہیں

[illegible]

[illegible]

خلق کو فرصت یار تسی ایکدم نہیں — یار کا موی کمر جیسے موی سے کم نہیں

ہی سر عریان صبح داغ سودا سی تمام — شاہ اقلیم جنون ہون حاجت افسر نہیں

بلبلیں کیا ہو وہ ہی صیاد رشک چمن — طائر بوی چمن کی تیری آگی پر نہیں

عالم سفلی سی ہی تا عالم علوی سیاہ — ہی شب فرقت فلک پر چاند کیا اختر نہیں

ایکساعت بہی زمانہ میں نہو اسکو اوج — آسمان پر کیا ہماری بخت کا اختر نہیں

ہی سحاب گہر افشان اوسکی مطبخ کا دہوان — عود ہی ہیزم نہیں یاقوت ہیں اخگر نہیں

ہر کسی کا کام کہتا ہی ادہورا آسمان — آ رہم پہنچا سر شوریدہ تو پتہر نہیں

سوچ ای غافل بہلا کیونکر تجہی آئی نظر — تیری آنکہوں سی وہ مثل مردمک باہر نہیں

ہی شب فرقت کری آرام اب بخت سیاہ — آج مجکو احتیاج بالش و بستر نہیں

یار سو جائی نکیون ہر دم تر آئینہ نگاہ — آئینہ ہی دل مگر جیسے سد اسکندر نہیں

دوستی کسکی یہان ہی یکدشمن ایک کا — ہی بجا اوسکو جو میری دوستی باور نہیں

چشم میں ہی حشر تشنہ آب و خشک ہی پر چشم تر — دلمیں ہی طوفان اشک اور آنکہہ بہی تر نہیں

عندلیبو تمسی کلو تسی وفائی ہی عبث — کون ہی جسکی لحد پر پہول کی چادر نہیں

ہو گئی ہے گات میری جان تو دیو سیاہ
آج ہمسر جو ناسخ وہ پری پیکر نہیں

چین دنیا میں نہیں ہے تا فلک دم بھر نہیں
داغ میں ہیں گل نہیں سو ہیں اخگر نہیں

تیغ خونریزی سے سیا کا کوئی جوہر نہیں
کاٹ ہو تلوار میں کیا عیب گر جوہر نہیں

سر ہی جاتا ہے کچھ ہم سیکشو نکو ڈر نہیں
کونسا مینا ہے جو ہی محتسب سے سر نہیں

جسم جانان پر پسینا کیا ہے گر زیور نہیں
گوش گلکو غیر شبنم حاجت گوہر نہیں

وہ بت شیرین ادا کرتا ہے مجھکو سنگسار
نہ سکا پتھر ہی بستی میں جنون تیشہ نہیں

ہو رہا ہے اک عالم تیری ابرو پہ نثار
کون گردن ہے جہاں میں جو تہ خنجر نہیں

دم نکلنے پر جو آتا ہے نہیں کٹتا ہے پھر
دیکھ لو قصہ حباب ہے اہل غفلت دہر نہیں

مفلسو کی نہیں سنتا کوئی ہے بات تیرہ بخت
زرد چہرہ ہموں بوجہ وہ ہی زر نہیں

جسکے چلتا ہی سیتی ہوں تیرا قد ب
ذات اقدس میں مان ابر خاک کی ٹھوکر نہیں

لن ترانی سنتی ہیں ہیں بد رسی محروم ہیں
میں ہی اس حسرت کدہ میں ہمیں ہم کر نہیں

آدمی تو کیا وہ کہتا ہی نشان پا ہی
کیوں پڑا ہی میری جبین ار کیا کہ نہیں

[illegible]

اے تصور کیوں بتوں کو جمع کرتا ہے یہاں		دل مراقبہ ہے کچھ بتخانۂ آذر نہیں

خوب سیمابی ہو سینوں میں کبھی یار آئے		کچھ خط روئے صنم کو حاجت مسطر نہیں

شکوہ جو بے نعم کرے کا کرتے ہیں یا وا ہیں		آپ آقا ہے کسی کا جو کوئی نوکر نہیں

طفل جلتے ہیں جب اپنے پاؤں کہتے ہیں قضا		غیر آغوش لحد اب امن مادر نہیں

رنج اٹھاتا جہان میں ہے وہ ساقی سے غیور
جو کہ اے ناسخ غلام ساقی کوثر نہیں

ہماری کیف سزاوار احتساب نہیں		خیال چشم ہی کچھ ساغر شراب نہیں

بتوں کی پردہ میں ہم دیکھتے ہیں نور خدا		کہ صاف دیکھنے کی اے کلیم تاب نہیں

وفور اشک سے کیوں ہے گلے تلک پانی		ہمارا کاسۂ سر کاسۂ حباب نہیں

یہ ضبط گریہ میں عالم ہے بیقرار کا		کہ برق کوندتی ہے اور ترشح سحاب نہیں

بشر کی چشم میں ہے حائل یہ غفلت		سوائے دیدۂ تصویر کس کو خواب نہیں

دلا ہے صبح سے پیری محل جام شراب		بغیر صبح کوئی وقت آفتاب نہیں

یہیں عشق سے اس کی چھڑکتی ہے ہوا		کسی صنم کا پسینا ہے یہ گلاب نہیں

[illegible]

بہت قریب ہے ام وحشیو تمھو وحشتی
ہماری دشتمیں ناسخ آہیں ابھی نہیں

جان بلب ہے دل اوس الف صنم فام میں
غیر ممکن ہی نہ ہو مومن کو ایذا شام میں

آفتاب و سپر تو اسپر چہرۂ پر نور ہی
فرق کیا ہی آسمان میں اور اوسکی بام میں

بعد مدت کلفت غم سے ہے اصاف اپنا دل
دیر تک ہم تم نہائی کل آج اک حمام میں

الجھا ہی چشم جانان میں نگاہ قہر و مہر
تلخ و شیرین مزہ دو گویا میں اک بادام میں

خندۂ صبح شب عشرت سے ہی مفہوم یہ
موت کا پیغام پہنچا وصل کی پیغام میں

ہمت ساقی سے ایسی وسعت مشرب ملے
مثل جم بحر جہان گویا ہی اپنے جام میں

لیوں یوں طول شب فرقت مو قصر زلف
رات دن ہی آسمان مصروف اپنی کام میں

پختہ مغز آتش سودا کو کیا رونی لگا
مادہ ہی خون قتانی کا کباب خام میں

شور محشر سا ہی تا ثیر نالو میں نہیں
مردے آج بھی لیکن بخت میں آرام میں

حرف لا ینفک بان رہو گئی مشکل نگین
لیا اثر نام خدا ہی ورد صنم کی نام میں

عین کعبہ میں ہی میخانہ گریبان گیر ہی
واعظ ہی ناسخ میں اپنی جامہ احرام میں

پھرا ہی شکل سی اب آپ شرمسار ہون میں | نہ آینہ مین تھی عکس سی دوچار ہون میں
قوی ہون گو ستم آسمانی سی ازبس ہون میں | اولجھ کی اہن محشر پہنچی وہ خار ہون میں
نہ وحشی ہون نہ کوئی نخل میوہ دار ہون میں | یہہ کیا سبب ہی جوای چرخ سنگسار ہون میں
دم خرام چمن نقش پا سی پھولتی ہین | بجا ہی گردہ کھی رم بہار ہون میں
جو آینہ کو مین وشن کرون تو ابجا ہی | وہ کارگاہ جہان مین سیاہ کار ہون میں
لٹی پیادہ روی ہین نہ راہ منزل عشق | مرون تو پاؤن کی کھوڑیہ اسپ ازبس ہون میں
ہمیشہ سنگ سے رہتا ہی تیغ یار کو کام | بجا ہی گردہ کہی تیغ کوہسار ہون میں
کمال عشق مین ملتا ہی رتبۂ معشوق | سرشک خون کی سبب آب کل عذار ہون میں
ہی میری خاک نشینی سی خلق کو آرام | دلا حدیقۂ عالم مین سایہ دار ہون میں
بنا ہی جسم مرا لاغری سی طائر روح | لٹی خدنگ نگہ کا کہان شکار ہون میں

اگرچہ یاس سراسر ہی لیکن ای ناسخ
خدا سی وصل صنم کا امیدوار ہون میں

تیہی ملجا ہی خدا اسکی مجھی یاس نہین | ای صنم یہ تری ملنی کی مجھی آس نہین

آس ٹوٹی ہیں جسی آس نہیں یاس نہیں — یاس ہی ایسی حالت میں تجھی یاس نہیں

وصل کا ٹوٹنی ہوا تھا وسیی الیتہ گی ہی — وحشت و جستجو میں ہی وہ یہ آیا پاس نہیں

اوسکی آنتونکی تصور میں جو دم نکلا ہے — استخوان بھی کم از ریزہ الماس نہیں

ہز زرغہ عمر کو یہ بار دو رو کرتا ہی — ماہ نو اسکی سوا کیا ہی کہ داس نہیں

بار ہا بیٹھ کی کعبہ میں لٹا ہائی ہی سرا — مقتسب کیا ہی خدا کا ہمیں جب پاس نہیں

خط وہ لکھتا ہی جسی لکھنی نہیں دیتی ہی رقیب — ماجرا یہ بھی کم از قصہ قرطاس نہیں

ساتھ شیشونکی ہی پتھر بھی لگتا ہی مرا — واعظا مجکو کبھی نشہ بھی راس نہیں

قابل قرب نہیں ہی دیونکی صحبت — دور رہ اونسی لانکو ترا پاس نہیں

طپش دل مجھی بیار ہیند اوتی ہی — در جانان میں جو ہی قفل تو وسواس نہیں

رہتی ہیں طلب حاجت میں علم کی ناسخ
حامی اپنا کوئی جز حضرت عباس نہیں

دل پہ داغ آویزان ہیں اسکی الف تجتی نہیں — ہو گئی ہیں ہول لالی کی سپہ نیستان نہیں

جہان کی عشقبازونکی ہم نقاب ہی جاتا نہیں — نہ پروانہ ہی محفل میں نہ بلبل ہی گلستان نہیں

بہلا دیتے ہیں تو کیونکر روکتا ہی باغباں ہمکو
خزاں کی ساتھ ہم آئین کی آئی گلستان مین نہیں

نہین داغ جنون کچھ مضرت آہ گرم سی
چراغ اپنا ہی مثل برق روشن باد و باران مین

پسینا یار کی پونچھا ہی جب دست حنائی سی
در غلطان نظر آتی ہین مجکو سبت جانان مین

عبث ہی یہ دل کی داغ ارادہ کوچہ جانان کا
گذر طاؤس کا ممکن نہین ہی باغ رضوان مین

ہوا راہ طلب مین سست مین خستگی سی اب
روانی کب ہی پا کیطرح ریگ بیابان مین

یہی ہین اتحاد عاشق و معشوق کی معنی
زلیخا کو ہو سودا اور یوسف جا بجی زندان مین

ڈھلک آتی ہین رخسارون پہ جس قطرہ پسینی کی
لہر پتی ہین دریا کی طرح چاہ زنخدان مین

تصور سیر گلشن مین جو آیا کوچہ جانان کا
بجائی گل سر پر داغ ہی اپنی گریبان مین

مجھی وہ بھی جو دیکھا ہو گیا رو پوش غصے سی
لہ پنہان جسطرح خورشید جاتا ہی ابر نیسان مین

نہین ممکن کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کو
رہی جوہر نہ خنجر کی بجھا بین آب حیوان مین

نکالا کاروان خط نی بہی آ کر نہ ای ناسخ
مرا دل کیا رہی ساعت گرا چاہ زنخدان مین

ایسے جنون مین یہان کوئی جز ضعف گلو گیر نہین
طوق گردن مین نہین پاؤن مین زنجیر نہین

نالے کرا بروے جاناں کے تصور میں ولا / ہے کمان ایسی بیکار اگر تیر نہیں

احتیاط اسقدر اسکی تو عبث کرتے ناہی / جسم آخر ہے ترا خاک کچھ اکسیر نہیں

ہو ہی اب تک مم میں بطور زبان جسکی دراز / شمع کیطرح سی [illegible] میں تاخیر نہیں

لیوں مے تیغ نکہیں قتر کو میں کو ہم / فرد وہ کون ہی جسمیں تری تصویر نہیں

وعدہ میں عذر رہین لائین ہی عجز حیا / لون ہی کا تراحسیں کہ ترو تیر نہیں

قلب ہی عشق طلسمات جہانین حیران / غیر نسیان تم لئی اس خواب کی تعبیر نہیں

لال منہ خشم سی وسکا ہو تو ڈر یو نہ دلا / آتش گل میں جلا دینی کی تاثیر نہیں

ہی قسمت کا لکھا ایکا بر و مر طرح / خط رخسار کو کچھ حاجت تحریر نہیں

تنگ ہوں بیست ہی جاوں کسی در عاشق / لوٹی وہ اسکی سوا مرنی کی تدبیر نہیں

آج تیرا جو تصرف ہے گل و ریگا ہی / کشور حسن کسی کی لئی جاگیر نہیں

لیوں نہ ہی قبر ہی جا ناہی جو لی انگیز / ای پری خاک مری سرمہ تسخیر نہیں

تیری تلوار کی ایک خم کو لی یکجہ لی / شرم کر لاشہ مرا قابل تشہیر نہیں

قاصد احوال سرا پا ہے [illegible] ریام دم / اپنا مکتوب کرا رکا عذ تصویر نہیں

[illegible]

اس زمین مین بہی ہین اشعار یہ ہی جا تاریخ
دل کی بہلانی کی اور اب کوئی تدبیر نہین

شکل نقش حیات اور اوسی تاثیر نہین ای پریخوان یہ پریزاد ونکی تسخیر نہین
نطق عیسی مین تری نطق سی تاثیر نہین دست موسی مین تری ہاتہ سی توقیر نہین
کیون لا پہین بہی کوئی تدبیر نہین ہو چکی صبح بس اب کچہ بہی تاخیر نہین
کار حیرت دکانین ہی تہان عمر کو دخل شمع تصویر کو کچہ حاجت گلگیر نہین
کونی غفلت بہی حقیقت سی تہی شی خالی کونسا خواب ہی جسکی کوئی تعبیر نہین
ای تبو ہوتی ہین دیوانی خدا کو بہی عزیز کیسی عصیان کرین انکی کوئی تعزیر نہین
خانہ دل نکر و ہدم ای اصحاب الفیل مثل کعبہ یہ کسی بت کی تعمیر نہین
جانتا ہی تو مرا اور دبیان کیا ہی ضرور دہن خم کو کچہ حاجت تقریر نہین
بس لا صوت ہنسی کوئی مری بات یہہ حباب آئنہ ہی کاغذ تصویر نہین
ای بہی سر دہ تری کان کی بوندکی طرح بر کہا ہی شجر طور مین تنویر نہین
ابروی یار کی مانند بناتی ہین طاق اور مسجد کی کسی واسطہ تعمیر نہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خط سے ہمکین ہوئے اصلاح کر صاف عذار	محو جو ہو نہ سکی یہ خط تقدیر نہیں

مدح زبانی ہی مانا کہ ہی معدوم دہن	یہاں تک جو دہن خوش فصحی تحریر نہیں

لیوں وہ کمتا ہی وہ کندن کی طرح ترا پا	جا ہی خاک وکی عناصر میں جو اکسیر نہیں

کل جو لکھا جو تصویر ہی سخن کی تیری
کل نشانی ہی یہ ناسخ تری تحریر نہیں

قابل روح بسک و بدن پیر نہیں	ایکدم ساکن آغوش کمان تیر نہیں

تیری ابرو سی سر نوک جو شمشیر نہیں	ترکش مہر میں بھی مثل مہ نو تیر نہیں

خط نمایان نہ ہو یا رب رخ جانانہ سے	یہ وہ مصحف ہی جسی حاجت تفسیر نہیں

ایک کو عالم حیرت میں نہیں ایک کا غم	شمع تصویر کی روشن شب تصویر نہیں

سایہ سان ہو تو یہ تیری سایہ کی عضو	نقش پا کی کہیں رشتہ میں زنجیر نہیں

تیری شمشیر سے جتنک جا ہی قاتل	خون ہمارا عوض جوہر شمشیر نہیں

سر و سامان نہیں ہم پر فلک شکل ہی	سر مرا ہی تو کف پا میں شمشیر نہیں

مر ہی ہین آپ کلاکات کی عاشق	یہ زلا ابرو کی خم دار ہی شمشیر نہیں

[illegible]

ایک عالم ہی تہی نیچی نگاہونسی شہید | خم کردنی برا زخم شمشیر نہین
بی ہمین بات مسیحا سی ہی ہم تو تھی | قدرت حق ہی یہ ای بت کی تقریر نہین
ہی صنم رشک ملا رنگ سنہرا تیرا | خاک کی سامنی کچھ رتبۂ اکسیر نہین
کر دیا ہی سی حسرت نی مجھی دیوانہ | ہاتھ مین یار کی دروازہ کی زنجیر نہین

شبہہ ناسخ نہین کچھ میر کی استادی مین
آپ بی بہرہ ہی جو معتقد میر نہین

جیسی کہ بتون سی آشنا ہون | بیگانہ خدا ای سی ہوا ہون
کیونکر کہون عارف خدا ہون | آگاہ نہین کہ آپ کیا ہون
جب ہجر مین باغ کو گیا ہون | مین آتش گل مین جل بجھا ہون
منہہ ردہی شکلی چمن رہا ہون | ای وحشت کیا مین کہہ رہا ہون
فرقت مین جو سر تنگ رہا ہون | مشغول نماز بی ریا ہون
منہہ اسکا نہین ہی شکر ورنہ | ہر بت کہتا کہ مین خدا ہون
بیگانہ ہون کیونکر آشنا سی | بیگانوں سی بہی مین آشنا ہون

عشق ذوالی و له
کون ساگہری جس مین آگ نہین
کی دل سی لاگ نہین
مجھی راہ جای کیا وحشت
سوداسی

ولہ

امید وصال اب کہان ہی | اوس گل سی برنگ بو جدا ہون

کیونکر وست نہ ہوش ہون جای یا تم | سیماب کے طرح مر گیا ہون

خلقت خوش ہو جو مین ہون پامال | گلزار جہان مین کیا حنا ہون

ہنسنا وہ نگاہ مین مثل گل آپ | غنچہ کی طرح کہ کو خفا ہون

آتش قدمی سی جلتی ہین خار | ای قیس مین دشت برہنہ پا ہون

رکہا ہی کریز مجہسی منحوس | لی شبہہ مین سایہ ہما ہون

ہون قافلۂ عدم سی آگی | اس دشت مین نالۂ درا ہون

تاریخ لی یہ التجا ہی یا رب
مرجاؤن تو خاک کربلا ہون

اس ابر مین یار سی جدا ہون | بجلی کی طرح تڑپ رہا ہون

گلچین ہون اگر تو ہون مین لی گل | بلبل ہون اگر تو بی نوا ہون

ذرات تصور پری سی | دیوانہ مین اندنون بنا ہون

گر بیٹھ رہا ہون تک جا ایک | پامال بسان نقش پا ہون

[illegible]

افتادۂ خاک ہون ولیکن
مین سایۂ شہپر ہما ہون

چلتا نہین آپ گرچہ ایک گام
پر میل کی طرح رہنما ہون

ای بر شب فراق دی ساتھ
رونی پر مستعد ہوا ہون

کیون کر میری خاک سی نہون سبز
مین سرو قدونکا خاک پا ہون

تو رنگ چمن مین ہوش بلبل
تو نکہت گل تو مین صبا ہون

سر رکھکی کبھی وہ سو گیا تھا
اب تک زانو کو سونگھتا ہون

وحشت نے نکالا اوس گلی سی
کانٹون پر سر کو کھینچتا ہون

آئینۂ دل مین ہی ترا عکس
ذرات مین تجکو دیکھتا ہون

ثابت ہی گناہ خشکی زہد
تر دامن موج بوریا ہون

ممکن نہین اجتماع ضدین
تو بت ہے مین بندۂ خدا ہون

ہی مہر و وفا سے اسلئے وہمین
ناسخ کیونکر اوسی نہ چاہون

آ گیا تہا رات کیا وہ ماہ کامل خم بخم
چاندنی کا ہی اثر زخم دل بیتاب مین

[illegible]

[illegible]

اب خیال سبزۂ عارض دل بیتاب میں / رہتی ہی اکسیر بوٹی بہار سیماب میں
اسقدر روئی ہیں آغاز شب فرقت میں ہم / شام کو خورشید ڈوبا اشک کی گرداب میں
چاندنی میں ہمنی جو کی یار کی سیر چمن / داغ خون کو پا گئی تھی چادر مہتاب میں
ساقی و مطرب ہیں ان کم سن او ر ہو گنج حیرت / چاہئی اسباب اتنا عالم اسباب میں
ہی تعجب آسمان تفرقہ انداز سی / ایکجا ہیں عاشق و معشوق کیونکر خواب میں
شام سی تا صبح ہر شب دیتی ہو ہجر و فراق / کیا رہا آدمی میں فرق اور سرخاب میں
ضعف پیری میں کہاں طاقت کہ سجدی ہو بجا / سجدی کرتا ہوں قد خم گشتہ کی محراب میں
شاخ مرجان ہو جہیں عکس دست رنگین نگار / پرتو نرگس ہوئی دیکھ کر تالاب میں
یہ تری دنی مخطط پر عرق آیا نہیں / خوشۂ پروین عیان ہی حسن مہتاب میں
بزم میں کچھ نہیں معلوم ہوتا کوہ غم / بار سنگین جیسی ہو جاتا ہی ہلکا آب میں
تو بہ مضمون لکی ہیں ہیں بہر ہوں / ہی وان سیر سفینہ تیو کی آب میں
طالب حق ہی اگر مت سالکو کا ساتھ چھوڑ / ملگیا دریا میں جو کچھ ملگیا سیلاب میں
کیوں نہ ای ناسخ ہو میل مجاز سی ... / آفتاب و سی کہاں پایا ہی شب مہتاب میں

[illegible]

[illegible]

یون مری آنکھین عیان ہین اشک کی سیلاب مین — جیسی آتی ہین نظر تیرتی کنول تالاب مین

اپنی تو دست حنائی کو اگر دھوئی وہ ہان — لال ہو جائین ابھی سب مچھلیان تالاب مین

حسن چہرہ سی اوٹھایا ہی لٹ نی یا نقاب — ڈھونڈھتی ہین بجلیان لہرونکی ملی آب مین

استفادہ سخت دل کیا دلگدازون سی کرین — لب ملائم ہو رہی سون اگر سنگ آب مین

اشک کی قطرہ مین یہ جسم ناتوانکا حال ہی — ڈوبی جاتا ہی تنکا جس طرح سیلاب مین

جلوہ بینی ہی عین محراب ابرو کی تلی — شمع روشن جسطرح رکھدی کوئی محراب مین

دانی ہین انکا کی حرپا کو نبت کی چنیان — پلتی ہی بالی کی مچھلی موتیونکی آب مین

رشک کی معنی یہ ہین سوتی ہین جسمین بخت — سوچ رہتا ہی کہین آنکھین نہ تجکو خواب مین

خط نظر آتا ہی گرد اوسکی ذقن پر کیا عجب — جمع ہو رہتی ہین تنکی بیشتر گرداب مین

چشم تر مین ہی تصور روی جانانکا مدام — پہنس گیا ہی عکس خورشید کا گرداب مین

ہو گئی ہین کور اگر اعدا عدو تو تیغ کیا
نور ہین اشعار ناسخ دیدہ احباب مین

زینت فتراک ہونیکی لئی آمادہ ہون — اب سوارائی کی مین منتظر استادہ ہون

گرم رو ایسا ہوں کا لُو لگی ہے آتشِ قدم
تیز رفتاری میں مثلِ آب آتش دادہ ہوں

کون صیاد آج آتا ہے چمن میں بلبلو
رنگِ گل کہتا ہے اُڑ جانے کو میں آمادہ ہوں

میکدہ میں گر کر خم بہرِ عذرِ معصیت
محتسب سے کہتا ہے کہ مستِ بادہ ہوں

انتظار و یاس سے گلزار کو میں پامال
شرمسار استادہ ہوں مثلِ سایہ پامال افتادہ ہوں

رہنمائی میری کرتی ہے ہمیشہ پامالِ خلق
خضرِ راہِ منزلِ مقصود مثلِ جادہ ہوں

تھا بتا ہے انتظارِ یار میں ہر سروِ باغ
عمر گذری منتظر اک پانو سے استادہ ہوں

ہاتھ دو میں کی اک دن میری کو سبو
بعد میں پیرِ مغاں کی صاحبِ سجادہ ہوں

جاتی ہیں شریعت اے جانبِ ظرفِ وضو
تیوری میں مثلِ سبو [illegible] آمادہ ہوں

پاتی ہے ہر اک سے [illegible] طاقِ شکست
دمبدم میں شیشہ بالای سنگ افتادہ ہوں

آئی جو میری جوانی کو چلکہ خاک ہو
سوزِ غم سی [illegible] بارود آتش دادہ ہوں

حشر میں ناسخ نہیں پیتا کہو کا سلسلہ
میں اسیرِ حلقۂ گیسوی سید زادہ ہوں

صنم کوچہ ترا ہی اور میں ہوں
یہ تنہائی فنا ہی اور میں ہوں

یہی کہتا ہے جلوہ میری بت کا — کہ اک ذاتِ خدا ہے اور میں ہوں

ادب آتی ہیں ہے کس سے تجھے شرم — فقط اک غم ترا ہے اور میں ہوں

اٹھے جو ہر قدم پر ایک نالہ — زمانہ میں درا ہے اور میں ہوں

تیری دیوار سے آتی ہے آواز — کہ ایک بال ہما ہے اور میں ہوں

نہ کچھ آرزو مجھکو خدایا — یہی ہر دم دعا ہے اور میں ہوں

گیا دربان کی سنگ آستانہ — در دولت سرا ہے اور میں ہوں

پسے تیر جو گلزار جہاں میں — گل نداموں خنا ہے اور میں ہوں

گیا وہ چھوڑ کر رستہ میں مجھکو — اب اوسکا نقش پا ہے اور میں ہوں

زمانہ کی ستم سے وزر ناسخ
نئی ایک کربلا ہے اور میں ہوں

ستارے لئے زنجیر لئے پھرتی ہیں — ہم سر زلف گرہ گیر لئے پھرتی ہیں

ٹوٹتا صید وفادار کہ اتنک صیاد — بال پر اوسکی تیری تیر لئے پھرتی ہیں

تو جو آئی تو شتیا رہیں یہاں پر سو — مشعلیں نالۂ شبگیر لئے پھرتی ہیں

تیری صورت سی کسی کی نہیں ملتی صورت
ہم جہان میں تری تصویر لئی پھرتی ہیں

ستمگر چہ پتلا ہی بن تصویر میں کر
تو ہمکو ساتھہ لیے پھرتی ہیں

رنگ کھل جان جہاں دیکھتی ہی زرد کیا
آپ زرد آنکھوں میں اکسیر لئی پھرتی ہیں

جو ہی مرتا ہی بہلا کسکو عداوت ہے
آپ کیوں ہاتھ میں شمشیر لئے پھرتی ہیں

سرکشی شمع کی لگتی نہیں کرانکو ری
لوگ کیوں ہم میں گلگیر لئی پھرتی ہیں

نالہ کاری ہیں ہمکو کوئی طعن کرکی
ہاتھہ میں نامہ تقدیر لئی پھرتی ہیں

قصر تن کو یہی ڈھاتی ہوا یہہ ہکولی ناسخ
خوب سے نقشہ تعمیر لئی پھرتی ہیں

دل اوسکو دیا میں تقصیر ہی کہتی ہیں
مارا غم فرقت نے تعزیر ہی کہتی ہیں

ہم خواب میں آنکھی پہنچی تعبیر ہی کہتی ہیں
وہ ہندی تیرک و ہتی تقدیر ہی کہتی ہیں

جو مجھسی بیان تہا کل اوسکو میں لکہا ہی
باتوں میں کہا لایا تقریر ہی کہتی ہیں

میں خاک ہوا مر کر وہ فاتحہ کو آیا
اسکی کہیں میں تسخیر ہی کہتی ہیں

ویرانی سی جنگل میں پھرتی ہی لیلی
جذب دل عاشق کی تاثیر ہی کہتی ہیں

پی جکہ شراب وسنی لندن سا بدن مکا ۔ سونا اسی کہتی ہین آگ اسی کہتی ہین
شکل اوسکی تصویر کہینچی ورق دلبر نقاش اسی کہتی ہین تصویر اسی کہتی ہین
بیجرم کیا بسمل لاکہون ہی جو انونکو سفاک اسی کہتی ہین بی پیر اسی کہتی ہین
محفل سی اوٹہا یکا جب قصد کیا وسنی دانستہ مین عشق لایا تزویر اسی کہتی ہین
سو قتل کئی خون ہی ابرو مین ترکا مین شمشیر اسے کہتی ہین اور تیر اسی کہتی ہین
جتنا وہ کریزان ہی پی دل نالان ہی صیاد اسی کہتی ہین نخچیر اسی کہتی ہین
انجام کو کچہہ سوچو کیا قصر بنائی ہو آباد کرو دل کو تعمیر اسی کہتی ہین

ہین پیش نظر اپنی ہر وقت تصور مین
پریو نکی بسا ای ناسخ تسخیر اسی کہتی ہین

دل مین پوشیدہ تپ عشق تبان کہتی ہین آگ ہم سنگ کی مانند نہان کہتی ہین
نی سواری تیری دیکہین ہوئی دیوانہ دل ہاتہہ مین صبر کی جو لوگ عنان کہتی ہین
بزم جانان مین کبہی بات نہ نکلی منہہ سے آتش کو شمع کی مانند زبان کہتی ہین
ایک مدت سے تمنا ہی مجھے بوسے کی سر رگڑتا ہون صنم پاؤن جہان کہتی ہین

مثل پروانہ نہیں ایک پہ رومال اپنا | ہم فقط تجہہ پہ اگر کی جان لگتی ہیں
یوں ہی ہم وہ دل سوزان نفس سرد کی تاب | عرما جیسی شبستان میں دہوان لگتی ہیں
اوس تن صاف پہ ہو ہی کمر یک قدم | اور محبوب صفا ایسی کہان لگتی ہیں
طائر روح کو کر دیتی ہیں یکسو کر بسمل | تیر رکہتی ہیں یہ پیوستہ کمان رکہتی ہیں
ہو گیا زرد پڑی جبکہ حسینوں پہ نظر | یہہ عجب گل ہیں کہ تاثیر خزان رکہتی ہیں
تازگی ہی سخن کہنہ میں یہہ بعد وفات | لوگ اکثر مری جینے کا گمان رکہتی ہیں
بہا گئی کون سی وہ بات بتوں کی ورنہ | نہ کمر رکہتی ہیں کافر نہ دہان رکہتی ہیں

عوض ملک جہان ملک سخن ہی ناسخ
کو نہیں حکم روان طبع روان رکہتی ہیں

تیر رہا ہی کہڑا وہ بت سنگ آب گریز | جسنے دیکہی ہو نہ دیکہی شل سنگ آہن
ہجر کی شب جب ہوا جوش مری نالی کا | صبح کو تیرا نظر آیا پلنگ آہن
قافلہ بخت دل اشکوں میں یوں ہی روان | آتی ہیں جیسی یہ ضرابل فرنگ آہن
نرم طبیعت کو کیا بہتی عدو سی گر نہ | سنگ ہی جاتی وہ گرتی ہی سنگ آہن

اٹھتی ہین ہر دم مجہی آتش تو جوش ہی گلی آب || غیر سی چہینٹو نکی جب کرتی ہین غسل آب مین
صحبت نیکان سی ہو فائده ظالم کو کیا || رفع نہ تلوار کا ہو کبہی زنگ آب مین
عارض رنگین یار عکس فگن ہون اگر || خلق کو دل سی یقین ہو کہ ہی رنگ آب مین
رات کو دریا مین تیغ اوترے جو اپنی شعلہ رو || شمع سمجہکر بہی آئین نہنگ آب مین
آب سی سرسبز ہین سارے نبات اگر || سبز کیا آنکو جب ملی بنگ آب مین

ناسخ مہجور اگر جا کی نہانے لگی
آئین نظر سب حباب چشم پلنگ آب مین

غم شبیر مین درو کی کرون تر دامن || جاؤن تا حشر کی میدان مین تر دامن
طمع خام سی پہیلی جو کسی کی آگی || یارب ایسا تو مجہی ہو نہ میسر دامن
مثل گل دو دن بہی گردش سی بچی گی یہ ترت || زر سی نہ بہار نہ اپنی طلائی لب بہر دامن
زندگی بہر تو ضعیفی سی کیا قہر ہوا || ہی مری خاک کسی قاتل کا مگر دامن
آستین ہی نہین یہان کوئی چراغ جانان || لہا کیا وہان وحشت نا سی شمع گر دامن
نہی کہتی ہوی جاتی ہی چلی عمر روان || میری دامن سی بانده ہی کہین صحرا دامن

صبح محشر بھی چھپا مین اٹھونگا ناسخ

دی ہی تہ مین بساط سپہر دامن

ہی ملا کسکو دوام اس گنبد افلاک مین
خاک کی پتلی ہزارون مل گئی ہین خاک مین

زاہد اتنی فرق جتنا جو دانہ [illegible] مین
جان اتنا ہی تفاوت ہی [illegible] مین

کیا ہی چاک لائی ہی تری سر چاک [illegible]
مرغ دل پہنا فلک کی آ رہی فتراک مین

دیکھکر وا انکی بڑی جو عرش تک بھی
عالم انگشت حیرت سی تری ادراک مین

ہو گئی نظر وسعی غالب تیری [illegible]
کاہ بھی ہستی ہماری شعلہ ادراک مین

فاقہ مستی پر قناعت ہو جو تکو [illegible]
ہی لبالب بادہ عشرت خم افلاک مین

شش جہت مین [illegible]
فرق کیا ہی [illegible] مین

کہہ رہی ہی یہ لب بر زبان [illegible]
پاکدامن ہی کہ [illegible] پاک مین

آ رہی ہی تیری قدم سی باغ کی [illegible]
دانہ انگور ہو گئی شیشہ [illegible]

آ رہی ہین عندلیبین [illegible] گلشن [illegible]
داغ میری بی لہو کی [illegible] تاک مین

مست عالم کو کیا چشم سیاہ یار نی
ساغر بھی ہی عالم ساغر تریاک مین

[illegible]

مقبرہ کو جاتی شادی سمجھی ہے دیوانہ بہ
دفن کا کہوں مو آتی اس لئے بید افلاک میں

دور سے ہی و نوں کا نظارہ ہے دونگی کا حال
فرق کیا ہے آفتاب و ررو ی آتشناک میں

منتظر دل میں ہے ساکن جیسے ہے ... وہ
طور جلوہ کا ہے یہ سینہ صد چاک میں

تفرقہ انداز ہے ... میں ...
عالم ارواح میں روح و تن ہے خاک میں

ضعف سے ایسا خمیدہ ہوں ... قدم
صورت دامن ہے آلودہ گریبان خاک میں

اوسکی بو آتی ہے حمام میں مجکو اگر
ڈالدوں نقد جان کو کیسہ دلاک میں

دور ہو ہر چند پر وہ جذبہ دل ہے بجا
ہم اگر جاہیں ابھی ہم دوش ہے آ جاوے فتراک میں

آتش رنگ حنا سے تیرا ہے کو جگر
اک لگا رکھتی ہے ستو نکی خس و خاشاک میں

ہیں گل خوشبو قبا میں جیسے ہے ... کی
ایسی خوشبو کب ہے سیتی ہی پوشاک میں

زلف مشکیں مجکو رہ رہ کر ... یاد
لائی ہے نکہت گل کیوں دم ... میں

منہ تلک آتی ہیں ... شعلہ ہائے داغ دل
شمع روشن کا ہوا عالم مری مسواک میں

عین دریا میں ... ہے ... طرح
مردمک ... تاریک ... نمناک میں

تھی ... اسکو ... عشق ... دل
آبرو ... کیسہ ... میں

[illegible]

[illegible]

کیوں وہاں لائی ہیں ہم مجکو ناسخ بعد قتل
میں بھی لاشہ ترا تہا کوچۂ سفاک میں

روح کو آرام دم بھر باغ رضواں میں نہیں
خاک اپنی بعد مردن کوئے جاناں میں نہیں

کیا ہوا ثابت جو لپٹی جسم جاناں میں نہیں
چاک کچھ معیوب یوسف کی گریباں میں نہیں

خوشقدوں کی خاک اوٹھتی ہی ہر دم سرو قد
گردباد ای اہل غفلت اس بیاباں میں نہیں

آج نقاشی کی جیت لکھو نہیں ہاتھ نالہ
کل بھی تھا نقش لیکن عقد ایواں میں نہیں

دیکھنا کل آئیگی کوئی نہ کسی کا قدم
آج جالی کی اجازت جس گلستاں میں نہیں

تیری رخسار عرق آلود کی نسبت ہی کیا
ایک قطرہ چشمۂ مہر درخشاں میں نہیں

دوست دشمن سب کی ہیں عنقا مثل نسیم
گل تو کیا کانٹا بھی یکدن اس گلستاں میں نہیں

سبز خط ہو گیا سرسبز ایسا اس کا ذقن
بوند پانی کی تہی جاہ زنخداں میں نہیں

ہیں بہت مکروہ طبع پاک کو مضمون غیر
وصل کا مضموں سا یاں اپنی دیواں میں نہیں

ہو گیا مرنی ہی میری شہر بازار جنوں
آج ای اطفال کوئی سنگ داماں میں نہیں

نام خاتم رہ گیا ہی کیا بر باد تخت
آدمی کیا دیو بھی ملک سلیماں میں نہیں

[illegible]

[illegible]

ہے تصور سے مرے ہر اشک میں تصویر یار
میری آنکھوں سے نہاں خورشید تاباں میں نہیں

نقل میں بھی حسن کتنا ہے عیاں رنگ و اصل
فاختہ کا آشیاں سرو چراغاں میں نہیں

ہر بن مو میں ہے مجھ مجنوں کی تا زنجیر جوں
نالۂ زنجیر کس کی زلف پیچاں میں نہیں

اوس پری کی کاکل پیچاں کی سودا میں مجھے
سانپ آتے ہیں نظر زنجیر زنداں میں نہیں

اڑتی ہیں ہر روز مجھ وحشی کو لڑکے سنگسار
کون سا دن ہے جو آدینہ دبستاں میں نہیں

مورچھل دامن ہلاتی ہیں کسی کے آپ ان
ہڈیاں بھی تیرے بت فغفور خاقاں میں نہیں

آبلے ورزش سے تیری سنگ کیں میں ہیں لگے
کون کہتا ہے کہ گھٹے دست جاناں میں نہیں

کیا ہوا گر شعر ناسخ ہیں عقیدے کے خلاف
آیۂ منسوخ کیا موجود قرآں میں نہیں

باغباں ممنوع تھے ہم اس گلستاں میں نہیں
جز دل صد چاک گل اپنے گریباں میں نہیں

آگیا چنبیلی میں ہے جو اس کی گلگی نمکداں میں نہیں
لعل خنداں میں جو ہے گل کی نمکداں میں نہیں

ذکر کیا شاہ و گدا کا اصل میں دونوں ہیں ایک
فرق مرجانے کے بعد انسان حیواں میں نہیں

رحمت حق جوش پر ہے کیوں نہ عصیاں کیجیے
شغل بہتر مے کشی سے ابر و باراں میں نہیں

اصل و اعلی شاہ میں ہم ہیں لیکن فرق — اوج انجم دیدہ و عرفان یاں میں نہیں
قدر کیا اوسکو جلا داغ دل عشاق نے — داغ چمک تک کر کی اعضای جانان میں نہیں
ہی ایا نو تو نام ضد ظلمت ہی و — سے ہایک تل ہی جی جسم تابان میں نہیں
غول کی انکھیں چراغ و آشیان تنہا لی — ایک شب تاریکی ہی کج ویرانہ میں نہیں
کیا ری تو میں کاٹا ہی کسی کی دیکھیا — غیر کا نقش قدم تو کوی جانان میں نہیں
خضر سی کہنوا ہی چھوڑو نگا ری تجھ لی — آب آہن کی جلاوت حیوان میں نہیں
کستہ کہو ہمت میں تابان ہو روشنی — روشنی ایسی چراغ زیر دامان میں نہیں
خانہ دل ہی مشک آ وتی تیری — آج تک وزن کوئی یوا رجانان میں نہیں
کیون ہی جس سبزہ کو عزا بہ باخشندہ — آب حیوان کر تری جاہ زنخدان میں نہیں
دیکھی جذب لیجا کھینچا کیونکر ادہی — کیا کری یوسف تری جاہ زنخدان میں نہیں
دم باجا تی ہی جنگل سامنی شیر ژیان — شیر و باد و شغال اب کی بوکہیں نہیں
کیا تیری جا لیکی کرتی میں چمکتا ہی لب — یہ فروغ امی سے وقدر جراغ نا گہر نہیں
آمد موسا ہی کہ روکی قری ہی یہ ولیل — گرفتار وطوق تری عاشیامان میں نہیں

[illegible]

جو تراجی چاہتا ہی بس وہی کرتا ہی تو ‎•‎ وہ پری ہی تو کہ فرمان سلیمان مین نہین

ہی نہان صبح شب غم کیا ہوئی تاثیر ختم ‎•‎ سورۂ والشمس شاید ہی قرآن مین نہین

رہین انکہین کو سمندر کی طرح ضبط سے ‎•‎ ایک قطرہ بہی ہماری رمز کا نہین

یار کی دستِ حنائی سی ہی چالاکی کہان ‎•‎ دیکہہ لو کوئی بہی محفل دست جالش نہین

بی وطن ہو کر زمانہ مین ہوئی ہی لامکان ‎•‎ آشنا نا کوئی بی مرکز بسا یہین نہین

کا و خوار سیج دختری اکثر تو کی ہی ‎•‎ کچہہ تفاوت اندنون ہندو مسلمان مین نہین

آب حیوان پر سکندر سی یہ ساقی نی کہا ‎•‎ میکشی کر لطف کچہہ بہی آب حیوان مین نہین

سینکتا ہون اپنی آنکہین ہوئی آتشناک سی ‎•‎ مثل داغ فراق اکثر پارسا یہین نہین

مثل مجنون کس لئی صحرا بصحرا ہی خراب

کیا رسائی تجکو ناسخ کوئی جانان مین نہین

ہماری آہ وہ سنگ جو واہ کرتی ہین ‎•‎ غزل سرا ہوئی ہین ہم کہ آہ کرتی ہین

شراب کی جو بہ نسان جاہ کرتی ہین ‎•‎ یہان فرشتونکو محبوس جاہ کرتی ہین

کبہی ہی صبح ہیم شب وقت مین آہ کرتی ہین ‎•‎ دہومین سی او جہان کو سیاہ کرتی ہین

[illegible]

[illegible]

جو عشق زلف صنم کا گناہ کرتی ہیں — عذاب کو میں نار سیاہ کرتی ہیں

ہی اپنی دل سی فرقتیں یہ ہم طوفان خیز — ہم آج کشتی مے کو تباہ کرتی ہیں

گدا ہی ہم کہ کسی جبین سی ایک تشیر — یہ عیش تخت پہ کب بادشاہ کرتی ہیں

خبر نہیں ہی جنہیں کچھ انقلاب گردوں کی — غرور زیر اقبال و جاہ کرتی ہیں

تمہیں کبھی زغریبان کو شہر خاموشان — گداد وادوستی داد خواہ کرتی ہیں

ہم اوس صنم کی پرستش میں محو ہیں زاہد — خدا کا جسے بشر اشتباہ کرتی ہیں

عظیم سرت ہی اوس سی بہار رنگ کون — عبث جناب فراہم سیاہ کرتی ہیں

یہ کو سوجھی ہی زلف سیاہ کی مضمون — گداج دستی یہ دستہ سیاہ کرتی ہیں

کسی کی آل ہیں ہی ہا یہ حسرت شاہی — فقیر اس لئی نام اپنا شاہ کرتی ہیں

بشر سی کچھ نہیں کا بین اوسکی قامت — وہ دم میں سرو کو بھی برگ کاہ کرتی ہیں

سیاہ کار جو ہم ست ہیں کیوں ساقی — سفید ریش کو زاہد سیاہ کرتی ہیں

فراق میں ہی اشعار ایسی میں درد — گداسا ہمیں شمع صبح واہ آہ کرتی ہیں

ہم اب ہیں عاشق خط ... — جو کل نہیں ہی تو سیر گیاہ کرتی ہیں

[illegible]

ولا نہ چین سے وہ زرات اگر ہے دعوی عشق — کہ محکمہ مین طلب و گواہ کرتی ہین

بہلا تکبر و غیبت ہی آمد و حاصل — یہہ بد کیا ہی مری کی گناہ کرتی ہین

تری جمال کو دیکہنے مین پر اگر — فلک کی سیر عبث مہر و ماہ کرتی ہین

بنا ہون کیا گل دیوار قہقہہ سی مین — جو مجکو دیکہہ کی بت قاہ قاہ کرتی ہین

وہ بد گمان سمجہا ہی چاند کا مشتاق — جو شب کو ہم سوی گردون نگاہ کرتی ہین

مزاج مین یہ حیا ہی کہ پہیر لیتی ہین منہہ — جو وہ نظارہ مردم گیاہ کرتی ہین

پہڑک رہی ہین ہزارون ہی مرغ دل ہر سو — وہ کب نشانہ تیر نگاہ کرتے ہین

مزار مین بہی ہی ہیان اوسکی سبزہ خط کا — گیاہ سبز کو ہم سجدہ گاہ کرتی ہین

جو نا امید ہین اہل ورع ہین ای ناسخ —
امیدوار شفاعت گناہ کرتی ہین

جان ہم تجہپہ دیا کرتی ہین — نام تیرا ہی لیا کرتے ہین ؟

چاک کرنی کی لئی اے ناصح — ہم گریبان سیا کرتی ہین ؟

ساغر چشم سی ہم بادہ پرست — مے دیدار پیا کرتی ہین ؟

ہر زندگی زمین دل کا ہی نام ۔ مردہ دل خاک جیا کرتی ہین

سنگ سودہی ہی بہاریں تیری ۔ لوگ جو چوم لیا کرتی ہین

کل نہ دیگا کوی مٹی بھی اونہین ۔ آج زر جو کہ دیا کرتی ہین

تیرا کیا ذکر مری داغون سی ۔ مہر و مہ کسب ضیا کرتی ہین

خط سی یہ ماہ ہین محبوب تلوب ۔ [illegible] کو مہر کیا کرتی ہین

ملی ہین تلووں سی گلگشت مین گل ۔ زر کو وہ خاک کیا کرتی ہین

اونسی ہی مخفی عصیان بہتر ۔ جو عبادت مین ریا کرتی ہین

دفن محبوب جہان ہین تاریخ

قبر یہ ہم چوم لیا کرتی ہین

جب وہ مسجد مین ادا کرتی ہین ۔ سب نماز اپنی قضا کرتی ہین

جنبش رفتار کی پامال ہین ہم ۔ وہی آنکھون مین پھرا کرتی ہین

تیری گھر مین نہین جاتی جو قدم ۔ کیا مری تلوی جلا کرتی ہین

دھیان آتا ہی کفن کا مجھکو ۔ آہ وہ جب قطع کیا کرتی ہین

نیک و بد کیا ہون ہمیشہ باہم — پہول کانٹون سی جدا کرتی ہین

ہون کدہر آنکہین نگاہین ہین ادہر — لب تری تیر خطا کرتی ہین

ہو گئی کیا تری ٹہوکری گلگون — سنگ پا کار حنا کرتی ہین

نہین ہوتی ہین فراموش صنم — خاک ہم یاد خدا کرتی ہین

گو نہین پوچہتی ہرگز وہ مزاج — ہم تو کہتی ہین دعا کرتی ہین

موسم گل مین بشر ہین معذور — گل تلک چاک قبا کرتی ہین

شاد ہین باغ فنا مین کب گل — اپنی ہستی پہ ہنسا کرتی ہین

چمن دہر مین محبوبون سی — کیا ہی عشاق وفا کرتی ہین

آخر آن آتی ہی پہولون کی ساتہ — پر عنادل کی اوڑا کرتی ہین

آج وہ تیغ نگہ سی ناسخ
کشور دل کو کتا کرتی ہین

رخصت کبہی کسی جا کی گوارا یہان نہین — جس سر زمین کی ہم ہین وہان آسمان نہین

دو روز ایک وضع پہ رنگ جہان نہین — وہ کون سا چمن ہی کہ جسکو خزان نہین

[illegible]

و له

[illegible]

گل ہی اس چمن سے گریباں نہ تنگ ہے — سرو چمن ہی کو نہ سرو رواں نہیں

دشمن اگر وہ دوست ہوا ہی کیا عجب — پیمان اعتماد دوستی جسم و جاں نہیں

عنبر کی جا ہی لاکھوں ہی مشک و جواں نہیں — پیری میں ہی اس لعل کا بیاں نہیں

صبح شب وصال نہ ہم توبہ اب نہیں — نالاں ہی میری غم میں زمین و آسماں نہیں

رفتار ناز میں یہ لچک جان ہی کہ بس — تو یا تری کمر میں جسم استخواں نہیں

آنکھوں سے ملتی نہیں تیری گرد راہ — حاصل جبیں ہی کیا جو ترا آستاں نہیں

وہ لا جو بوسی گل سے ابر رسیدہ باغ — کہتا ہی کون آتش گل کا دھواں نہیں

خود رو ہیں کس طرح گل رخسار و قد — ہی کون شاخ گل لئے باغباں نہیں

حاصل ہمیں بشارت یعقوب ہو اگر — یوسف بغیر کوئی یہاں کارواں نہیں

ہم کی شکر میں ہی بلا میں گھی — تنہا بری لذت نیا زباں نہیں

تعریف تیغ ابروی قاتل ہی ہم کی — اوپاد ہان خم ہی میزاد مان نہیں

پژمردہ ایک ہی شگفتہ ہی دوسرا — باغ جہاں میں فصل بہار و خزاں نہیں

ساقی لگا لے کہ یہ میری منہ سے خم — دریا ہی می کی پھیلی ہی کیوں [illegible] نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خونریزیان جہان مین ہوتی ہین بہرزر — کچھہ آسیا کی سامنی قدر فسان نہین

رنگ بہار زرد ہوا تیری سامنی — باغ جہان مین غیر گل زعفران نہین

زردار جو ہین تیوری چڑہان رنگ گل — باغ جہان مین ہی بہی کم از زعفران نہین

جنگل سرو ہیر آپ یکسان ہی ہما — اونکا لحد مین آج کوئی استخوان نہین

دیکہو نکہا ظروف وضو کو تو دیکہکر

مسجد ہی می فروش کی تا سنج دکان نہین

سرسبز سبزہ ہو جو ترا پایمال ہو — ٹہری تو جس شجر تلی وہ نہال ہو

موئی کمر ہی تیری بن بار زین عیان — دُرِ نجف کی جرم مین جس طرح بال ہو

گل کی زبان کنگ ہی لنگ پای سرو — کیا عندلیب کبک مین یہ بول چال ہو

ادنی بہی پہنچی تیرہ اعلی کو ایکدن — سینہ ہی جو مثل بیدق شطرنج چال ہو

رند و ضرور رقص ہو بزم شراب مین — تا تہہ آئی گر نہ بہانہ تو صوفی کا حال ہو

مو دیکہو بعد مرگ بہی آرام ہی محال — کس طرح زیر تیغ نہ کینڈ کی تمال ہو

دو دو نہ پہری آنکہون مین کیونکر سفیدیان — آنکہون پہر جو تیرا تصور مین خال ہو

[illegible]

[illegible]

کیا ڈھونڈتے ہو جو پہی اٹ بہال — کل کعبہ کی عوض کو ہی مجھکو سال کال ہو

جو محتسب کو خون ہمارا کیا حلال — یارب ہمیشہ شراب تجھے ہم پہ حلال ہو

تا حشر ہی فراق ہو اگر فراق میں

ناسخ کہیں وصال میں پیر وصال ہو

صبح کی ہوتی ہی ہرگز نہیں جینا مجھکو — وصل جانان میں عبث ہی غم فردا مجھکو

ای پری تم نی جو پی ہی سبھی سہم انگیا — آج آتی ہی نظر سے لی کی تری یا مجھکو

سو ہو نکا نہیں گھیا یہ تری ابی تب — آیا ہالی میں نظر عقد ثریا مجھکو

طفل اشک آنکھ ہو نہیں دیو ہو مجھکو — جیسی آہ طفل کیا چھوڑ گئی تنہا مجھکو

کبھی تیر ہی لگا تی نہیں آتی اطفال — ہی کسی طفل کی فرقت میں جنون سودا مجھکو

منہ سے سو نہی چیخ ولی کہتی ہیں گرد — چرخ پر جا کے دکھاتی ہیں تماشا مجھکو

پای جانان پہ ہمیشہ جو رکھیں ہی ولی — ہاتھ آیا دمین موسی ید بیضا مجھکو

بت کیا دیکھ کے اس بت کو نظر آتی ہیں — کاش دیتا نہ خدا دیدۂ بینا مجھکو

آتش و سنگ کی خلقت کی طرح ... — ساتھ اوس بت کے خدا نے کیا پیدا مجھکو

اوسکی انگیا کی کٹوریکو ہوا دیکھکی مست | ساقیا اب نہ دکہا ساغر صہبا مجکو
قفس سی چھٹ کر جاؤن ابہی مین پروا | ہاتہ آجائین اگر شہپر عنقا مجکو
صبح محشر سی سوا صبح شب وصل ہی آج | آج ہی تجہسی زیادہ غم فردا مجکو
زاہدا کعبہ کو میخانہ سی جانا ہی محال | ہی ہر اک شیشۂ مے آبلہ پا مجکو

اوس مسیحا سی جو ہی رشتۂ الفت ناسخ
ناتوانی نی کیا سوزن عیسا مجکو

بستر خواب پہ تو یاد جو آیا مجکو | ملک الموت ہوی صورت دیبا مجکو
بس ترسا بہت اے کافر ترسا مجکو | لب جان بخش دکہا بہر مسیحا مجکو
وہ صنم تو نظر آتا نہین اصلا مجکو | دل اسد نی کیون دیر بنا مجکو
ہو گئی اوسکی نظر جبکہ تلی سی اوپر | دونو عالم نظر آئی تہ و بالا مجکو
بلبلا کر کی طرح سو کہہ کی مین تڑپا | جیسی وحشت نی کیا یاد بیابا مجکو
طفل سمجہا ہی مگر چرخ فلک شب و روز | شیشہ بازیگا دکہاتا ہی تماشا مجکو
سیر کر کی چلا جاؤنگا مانند نسیم | چمن دہر مین درکار نہین جا مجکو

تجھکو خورشید سمجھکر یہیں ہوا تہا عاشق   بس تلوّن نے کیا صورت حربا مجھکو

خون ہی مژگان کیا یہ مرے جا بیٹھی   نظر آیا تری وقت میں جو دیدۂ مجھکو

اوس پری رو کی دوری کی یہیں جا بیٹھی   باغ عالم ہی بلا بس گل غنا مجھکو

یاد ہی سایۂ دیوار کسی کا ناسخ
دیو کا سایہ ہوا سایۂ طوبیٰ مجھکو

ہجر میں آنکھیں بہہ لائیں چشم تر تر   کردیا بالکل شفق گون چاند و مہتاب کو

ہی محل عیش ہی دل اردش لیل و نہار   دیکھ پروانہ کی دیکھو اوس شب سنجاب کو

خون میں جو ہیرا اسکو کرتی ہی قتل   ہم نہ کہتے کشتہ کرتی سیماب کو

موج زن ہو عہد موسیٰ پہ دریا   کر رہی آنکھیں ضبط آخر کہیں غرقاب کو

ہی یہ وحشت مجھسی سہہ جدلی این   شعر میں ہی نی شعرا سبھی یہ آداب کو

وصل میں ہی جستجو یار رہا ہاں قتل کی   عین دریا میں ہی اوس سطح گرداب کو

ہو گیا عشق لب لعلین مجھکو جنون   مفت خون کردیا ہی تحفۂ عنّاب کو

جای سجدہ مجھکو سنگ آستان یار ہے   سجدہ ہی کرتا ہوں دیکھ ابرو کی محراب کو

عقل اپنی عشق غارتگر کو کیا ہو سدِ راہ — روک سکتا ہے بھلا ویران کوئی سیلاب کو
اسقدر ہے اہلِ دنیا مین دنائت کا رواج — بس ہے تو مثلِ صدف باندھے رہ آنکھون آب کو
گر ترقی چاہتا ہے کر کسی کی پرورش — خاک سی فوقِ شجر پر جاتی ہے لے آب کو
زاہدانِ خشک سے پیدا نہین کچھ کمال — بیشتر کر دیتی ہے اہلِ پوست کی آب کو
ہین جو صاحب شیشہ و ساغر کو زہر ہے سامانِ عیش — ہو سکا سامان خمی کی تہی ان سب کو
مچھلیان دروازۂ جانان کی کیا راحت سہتی ہین — لے کے گھیرتی ہے مرنا ماہی بے آب کو
قدر جیتی جی نہین ہے کچھ بھی ناسخ مجھے
یاد مدفن مین کرونگا صحبتِ احباب کو

مرگ عیسیٰ ہے تری چشم کی بیمارونکو — تو آزادی ہے لفّونکی گرفتارونکو
ناز رفتار سے پائی ہین جسنے روحِ روان — گردِ رہ خاک شفا ہے تری بیمارونکو
لب سبکدوش ہی قسمت سے ہین زندان وطن — بوئے گل پہاندتی ہے باغکی دیوارونکو
وحشی نرگس جادو ہون جو پائین آہو — گر لین مژگان مری آہوونکی بھی چارونکو
ہون وہ سرگشتہ کہ تاثیر مری قدمونکی — آسیا دم مین بنا دیتی ہے کہسارونکو

کافر عشق ہوں حاجت نہیں زنار کی مجھ — ہار تسبیح مبارک ہی شیخ دیندار کو
ہم بغل یار سی وہ موتسی ہیں ہم آغوش — کیا خبر میری شب وصل کی بیدار کو
جوش خون سی کیا ہے جانیں سبب قاتل — تشنگی آج سی شاید تری کارد کو
ای صنم عہد میں تیری ہوا کفر عزیز — قدر کچھ دین کا نہ مرتبہ زنار کو
کیا یقین گردش افلاک سی ہی ہے خونخوار — کام کیونکر نہ تیری سان سی تلوار کو
دہیان آیا جو کبھی مہ رخسار کا — رہ گئی مرغ چمن کہول کی منقار کو
ہجر میں کم ہی و بن داغ سی پہلو میرا — جس سی انکا نہیں فرق تجلی بہی گلزار کو
جو ضعیفوں کو ستاتا ہے سزا پاتی کا — آپ دیکھی کی میں چشم رو ندی کی بیمار کو

پاک کر آنکہوں نا سخ عرق خجلت سی
انفعال اپنا شفاعت ہے گنہگار کو

کیسے اور سو اب کی کوارا مجھکو — بہت خوش آتی ہی جب لب مینا مجھکو
نکہت گلکی طرح باغ جہاں میں ہی محیط — جز خیالی نظر آتی نہ کوئی جا مجھکو
ہاتھ پر رکھکی دیا جام شراب تو نے — آج ساقی نی دکہایا ید بیضا مجھکو

عشق ابرو کی جنوں میں جو چلا شہر سی میں
دم شمشیر ہوی جادۂ صحرا مجکو

نظر آیا نہیں بعد یہ سی لا یوں شکر
ہی شکایت دہن بت کی بیجا مجکو

نسخہ میں اثر زنجیر طلسم و لکہدو
ہو گیا خال نہ زلف کا سودا مجکو

کل سی چہپتی نہیں بو راز جہپی کا کیونکر
گہ ندی چاک گریباں کہیں سو مجکو

رو ٹہہ کر اپنی صنم سی جو چلا میں افسوس
نہ پکارا کوئی ناقوس کلیسا مجکو

آج مہماں ہن اک مہر لقا کی گہر میں
عشق میں بار ہی ملا اوج مسیحا مجکو

وہ تو غفلت سی یہ کہتا ہی کہ تم کل آونگا
اور ایکدم نہیں جینی کا بہروسا مجکو

کہینچی جلاد اجل خط مرگی ان یہ نہیں
یاد آیا ہی اب وس طفل کا گنڈا مجکو

رو جہاں کا نہیں نک سنہرا دل
نظر آتا ہی یہہ قرآن مطلا مجکو

بستر خسپیدہ سی ضعف کہ رہتا ہی خیال
میں ڈالی نہ کہیں صورت دیبا مجکو

تو بہی اشکو نکی روانیکا نہو مجسی بیاں
یہہ تقریر یلیں کر لب دریا مجکو

دست بیضا میرا یارین مکتوب نہیں
آگی موسی نی دکہایا ید بیضا مجکو

رنج ہجران صنم دلکی برابر ہی عزیز
ہی سواد شب دیجور سویدا مجکو

تاریخ

دو شعر [illegible] ہیں تاریخ

غیر سودا نہیں مدعا کوئی سودا مجکو

باغ میں دیکھا جو سرو قامت صیاد کو ۔ فاختہ سولی چڑھی ہی ہر اک شمشاد کو

یاد تھا کیا جو سر عاشق [illegible] ۔ آب شمشیر [illegible] میں بہایا تیشۂ فرہاد کو

بی دل آہو سی نکالی جان کو [illegible] ۔ کام [illegible] ہوں [illegible] خانہ آباد کو

کان دیتا گل کو بہی بلبل کو اپنا ادا ۔ تھا یہ [illegible] گلشن [illegible] کو

کان کی [illegible] گل [illegible] ۔ بلبلو تھا نہیں کوئی مری فریاد کو

فصل گل آئی ہی [illegible] ۔ بلبلیں آتی میں گلشن سی [illegible] کو

قامت جانان [illegible] ۔ [illegible] طوق فاختہ شمشاد کو

لاغر ایسا ہوں [illegible] ۔ بالشتی [illegible] صیاد کو

آفتیں دکھلا [illegible] ۔ [illegible]

شادی عمر [illegible] ۔ [illegible] مبارک خانہ آباد کو

وصل کی شب جب دکھلا [illegible] ۔ صبح [illegible] مبارکباد کو

کس سی ہی قد کو چمن میں آج یکتائی نہال | شہپر قمری ہی ارہ شانہ شمشاد کو
جا کی لفو ہمیں ای قامت جانان ہمیں | گیا رسائی شانہ بنی سی ہی شمشاد کو
غیر کی فرزند کو قابو میں لاوی کس طرح | گر نہیں سکتا مسخر اپنی میں ہمزاد کو
کیوں نہ یوں بنیاد رکھا صرف شانو نے کوہکن | شکل قد ہی عشق لعل بہی شمشاد کو
نقش تقصیر دلکو ہی شوق تصویر بھی | اپنی صنعت میں کہا سکتا نہیں بہزاد کو
دیدہ ظاہر سی ہی اپنی غافلو پنہان کیا | دیدہ عبرت سی دیکھو گلشن شداد کو
جالی کی کرلی در انکیا مرغ دلکو تیرے پہنچ | حاجت دام و قفس کب ہی ہی صیاد کو

~~میں~~ بیتاب تو بھی لگا لیتا ہوں بس انپی بلان
گر کوئی سنتا نہیں ناسخ مری فریاد کو

مرا وصال کی گلہ کیا کر فراق یار نہو | نہیں ہی نشہ کی کچھ قدر اگر خمار نہو
نہ رو کہ کوئی عاشق بہہ حکم ہی اسکا | کہ شمع بہی مری محفل میں اشکبار نہو
جو بجلی آئی تو میں خوش ہوا کہ موت آئی | کسی کو یار کا بہی اتنا انتظار نہو
ذقن ہی سیب تو عناب ہی لب شیرین | نہیں ہی ثمرہ خوش قد کہ میوہ دار نہو

وہ ہوں میں کہ رونق کہ در کنار بھی ہو | پلی فشار کبھی تو رہیم کنار نہو
نہ آئی کنج لحد میں بھی مجکو خواب عدم | اگر سرہانی کو بی خشت کوی یار نہو
برنگ حسن بتان ہے جمال شگفتہ مرا | جو اس حسین کو خزان ہے تو پھر بہار نہو
تپی ہی کیسی نہ اسی رہیم سرگرمی | عجب نہیں ہے جو تہہ میں بھی بہار نہو
بہ بستمی کی کبھی ہم رازیونس واقف ہو | برنگ غنچہ جگر جب تلک فگار نہو
تری نگہ کی جو تشنہ ہوس ہی کرین | تسلی کی تیری کو لی کبھی فگار نہو
دم اخیر تو کرلون نظارہ بھی بھر | الٰہی خنجر سفاک آبدار نہو
ہو مرگ و حج کی لیجا ہیں کرنہ دنیا سے | کبھی بلند جو اسی کو لی غبار نہو
کمال صورت بیہودہ سی نقشہ ہی | نہ کہیں ہم کہ ابھی سب گل کو بھی خار نہو

ہزار دن کو رکی آہیں مگر نہ ہی نہ ملے

ابھی سی روز سیہ میں تو بیقرار نہو

اہل جنوں میں جو بتا و نگا خریدار | جوش سودا کبھیں دیدہ سرباز نہو
بس لالا کبھی گیسو کا طلبگار نہو | قید ہستی میں تو ہی اور گرفتار نہو

[illegible]

ہوکی مرغ جان نکلتا نہین پہر کوئی بشر | تا ہوا خلد کہین کوچۂ دلدار نہو
شور محشر ہوا گر نالۂ زنجیر کے جا | پای خوابیدہ ہمارا کبہی بیدار نہو
چشم و ابرو کا ہون عاشق کرون جا کی نماز | پاس مسجد کی اگر خانۂ خمار نہو
تیری دیوار کا روزن جو نہین ہے تا بند | کسی مہجور کا یہہ دیدۂ بیدار نہو
خود فروشی جو ہو منظور تجہی او کافر | کوئی یوسف کا زمانہ مین خریدار نہو
بغل گور مین کانٹا سا کہٹکتا ہو نہین | اسقدر بہی غم وقت سی کوئی آزار نہو
گلعذارونکو جو مدفون نکرین قبر مین | سطح خاک سی پیدا کبہی گلزار نہو
نکلی نالونکی ہوس لیتی تہی [illegible] | تیری سوفار مین گر صوت منقار نہو
ہیچ ہی وصف لب شیرین مین مری کلک کا حال | نیشکر بہی کبہی اس طرح شکربار نہو
چہوڑ دی سحر عیادت نہی جا دست خیال | غیر نرگس کوئی اس باغ مین بیمار نہو
جسم ہی کی نظر آتی ہی مجہی زلف دراز | شبہہ ہوتا ہی ترا سایۂ دیوار نہو

ناتوان ہو کی جہان مین ہی مرا ایسا ناسخ
کہ مری پاؤن سی چیونٹی کو بہی آزار نہو

[illegible]

جنون میں بھی تھا بخت نے عریاں مجکو
طوق نے بخشا وحشت نے گریباں مجکو

دیدۂ شیر نرگس نے بھی یادہ پر بول
ایک دم میں نشت بلای نیستان مجکو

کیا تصرف کسی آگاہ الحال ہی ہو
تخم ماتم کی شی کہتی ہین مسلمان مجکو

خلق خورشید قیامت سی تپی لیکن
آئی کا یاد ترا چہرۂ تابان مجکو

بعد مرنیکی جہان روح پہریگی بہٹکی
ای جنون تو نے کہا یادہ بیابان مجکو

ہای اس کاکل پیچان کی محبت نے غضب
کاٹتا کاٹتی کو لی افعی پیچان مجکو

اوسکا دیدار جو ہوگا تو قیامت ہوئی
آرزو یار کی تصویر نے حیران مجکو

تو مین آنکھیں تکیرین کی شب وصل جو ہو
آئی لیلی شب ہجران مجکو

دولت وصل کی حسرت مین جو عاشق آتہا
تا تہ آیا نہ بجز گنج شہیدان مجکو

صاف دن آنکھون کو جہاتا تہا مین آئینے سا
نظر آتی ہو نہ تجہ مژگان مجکو

باغ مین آگ لگی آئی نظر تیری بغیر
سرو دکھلائی دیا شعلۂ چراغان مجکو

واعظا بہیجا ناسخ نی دعا بعد نماز
جای فردوس ملی کوچۂ جانان مجکو

[illegible]

ہجر میں مر مر گئے جب کاٹا شب دیجور کو
سمجھی ہم کافوریت صبح کی کافور کو

لائیں گر موسی ید بیضا میں شمع طور کو
آسکیں روشن غریب کی شب دیجور کو

بولے موسی دیکھکر اوس عارض پر نور کو
کر دیا روشن اسی شعلہ نے شمع طور کو

بزم میں ہو کیسکو تیرے رقص کی آگی فروغ
جنبش دامن بجھا دیتی ہے شمع طور کو

رنگ سے کہتے ہیں آویزہ کیا یاقوت کا
عکس دیتی ہے تری آویزہ بلور کو

بھاگ جاوینگا جہنم کو میں جنت چھوڑ کر
آتی ہونگی ناز آدم زاد سے کر حور کو

دیتی ہیں لغزش تری رخسے یا دہ مجکو شیخ
دن سے فرزدن رات بہاری ہے عقل ہی رنجور کو

خواہش دیدار میں یا رنگہ ہے جسم زار
طے ہیں ایک لمحہ میں کرجاتا ہوں راہ دور کو

قصر اے منعم بنا تا ہے تو اور رونگی لئے
جانتے ہیں ہم برابر تجکو اور مزدور کو

زاہد اے کیسی شکل حسینوں کا وبال
جلتی جی ہاتی ہیں حق کو بعد مرنے حور کو

تاک کی ہیں پاؤں تیری راہ میں آبلہ
دیکھا ہے بدمست چلکر خوشہ انگور کو

آفتاب و صبح کا عالم دل زخمی میں ہے
داغ غم جسکا جو رکہا مرہم کافور کو

صبا عقدا و سیر توانسہ آتش رنگ حنا
اسقدر نسبت ہے تیری ہنگ پاسی طور کو

[illegible]

[illegible]

سو گیا ہی مال مرا ظلمت شب فرقت ہی داغ — دستو مرہم میں مثل الصبح کا نور کو

کاسۂ چینی یہ ای صنم نکر آشنا غرور — جمنی دیکھا ٹھوکرین کھاتی ہی فغفور کو

قطرہ ہی مینائی عاشق کی حسن مے میں — یہ موسیٰ قابلِ سینہ بنایا طور کو

پنج میں تخفیف کرتی ہی یہ طبع روان — ذہن دانشمند ... سمجھتی ہین ناسور کو

ہون میں وہ زخمی تری تیغ نگاہ مست کا — مے بھی ٹپکی جو توڑون خم کی انگور کو

بعد مردن بھی ہی تیرا خوف تکو ... — اٹھنا دو تھا کرینی جنت میں ... حور کو

ہی وہ کافر جو ہمین مرتا سینہ ... — مرتے دم ... مسلمان دیکھتی ہین حور کو

ایسی عاشق کی ہی جی اسوز ہوتی قبر — ... ہی یا شعلہ جلایا طور کو

اوسکو تلوون تک مینائی یا ... — ای صنم کیا ہی جتنا پر فوق ہی ... کو

جان دی ہی وہ بیرز تری ... عشق — جب تو یہ بھی ارسی کیا کام ... منصور کو

بت پرستی میں بھی ناسخ حق پرستی کا لیا
دیکھتی ہین ہم صنم میں ہم خدا کی نور کو

ہمین آہن پا کہینچون ... — ... الفت ... کردن کی

[illegible]

ملی ہی حسن سی وحشت کرون لیلا طوق اپنا تو
وہ اپنی کاکل پیچان سی باندھی پای مجنون کو

جنون سکو ہی تجھیز کی اب زنجیر کی حاجت
بجای سبحہ و زنار ہی شیخ و برہمن کو

جو مست کش ہین بی زنجیر منعم اونسی ہی بی مین
جھکائی کیون ہین جام شیشہ اپنی گردنکو

خرابی ایک کی تو دوسری تعمیر یہان ہی آبادی
بناتا ہی فلک تربت گرا کر خانۂ تن کو

ہوی اوسکی کف پا سی صحرا مین جو افشان
وہین جادہ کنارہ ہو گیا صحرا کی دامنکو

نظر آتا ہی یہہ اوسکی شعاع حسن کا عالم
کہ سب کہتی ہین پردہ کر کبھی اوس چلمنکو

نکیون ای شہسوار اپنا کہون زیر قدم
کہ مین سمجھا ہون مثل آفتاب دست نعل توسن کو

ہوا گلگشت سینہ پاک میں عشق کو کہ
آرایا ہمنی سیل اشک سی پھولون گلشنکو

ہوا ہی شوق اوس گل کو بہت حمام جانی کا
شرف کلھای گلشن ہی خاشاک گلخن کو

کسی پر مجسی دنیا مین ستم دیکھا نہین جاتا
بکای شمع کاٹین اہل محفل میری گردنکو

جو ہوتا وصل قسمت مین بہر تو ان تجھسی
کہ طالع سب کی ہین معلوم اوس طفل برہمنکو

وطن مجھ بیقرار عشق سی چھٹتا تو پس چھٹتا
نکل جانہین سکتا ہی بہہ سیماب معدنکو

فلک کی شر مہر سی ہی انقلاب ایسا
بناتا ہی زمستان شکل گلشن جیسی گلخن کو

[illegible]

شعر بزبان احسان [illegible] کا

نہ ہووے کیوں ہوس [illegible] کا لکی [illegible] کو

لگا دے شعلہ عارض نے آگ گلشن کو
لیا ہے [illegible] بلبل و شاخ نشیمن کو

بس اب مروں تو مشت خاک [illegible]
قدم [illegible] جا کر [illegible] کو

[illegible] آتش [illegible]
[illegible] زنجیر آہن کو

[illegible]
[illegible] دیکھا میری [illegible] کو

[illegible]
[illegible] یاقوت [illegible] معدن کو

[illegible]
[illegible] چشم [illegible] کو

[illegible]
[illegible] کو

جہان میں [illegible]
[illegible] تیغ آہن کو

[illegible]
[illegible] کو

[illegible]
[illegible] کا [illegible] کو

[illegible]
[illegible] کو

[illegible]

[illegible]

نکلیون سے رقیبونکو جلاتی ہی مدام — جہنم مین جلاتا ہی الٹا اپنی دشمن کو
کسی صورت سے نا جنسونمین الفت ہو نہین ممکن — عداوت ہی بہم تیغ و سپر آب و روغن کو
گریبان سحر مین جیسی ہی رنگ شفق لازم — نہ چھوڑیگا لہو میرا کبہی قاتل کی دامن کو
مصائب نظم کرتا ہون شب تاریک ہجران مین — بنایا شمع بزم فکر مینی طبع روشن کو

ولہ

رسائی ہی میان حسن تک کب دست دشمن کو — نہین ہوتی کبہی بجلی کی قدرت مہ کی خرمن کو
بیان کیا ہی جو پہیلا ہی تو ای برق دامن کو — اگر جاہی وہ تہا لیجاہی چہوٹی میری خرمن کو
تصدق کی لئی [illegible] جو ہی وہی روشن کو — چراغ آفتاب و سنگ بنایا ظرف روغن کو
وہ مستی ہلکی ہوٹہون پر اگر جاتا ہی گلشن کو — بنا دیتا ہی وہ داغ سوزان شاخ سوسن کو
ظہور حسن کب چاہی نہ عاشق کو رلایا کر — چھپا دیتا ہی باران نکہہ مہر و ماہ روشن کو
عجب کیا ہی جو اپنا ن صورت دیوار حیران ہین — تجلی وسکی رخ کی بند کر دی چشم روزن کو
اگر طول امل تم قطع ہی تک لباس آسمان — گہ رشتی کی بدولت بطہی گز سوزن کو
فرشتی بہی مستی آ گئی ہوٹہونکی ثنا خوانی — خدائی اس لئی آتی نہ پائین وہی این شیشون کو

[illegible]

[illegible]

اگر مضموں بامعنی جا پڑے درماں نہ جانا | ہمیں شعر ... وہ ... خجل سرمگیں چشم سخندانکو
اڑاوے کی جگہ ہوتی آنکھ اپنی تو کیا ہو | بحسرت دیکھتی ہیں ہم دریا کی لہرونکو
موافق حوصلہ کی ہم بھی اپنی رتبہ جانا | نہ دوری جانتی ہیں مشرق و ... کو
برنگ تخم سپند تو خنداں ہی ... | بہار تخم ... چون ... چشم سوزنکو
بنا دی ... ہو ... | جو ... بیکہ ... سنگ فلاخنکو
نہیں تاب سخن کی ... | ... بلبل کو
... | ہوا یا بلبلان باغ کی شاخ نشیمن کو
سمائی کو ... | ... چشم ... کو
خدا را ... | بجائی جام ... سنگ فلاخنکو
گریبان چاک ... | ... بلبل ...

بھلا بجز ... حال ... گیا ناسخ
بجز نالہ نہیں آتا ہی کچھ مرغ ... کو

بی تابی ... سر کو | یاد ... شعر ...

[illegible]

ہی گزر اوس زلف کا میری دل پر داغ سی
بہاگتی ہین سانپ جیسی دیکہکر طاوس کو

جیسی مین نالان لگا رہتا ہون بتکی عشق مین
توڑ ڈالا کافرون نی دیر مین ناقوس کو

اشک بہتی ہی دل پر داغ جلانی لگا
نالی یاد آئین نکیون برسات مین طاوس کو

اسلئی جہوٹا ہی وعدہ وصل کا کرتا نہین
تا نہ تسکین ہو کبہی بہی دل مایوس کو

عشق کامل اسکو کہتی کہ قاتل سر مرا
تن سی کٹتی ہی جدا او دوڑتا ہی پابوس کو

فرقت زندان تن ہی روح کو جس طرح شاق
یون نہ ٹلتی ہی خیال اوس زلف کی محبوس کو

لیون جلا اوس مصحف رخ سی دل پر داغ ہی
رکہتی ہین اکثر مصاحف مین پر طاوس کو

دل اگر فارغ نہین پاتا ہی سامان نشاط
عید کی دن رنج ہوتا ہی فزون محبوس کو

وہ نہین میرا جنون ناسخ جو ہو درمان پذیر
نبض اگر دیکہی ہی سودا ہو جالینوس کو

رسا اوج حقیقت پر کرون اعشق بازی کو
بجائی نردبان سمجہا ہون مین عشق مجازی کو

بہت جانین لگا بیٹہا یہ بازیگاہ طفلان مین
دلا تو جانتا ہی کہیل شاید عشق بازی کو

ہنوز اقلیم حبابات مین قدر جلوہ گیتی
سکندر ڈہونڈہتا ہی اب دکان آئینہ سازی کو

بیان کیا ہو عمل عمر درازی مجھی جا کیا | ذرا سی عمر میں نکلی ہی ترکی کو شتابی کو
اکیلا دل مرا فوج تمنا کی مقابل ہی | الٰہی کیجیو توفیق یاب سرفرازی کو
ہمیشہ ہاتھ میں کتابیں ہی الف با کو تماشا | [illegible]
کہاں تھا اتنی سمجھ و دماغ نازبرداری | خدا کرتا ہی شرمندہ ہماری بی نیازی کو
[illegible] عالم میں | [illegible]
وضو بی تہ ہوتا جانسی عجب ہی [illegible] | طریق عشق میں ہی قبلہ سجدہ نمازی کو
[illegible] | میں [illegible]

[illegible]

دیا دل جس میں ایک محبوب جانا کو

میرے [illegible] | چاندنی کا [illegible]
[illegible] رنگ گل | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

قم باذنی جو کلام وہ کوہی آواز نی | آب حیوان سی خط اونداینستان سبز ہو
کیا عجب گر ہو بہار زلف کی تاثیر سی | تار سنبل کی طرح میری رگ جان سبز ہو
آگیا ہی یاد رونی میں کسی کا حسن سبز | اشک آنکھوں سی اگر پوچھوں تو داماں سبز ہو
مرہم زنگار رکھہ میری اُس داغ پر | ہی طلسم تازہ گر شمع چراغان سبز ہو
دیکھتا ہوں میں کسی کی سبزۂ خط کی بہار | کیا عجب مانند خط میری قلمدان سبز ہو
تیری منہہ کی سامنی ہو جا گل کا زرد منہہ | آئی زلفوں کی نہ ہر گز سنبلستان سبز ہو
عکس گل سی ہی شراب لعل گون بہر میں | کیون نہ مینا کے طرح شیشہ گلستان سبز ہو
روتی پھرتی ہیں بیابان میں اس لیے ہم زار زار | شاید اشکوں سی کہیں کو رغریبان سبز ہو
چشم تر پر خیال دست رنگین میں کہون | صوت شاخ حنا پھر شاخ مرجان سبز ہو
فیض ظالم سی نہیں پایا کسی نی غیر ظلم | آب خنجر سی بھلا کیا کشت دہقان سبز ہو

سبزۂ خط کی مضامین لیمین باندھی ہیں تمام
ہی بجا یا سنج اگر قرطاس دیوان سبز ہو :

تیز ہر دم کرتی ہے تیغ نگاہِ یار کو | چشم کی گردش ہوئی ہی سان اس تلوار کو

شانہ عیب ستم دیتا ہے زلف یار کو
دشمن جاں جان کرتی ہے دندان مار کو

یوں نہ اٹک سے گراں ہے سرمہ چشم یار کو
جس طرح ہو رات بھاری مرغ بیمار کو

خاکساران جہاں کا ہے وہ ایسا مجھے
پاؤں کہتا ہوں سجا کر سایہ دیوار کو

دل میں ایں ہو جو غمخوار ہو وے شفیق
ہو رہے دیکھو تو کہا جاتا ہے تلوار کو

پڑ گئی ہے سجدہ میری پیشانی کا یوں میں
تھی منقش طرح سنگ آستان یار کو

دہ ہوا بلبل نظر کا کیا و نہیں جن میں
پوچھتا ہے کون کب گل گلشن بیمار کو

منفعل ہے میں لکا بعظ میں جو آب تیغ
سی لدہ میں ہمیں کچھا ہے تیغ آبدار کو

بال اوڑھ لی کہو ہوں سے گھر ہوں
سانپ کی مانند ہے پہ بار خستہ دیوار کو

پھر خزاں میں رہتی ہیں داغ سو کی گھر
تیر کہیں شاخ گل سے بلبلیں منقار کو

نیستا علی میں ظالم ترک دیتی ہیں ظلم
پاؤں سی کاہش نہیں خار سر دیوار کو

ہی یہ بیٹھا ساز طبیعت ہے میں ہاں نشاط
نبض بیجان جانتا ہوں ساز کی ہر تار کو

مجھ سے حال چشم تحریر ہو سکتا نہیں
جا ہے خط لکھا جیسا ایک بیمار کو

برہمن ہو کر مسلماں تیرے دیں نے کیا صید
دام شیرہ اتی ہیں گھر یا تو کے زنار کو

بند ہو جاتی ہین بیمار دل کی آنکھین خوف سے کھینچتا ہون جب مین آہ آتش بار کو

جلکہ بیت اللہ مین ناسخ ہو تمکا ہو مقام
یار کیونکر ہو نہ بزم یار مین اغیار کو

حق نے پہلے یار سے پیدا کیا اغیار کو — جس طرح نشو و نما ہے گل سے پہلے خار کو
ہو یقین دیکھے جو دونون ابروئے خمدار کو — دوسری ہے کھینچتی ہے کھینچ جو اک تلوار کو
دی ہے خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو — کیون نہ آنکھون پر رکھے ہو ابروئے خمدار کو
ہیچ مشکل ہے جو گھر مین بیٹھنا ہے یار کو — جو کہ یوسف سے بچا کی سطح بازار کو
رحم آجائے اگر معشوق کو بیمار کو — کھینچ لیجائے لحد سے جسم زار کو
کون ہے گلگشت کا عازم کہ استقبال کو — گل پیادہ ہو کے گلشن سے چلے بازار کو
آبلے جبتک نہ ہون جاتا نہین صحرا کو مین — تا نہ میری سخت تلوون مین ابدا خار کو
چربی زمین بچالیتی ہے خم تلوار کو — رنگ کہا جاتے ہیچ چکنا ہین اگر تلوار کو
قتل کرتا ہے مجھے تیرا یہہ انداز نماز — سجدہ کرتے ہے سنگ تیغ ابروئے خمدار کو
ہے اگر دربان سلامت یار کا تیز نگاہ — غم نہین تم بند کر دی روزن دیوار کو

کیا دلا شکوہ تیرے کا قصہ موسیٰ ہاں ہے · رنج دیتا ہے خط ابھی طالب دیدار کو

سورۂ یٰسین کی لے حشر کی سوغات تو · مرتے دم میں یاد کرتا ہوں خط رخسار کو

ہیں جو زیر زلف وہ شاد رہتے ہیں مدام · راہ زن سنتے ہیں رکھا ہے لب غار کو

سامنے خالق کے ہی ناسخ زار کام ہیں

روز لیجاتی ہیں لکھ لکھ کے مری اشعار کو

چاہیے نقد دل عشاق زلف یار کو · ہے بجا کرے جو خزانے سے محبت مار کو

عطر ملنا یوں ہے شانہ زلف یار کو · شکنا وہ جیسے لگانی کوئی تاتار کو

خط نے کیا سبزہ بنایا کاکل خمدار کو · کردیا بیکار جو سبزہ نے زنگار کو

کردیا قاتل نے بے سنت دل بیمار کو · جس طرح ہوتی ہے بے زنگ سے تلوار کو

ہے دلکو عیش اور اس جنون کو تنہا میں · ڈھونڈتا ہے گل کو گل میں عندلیب گلزار کو

مین ترا تن ہے گل باغ بہار نسیم · سنبل باندھے کیوں کہتے ہو تیرے خار کو

قتل دشمن لکھا ہے چاہئے زمین · ٹوٹ جانے جس سے دیکھا ہے تلوار کو

پاؤں میرا طلب سے ہے بیگلو · الجھے کیوں کسو باندھو ہوا کی دستار کو

خود بخود افتادگان خاک کا ہوتا ہی اوج نردبان کار ہے کیا سایہ دیوار کو
ایک تمنای جوانمردی نہیں ہے رگ میں
عمر بھر مین ہی ہم آب اگتا تلوار کو

تشنگی ہین کرم اخلاق ای سکندر خشک ہو آئینہ سی چشمہ حیوان کا دہن خشک ہو
تر جو دیکھی ہی نہو تہو نگو شراب لعل سی کیون نہ لعل بدخشان کی نہ گل احمر خشک ہو
دل شکستہ گلشن عالم میں ہون اتنا کہ گل صورت شاخ شکستہ کیون نہ پیکر خشک ہو
بادہ گلگون سی ساقی الٰہی مجکو آگ چشمہ خورشید سان لبریز ساغر خشک ہو
تب مجھے حیا نیکا تو مجکو نہ گنہ گار کیا تر قیامت تک خون چشم جو تر خشک ہو
بخت نے آب بقا کو کیا ریگ روان میری قسمت سی دریا حوض کوثر خشک ہو
ہی کرہ بین قابل نقصان متاع ممکنات تنگ چشمی سی نکیونکر آب گوہر خشک ہو
تون بالی حلق بین اوسکی جوانی وقت عمر جسکے ہوتی ہی تری لذت شیر مادر خشک ہو
جو کہ ظالم ہین وہ مر کر تیز زبان ہوتے ہین کیون نہ خونریزی سی آب تیغ و خنجر خشک ہو
تربیہ ہی منظور ہم بدو نکی انکہین تحسین بہو فصل گل مین اکیدم ساقی ساغر خشک ہو

[illegible]

کر گر بھی اعدو ضو تا تیر زبد خنک سی | موج دریا خار ماہی کی اگر خشک ہو
زلیخی میر بھا لوسی پہ ای سلدل | بھی ہیبت ماند تیغ ہر ایک ... خشک ہو
دھوپ دریا میں اگر تو اپنی راغب ... | شکل موج ریگ کسی موج ... خشک
شعلہ ان بی آتش نگ ... | تیوا نے تاخ ... خشک ہو
دلکہ اوا تا خدا اوس ملک ... | تیونا یا ... دست ... خشک ہو
تو جو ای سرو روان کہ کو ملی ... | سو ... بی ... خشک ہو
... تیسی ... رو ... آتش ... | تیون ... دریا ... خشک
... بیجون ... دلو ... | شکل ... خشک
چار باغ جسم میں ... | نخل ... خشک ہو
... کر ... جنوں ... | ... خشک ...

سیری ... تی ... تا ... آتش
... آل ... خشک ہو

... جانان ... آمدہ کو | دیکھتا ... آمدہ کو

[illegible]

[illegible]

یوں خجل کرتا ہے وہ رنگ رخ آئینہ کو — زینت دیتا ہے جمال آدم یکتا آئینہ کو

عاشقوں کا وہ بیاں جس سے جاتا ہے دم بدم — شانے کو توصیف چاک و رخشم آئینہ کو

یوں ہے آئینہ دل کو تو دیدے ٹیک — دوست کہتے ہیں حسین ای فتنہ گر آئینہ کو

عکس افگن ابھی گلی سے بھی آتا نہیں — وہ صنم حیران بنا دیکھ کر آئینہ کو

دلبیں کہتے ہیں کہ ورنہ کہ میں جا بجا صفا — رنگ میں آلودہ پایا بیشتر آئینہ کو

بہتے ہیں رہ جو مرگی اپنے جسم پر — ہے تری تیغ نگہ کا خوف ہر آئینہ کو

از صفائی دل اپنے منظور ہے جس دم — دم سے ہوتا ہے رہے غافل ضرر آئینہ کو

پڑ گیا کر عکس اس سگ ... رخسار کا — جا ہے جوہر ہاتھ آئین کی تیر آئینہ کو

دیکھتا ہوں میں فقط آئینہ رخسار یار — ڈھونڈھتا ہے اک جہاں با وصف آئینہ کو

وہ پری مجنوں ہے اپنی شکل اپنی دیکھ کر — سنگ طفلاں سے بنایا ہے مگر آئینہ کو

پڑ گیا ہے وسکوا بیدار جا بجا — خانۂ زنداں نکیوں ہو جاتے گھر آئینہ کو

توڑ کر زنجیر جوہر لے چلے سیہ اہد — جبکہ تیری حسن کی پہنچی خبر آئینہ کو

چشم جوہر سے ہی قسمت دیا استقدر — ہو گیا اندھا نہیں آتا نظر آئینہ کو

[illegible]

ہو لیا محلو یقین الہ ال اسین جھ گیا ۔ او سخن کو ملال جو میں اپنی بدآئینہ کو

نزاد بھون سیا کہ عقل آنا ہمیں گرد نظر

دیکھتا ہوں عجب ناخ میں اک آئینہ کو

بولی عالم بلا سمجھ یتی طول کی مضمون کو ۔ خیال قامت موزوں میری طبع رسا کو

زبان کی ہمیشہ بیر کوئی لعب ہما ۔ پیشہ مار سیہ جو ہیلاو بیابی افسوں کو

بہت خیال عشق آتشیں جی بیتا بیا ۔ برغبت سی لیتی پیا ہیں لالہ فیروز کو

عجب کیا کر ملال ابر جو الکدن ہاو کال ۔ زلف سیہ کم کسی ہی حسن زلف رو کو

کچھ بیدا ہو رحیت حالی جیت نہیں ۔ زمین نثار آئینہ بتا دیتی ہی جیون کو

بساط تن نیمہ بن بیدا ہو شعلہ آفتاب ۔ نیاز دیکھا تہ پیو تر ہون قطرہ خون کو

جو شب بیدمین ما علو میری غالب ۔ ہر ت سی ضج جا لی ہی زری قی منو نکو

جو مین لب عقل ہمانیں کی عشق کرتن ۔ ملا ہی کر ہو ری خم خانی فلاطون

یاد ان آئینی ہیں یا بی دہمیں جی او ن ۔ لالہ تر دل وحشی ہی بی جسنی کی دشت

لیلی ولی ہو جونشہ جو اسکی دیکھی گیا ۔ نہ جام ہو پیچکا تمہاری چشم میکون

گلستان تہا دنگاہ میں طرفہ گل پہولا ‏ بنایا شاخ گل قابلی اپنی ذی شرخون کو

عمل کر ہی تو کیفیت ہے ورنہ علم خالی گیا ‏ نہ پایا قطرہ می لِکیا گو خم فلاطونکو

مجہی مجہو کہ عاشق ہی میں سی سمجہو یہ دیوانہ ‏ ملا دُکر مری تصویر تصویر مجنون کو

گیا بیہوش ہو نی جام می کہلا کی ایسا تہی ‏ لہ اکثر دیکہتا تہا میں کسی کی چشم میگون کو

اثر تہا نالہ شبگیر میں جن و دعان ای نالہ سحر

لیا کرتی تہی اکثر تاتہ میں وہ سن لف شبگونکو

غضب ہے شرما ندہ تہا او سن کی قلم کا لکونکو ‏ یہ کس شاعرنی نا موزون کیا مصرع موزونکو

ذرا دیکہی لی یہ دو تو سمجہ قدر شاعر کی ‏ لکہا ہر صحفہ خیر خدائی بیت موزون کو

نکوئی مال و منال او تہا لیجا ئی گلشت سر ‏ زمانہ میں نصیب ایسے ملی بس ایک قارونکو

یقین ہی اگ جہانکو شک اس کا غذمین ریا ہے ‏ اون تجہ مین جسیتر می لفونکی مضمون کو

کسی کی گوشہ دل ہی تصرف سخت مشکل ہی ‏ یہ ممکن ہی مسخر کوئی لی ربع مسکونکو

ہوا دل مشرق خورشید معنی اس حرم می ‏ گیا ہی ہم نی حاصل کر لی اشراق فلاطونکو

بجائی شیشہ و اثر ون سا غر لبریز ہی مہ تا ہے ‏ ہمیشہ کیا ہی م لٹی سو جہتی ہی نخت واژونکو

جان تو صدقہ تو شیوان عالی کی
ارے صاحب سال و نثار سال آیا
تو ہی بخش تن و جان و ثنار دست
اب وو تو صدقہ دست سال سال آیا

عاشق ہی وو زلف موتی صدقہ ادا آیا
تون ہو زلف جو بریں اک قرار آیا
دل ہماری ہی جھلکی ماندی بہار آیا
اس شک دیتا ہی ہمیں مست انتظار آیا
گولی ہی بیقرار کا

اس لی لعل لبی کی رنگیاں سرو قد آیا
حسن کی آگاہ ہو کر قتل عالم کو
دست قاتل میں ہو انتظار آیا

جو آہو لے میں وو نرگسی انکھیاں ستی آتے ہیں — لیا ہے چھین جو موزوں کئے انکھیوں کی شمشیر کو
ہوئی ہیں شاخ ہو گل پست لیں بالا لعل تھیں ہر جو — کئی ہیں باغ جہاں میں سربلندی ہی و بوٹو کو
معلق سایہ ہی جا جل جانی کی دست سے — لیا پکڑ مہ میری کرم قاری ہی موئیکو
جو شیریں ستوں پہ ہی تو بس میں آتے — لگا گزخون کو تکی جیسی گل گلگون کو
یقیں ہو تا ہی عالم کو کلوی شیشہ کی کا — لگا تا ہے کلو ہی لی سی وہ لعل سکو نکو
ہوا تجی لیسی ای ماہ و پر تو فلک بسا بد — آینکس آفتاب ان روشن باغ و لالی کو
لیا سو داغ وارا ہجاں تی ہی ک گان میں — بپنگ انہ مرجان مری ہر قطرہ خون کو

کیا عہد مرے ہی بجالا یا میں ہی نالہ
بہت کو سال جلالی نچھو اسی مارون کو

لگا یا آب ہیرا ہی جو شور بیدہ مجنوں کو — رکھوں ہمیشہ سر داغ سودا ہی مانونکو
لباکہ کہاں میں جو لیا گیسو ہی نکو — تمہاراں تیرا اسی جا کیر سینے ہی افسونکو
خیال و صل اونکا ہی بیرن شتہ بر ہو — تمنا آ ہی لیلی کی تجھی جب طرح مجنوں کو
اد ایلہ نکل ادکیہ اوس ہی گلگونکو — جو دیکھی ہو کبھی شبنم مری ہر قطرہ خون کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدائی کیا دیا ہی نمک و سلّی روی گلکو شہد | کہ ہی وصلی لبسیتی ہی خجالت قطرۂ خونکو

لیا ہی حیرت افزا کہسنی جام چشم سیکون کو | کہ ہی مے شوار ریزش شیشۂ لبریز و اژدونکو

لیا ہی کیا ہی حشتہ امری حسنتی نی نہ لونکو | کہ سایہ بہا گیا ہی چہو کراب بید مجنونکو

آزان سیانیچہ ان جسن سی کیا اپنیپہ افسونکو | بجا ہی کہون نقشا من سی لف مشکونکو

مسخر کر لیا لا کہون پر یزاد ان شمون لو | غضب افسونگری آتی ہی ہی ٹی طرح و دنکو

غزالان حرم کا ٹیون نشک تیری مفتونکو | جو دیکھی طاق ابرومین ہی چشمان سکوین گو

ہوس ہی آمہ لیلی مین تین کی جو مجنون کو | تو کو سوت یک لی پر زر کیا دامان ہامونکو

ہی او سیمین چہرۂ روشن تجلی نور آفتاب تبریز | مری زسیہ سی کیا ہی نسبت زلف مشکونکو

خرابات جہا نمین ترک عشرت کی تی مین دانا | پسند آیا اسی طرح خم خالی فلاطون کو

اگر ایسی ہی ان اہل دل کی بیحسی بت | یقین ہی قصہ رفتہ کہین کی سر پرنج تقارونکو

یہ اوج نشہ می ہی کہ ہستی مین تر جا بو. | ہٹک ما رو ان مین پرمین اہنا ہی گردونکو

نہ سمجھا چیز لہجہ طبیعہ و سکو لنگ ہو لی | مری وحشت کی آگی کیا ہی سعی مسکونکو

پسینا اپنی ما تہی کا نہین جہا ٹر اہی او نکلی سنی | یہ او س بی قدری تو ٹر اہی سلک درمکنونکو

[illegible]

[illegible]

سمجھا جن لبوں نے شرف کیا آتا ہی قال | کہا ہے میں تیری عالمیں کی کلکو کی حضور کو
لولی پید کو گل بنیا ہو کا باغ عالم میں | سمجھا ہی گل لالہ دو میری چشم پر خون کو
زمین شعر کو جو ہما فلک سے بنا دیا | تا دیا ہی آفتاب و ماہ تلی جو مضمون کو
ابھی جا برج کو یہ اول بحر و ل بھو | آروئے زمین میں ابھی جا کسار کی بچھوں کو

جو اوج شیشہ دل کی شق میں تیشہ آ ای ناسخ
تو ذرہ ون کی طرح دم میں وہرا دون گنج قارون کو

[illegible] دل آپ سن الف [illegible] | [illegible] کہا ہو میں [illegible] کو
کیا میں عالم وحشت میں سیر بیابان کو | لگا ڈالتا [illegible] طرح [illegible] خیابان کو
دیکھا سا گلشن میں [illegible] | کیا سرو چراغان آہ کی شمع گلستان کو
تسی بن آگ دل [illegible] | لیے دیکھا ہے جس نے [illegible] کو
بیٹھیں [illegible] رنگ [illegible] | [illegible] مردون کی جان کو
جو دعا کی [illegible] | خدا کی [illegible] بنا ہے جنت [illegible] شیطان کو
جنون کی [illegible] | آریانت [illegible] بیابان کو

[illegible]

سنا تھا سانپ آتی ہیں نظر برسات میں اکثر — میں دیا ابر نیساں سوں کیہا زلف پیچاں کو

ہم ایجاد برسوں جی لیں دن جو ہنسی تو — نہ سی بہر خدا ظالم دہان غنچہ خنداں کو

ہزاروں صدمہ جانکاہ ہیں پر میں نہیں مرتا — پہوں آب حیواں ظلمت ہجر کے بہا بیجا انکو

اثر باری کہا یا بعد مدت میری نالی نی — ڈرایا سر سیل اشک نی دیوار زنداں کو

مقابل اوس پری کی آسوتی ہی وہ آئی کے — نہ میری تن کی پیچھے کہاں تخت سلیماں کو

خدا خالق نی کی پیدا جو تیری بازو کی خاطر — بنایا میری تلووں کی لیے خار مغیلاں کو

دکھا کر وہ سہی قامت حنا ہاتھ کہتا ہے — گیا شمشاد سی پیدا لیا شاخ مرجاں کو

نکیوں کر خیمہ مستانہ خوش ہو میری لی سی
کہ نار سخ دوست لیتا ہی اک پیمانہ یار انکو

قطع کرتا ناتوانی میں عصا سے راہ کو — اڑا دیتا ہا سکتا برنگ کہربا میں کاہ کو

پست کیا پستی میں ہوں کہتی ہیں جو ہمت بلند — جاناتہا نہ وہاں عشق مع یوسف چاہ کو

کیا کسی نا خیر کو نا چیز ہم سمجہیں بہلا — آنکھ پر رکہتی ہیں اکثر وقت حاجت کاہ کو

جو نئی ہیں وہ بہی کرتی ہیں شیخون سی مہتلوں — اس تجارت پر فلک دیتا ہی خس من ماہ کو

تجھ بن تو از روی ستم ساقی نہ اثر پیدا ہو — واہ وہ دل کہ مشکل ہی سری آہ کو
کیا حسد سی چاک ہوتی ہیں جگر ماہ و مہر — دیکھکر تابان کسی کی آفتاب جاہ کو
ٹھوکریں کیا کیا نہ کھاوی جانی ملو ہر ایک ہم — دیکھ پایا ہی صنم تیری تجلی گاہ کو
پستی ہمت سی سمجھا ہی کوئی اہل دل — دور سی اہل جہان لیتی ہیں آ جاہ کو
شاخ گل لی ہی بلبل گل و بلبل کی — تحت گل کستی ہیں ہم گرہ بازی گاہ کو
سی بھی ہیں ہمیں جب یلان ہی بن تیغ — ترک کرتا ہوں میں تیرا بعشق طرف راہ کو
نقش پا ہی مثل ... زندگی کا سر ... — ... کرتا ہی لازم ... کو
خیمیں ہوا ہیں میں مصرف جو یہ غنیا — جانتی ہیں تنگ ... کی خرگاہ کو
ہی ... ہیں ... ہی ... — جانتا ہوں تیرا ... صحرا میں ... کو
ہی اہات جہانیں عام فیض ... — ... ہی یکسان گدا و شاہ کو
ہکار ... اہل ... سی آہ — راہ رو کرتی ہیں ... کو
ڈھونڈتی ہی ... کی ... کی آہ — جانتا ہوں ... ایسی ... کو
حلقہ آغوش ... جیب کی گرہ — تیر میں ... کی قامت کوتاہ کو

[illegible]

اُڑ غرض تا چرخ سی نکلی اوسی آہی عزیز ۔ پیار سی آغوش مین لیتا ہے شعلہ کاہ کو
کیون ہماری حال سی رہتا ہی غافل ای صنم اپنی بندونسی کبھی غفلت نہین اللہ کو
مثل سطر آجاتی ہی یہ قدم زلف دراز کہنی کلک ای طفل تیری قامت کوتاہ کو
ہو نہین ایسا رحم کی قابل کہ گنبد کی طرح آہ کرتا ہی فلک ہی سنکی میری آہ کو
آدمیکو بستلائی حرص کی دیتی ہی عقل جانتی ہین مملکت اطفال بازیگاہ کو
عشق جب سوار ہوا کی عقل نی لیسی گریز ایکجا دیکھا ہی کسنی شیر او روباہ کو

ہی عاناسخ بہلادی یادسی مجکو صنم
یاد کرتا ہون اگر بہولی سی بہی اللہ کو

اوس شعلہ رو بہی عشق ہی چشم پر آب کو بجلی سی ربط نہو کیونکر سحاب کو
ڈرتی ہی فاش نہ مین بد مست عشق سی اسواسطی حرام کیا ہی شراب کو
ساقی تمام خشک و تر کائنات مین ہمنی کیا پسند شراب و کباب کو
ہر صاحب خیال کو ہی اوج ہمت وال پہنچی نکیون اوچھال کی فوارہ آب کو
جز داغ عشق جامہ تر دامنی نہین ڈرتی ہی خشک کرنی خورشید آب کو

مصور تو نسی عجب ہی آرنا سوال کا — زلفوں تی نکتی ہی گرہ پیچ و تاب کو

دیکھا ہی پلنگ کی پلک جبہاز دآج — وقت میں ہمنی مرگ سی بلا بیج خواب کو

محروم میری انکھیں ہیں پانی سیں — بوس و کنار یا ہی خیالی کباب کو

او شعلہ رو ربط سو جبہ نو سی کیا — پروا نہیں کمان کی تیر شہاب کو

ساقی جمال ... کی سی ... روشنی — کیونکر نہ آفتاب کہیں ہم شراب کو

... وقت ... میں نفس — منہ سی لگا کی جام جلا دوں ...

طالع شب وصال میں ... — شوق ... کا ہی کمال آفتاب کو

جیسی کیا ہی قتل ... یار نی — ہم آب تیغ کہتی ہیں سونی کی آب کو

ای عندلیب ... کل ... کیا — مرجھا ہی میری آہ نی آفتاب کو

گلچیں کی طفل اشک ... ضبط نی — گرداب کر دیا مری چشم پر آب کو

انکھیں تمام صورت کاغذ ... — ... ہم ... قاصد جواب کو

... تیری ... — ہر موج سیل سرمہ ہی چشم حباب کو

صدی ... میں ... — لیا لائیں ہم شمار میں روز حساب کو

چہوتا ہی چہاتیان عبث اوس نحس حسن کے
ناخن ستم سی ہاتہہ لگانا حباب کو

دی آگ اوسنی پرتو رخسی شرابکو
شرمندہ جام می سی کیا آفتاب کو

بد جانتا ہی جہل سی زاہد شراب کو
دیکہا ہی شیشہ پری کہان آفتاب کو

بہولون وصال یار مین کیا اضطراب کو
دریا مین ہی قرار کہان موج آب کو

ابرو جد مہر کو دل کی تجلی سی کر دیا
رکہتا ہی مہ کمان مین تیر شہاب کو

کیا بال کر دئی ہین غم ہجر نی سفید
باندہی ہین شب وصال ہم اپنی خضاب کو

حاجت نہین بہار کی نشتی مین تیرا ادا
کیا مرتبہ دیا ہی خدا نی شراب کو

گلشن پہ کر وہ ساقی مستکی نگاہ
بوی شراب آئی جو سونگہین گلاب کو

اوس چشم مست کی ہون تصور مین بادہ کش
کیونکر کرون گزک جگر کی کباب کو

جام شراب پیتی ہی چمکا ہی حسن یار
نور آفتاب سی ملا ماہتاب کو

ساحل کی واسطی تری ابرو کی عکس سی
تلوار کی ملی ہی پرش موج آب کو

اسد لگی تہون جین سی گذرا نہ ایکدن
پیری مین یاد کیا کرون عہد شباب کو

محشر کی صبح وزرو میں ترکام آئی کا — رکھا ہی آفتاب کی خاطر سحاب کو

شتابی ہم میں صفحۂ عالم سی نام بھی — لکھ دار ہی جو مہر میں تم کیا خطاب کو

پھر کی بجا مرتی سی صبح شب وصال — گردون کی آفتاب بنایا شراب کو

ایسی شب وصال ہو بھی صبح شام کی — قسمت کی آفتاب کیا ماہتاب کو

دیکھی یار جلوۂ صبح شب وصال — گرامی سحاب چشم نہان آفتاب کو

بس جانتا ہوں بعد نبی بوتراب کو

ترمیم کتنا کر دا ہی سمند ناز کو — لب پہ جتیا ہی ما ہی ہوش کی پرواز کو

ہوش اڑ گئی میں جب سنتا ہوں تری آواز کو — لیا تری پردہ کی نسبت پردۂ ساز کو

سیر کی جا میں کیا اگاہ اوس طناز کو — ہی بجا جھوٹ کیل بنا اگر غماز کو

نالی کرتا ہوں ہر شب پردۂ دیوار سے — بھول جاتی ہی وہ کافر مری آواز کو

میں لکھا کی کان شکل و زرت یوار ہم — لب شیرین کی اوس یی کی ناوک انداز کو

گر وکا نہ ہوں میں وہی کاگلی مرہو بہار — جانتی ہیں ایک ہم انجام اور آغاز کو

[illegible]

امتیاز حق و باطل ہی عصا و تلوار ہات — لیوی فرعون ایک بہی سحر اور اعجاز کو

ناتوانون سی پرو عشونکی باز و مین قوت ہی — زور ہوتا ہی کبہا دیہی ہی تیغ انداز کو

جانور سی بہی مرا صیاد کرتا ہی حجاب — اسلئے رکہتا ہی اکثر بند چشم باز کو

بال اوس کافر کی بالو نیر نظر آتی نہین — پر ہوی طیار میری وحشی پرواز کو

آتی ہین شب ہوا اوس محبوب کا محکو عدو — میری دشمن بہی نہان کہتی ہین میری راز کو

گل تو سب بیچے لی ہین سبزے مگر ای بلبلو — اوس گل عارض نی دیکہو سبزۂ آغاز کو

رتبۂ تحقیق ملتا ہی کوئی تقلید سی — کیا خلیل اللہ سی نسبت ہی آتش باز کو

دل اگر ہوتا ہی نالان مین سمجہتا ہون غنیمت — ساز عشرت جانتا ہون طالع ناساز کو

ہی عرق وہی طلائی پر پسینا مثل نگ — حسن کی صنعت دکہا کر تی صنعت ساز کو

گیا ضرر منکر ہوی موم و چار اگر خفاش طبع — سب نی دیکہا رجعتِ خورشید کی اعجاز کو

عشق مین لوگونکی چمن بیچ دیکہی ایک نظر — پہر نہ خوش آئی گلستان بلبل شیراز کو

بلبلین کیا بیچ و صیاد آئی باغ مین — بہول جائی طائر رنگ چمن پرواز کو

پہیر لایا جذب دل اوس شعلہ رو کو ذرہ سی — دیکہین منکر رجعتِ خورشید کی اعجاز کو

[illegible]

[illegible]

عالم سودا میں بی [illegible] — جاتی میں ساز ہم زنجیر کی آواز کو

[illegible] ناسخ [illegible] کیا قدم
عرش کہتی ہیں [illegible] کی فرش پا انداز کو

کیا مری آغوش وحشت [illegible] — اسقدر وحشت [illegible] کی کانسی تیر کو
زیب دیتی [illegible] نقش زنجیر کو — کالبد تیرا [illegible] کو ندہ کر اکسیر کو
عشق کیا [illegible] — آگئی لکنت زبان میں [illegible] تقریر کو
[illegible] — گرد با خاک [illegible] رشک کی اکسیر کو
ہوگئے ہر [illegible] — کھینچتا ہی چشم [illegible] مری تصویر کو
[illegible] کیا دیوانہ مجکو ای پری — ڈالتی ہی گل میں زلف کی زنجیر کو
ضبط [illegible] — لیکے [illegible] آہ کی تاثیر کو
[illegible] — ترک کرتا ہوں [illegible] تیر کو
[illegible] کو خاک کا پتلا [illegible] — ایک [illegible] خاک اکسیر کو
ہو گیا ہی اسقدر [illegible] عالم میں [illegible] — کیا عجب [illegible] شمشیر کو

[illegible]

[illegible]

کیون نکہ ہم خاکسار و نیہ نہین تیغ کی لہی ۔ خاک تو وہ ہی صنم ہی کا صم دم تیر کو
حسن ہی پر عیب سی خالی ہین انکہی یار کی ۔ پہ وہ آہو ہین خجل کرتی ہین آہو گیر کو
اوس پری رو کی مسخر کرنی مین حیران ہون ۔ ورنہ آسان جانتا ہون دیو کی تسخیر کو
کچہہ نظر آیا نہ اس غفلت کدہ مین عبرتین ۔ چاہئی یوسف ہمارے خواب کی تعبیر کو
یار کو پہنچاؤن اپنی ناتوانی کی خبر ۔ مو قلم درکار ہی مکتوب کی تحریر کو
آتش رنک حنا سی کیا تعجب ہی اگر ۔ شمع روشن دست جانانین کی گلگیر کو

وله

دیکہہ اپنی وہی آتشناک کی تاثیر کو ۔ تیری نقشہ نی جلایا کاغذ تصویر کو
بعد یاجوج انی ہی یہی می کا بہی حال ۔ حکم ہی حج بعد ایام رضاعت شیر کو
کیا بہلا نسبت ہی شمشیر نگاہ یار سے ۔ بیشتر دیکہا ہی گرتی برق کی شمشیر کو
دل لگی ہی ات دن تیری تصور سی یہان ۔ رکہتی ہین پرکالہ دل مین تیری تصویر کو
رہت یازونکو نہ کچہ طبعونسی کبہو نکر ہو گریز ۔ رابطہ دم بہر نہین ہتا کمانسی تیر کو
ہاتہہ زلفونکو لگاؤن یہ کہان میری مجال ۔ چہو نہین سکتا تری دوازہ کی زنجیر کو

کیا ستم صبح شب وصل اس موذن نے کیا ۔۔۔ ہو گیا بسمل کہ سنکر ہلی ہی تکبیر کو

کیا میں اس وحشت سرا میں [illegible] ۔۔۔ جیسے شیشان لیجا میں میری [illegible] زنجیر کو

میکشو خوب آج متوالی لگالی جائے ۔۔۔ محتسب آیا تو ہے [illegible] تعزیر کو

رات دن اپنی جیسے ویرانہ [illegible] ۔۔۔ خانہ آباد [illegible] خانہ زنجیر کو

نقش شیریں میں کسی شکل [illegible] ۔۔۔ جسقدر [illegible] تری تصویر کو

جسکو [illegible] ۔۔۔ [illegible] سنگ [illegible] زنجیر کو

خلقت حق ہی [illegible] ۔۔۔ [illegible] کس طرح [illegible] کو

حلقہ ہائے زلف جاناں [illegible] ۔۔۔ شمع [illegible] خانہ زنجیر کو

آہ [illegible] آواز زنجیر [illegible] ۔۔۔ [illegible] زنجیر کو

جسقدر دولت [illegible] ۔۔۔ [illegible] کو

ہے جو عالی منزلت [illegible] ۔۔۔ [illegible] نقش کعبہ کی تعمیر کو

آسمان پر [illegible] ۔۔۔ [illegible] تصویر کو

بندہ کی [illegible] ۔۔۔ اب [illegible] کو

۴۰

[illegible]

شام سی تا صبح قفس مین نہین مجکو قرار — مین گواہ ای طفل کہتا ہون جوان پیر کو

پہچہ کا نداری ہین ای قاتل نکی تو نی خطا — لاغر ایسا ہون نہین ملتا نشانہ تیر کو

ڈہونڈہتا پہرتا ہی مانی بال اب تلوار کا — مو قلم کیا چاہئی قاتل تری تصویر کو

ناوک مژگان برگشتہ سی کی تہی جو سیر — کیون نہ سنگ تیر کر سیدا بنا مین تیر کو

کہینچتی ہین جذبہ شوق شہادت سی ہم آج — میان مین کیا چین ہو قاتل تری شمشیر کو

عشق مین مستی جوانون سی نہو کی پیر کو — می کی کیفیت کہان گو جوش آئی شیر کو

جمع کیا کرتی ہو معمارو تم ای غافلو — قبر پر جا بیٹہتی ہین چہوڑ کر تعمیر کو

ہی شب فرقت کی تاریکی یہی کیا عجب — ہو اگر مشعل کی حاجت نالۂ شبگیر کو

تو نی اس وادی مین ہو اہل فنا کا گذر — کیا تعلق ہی کفن سی خار دامن گیر کو

تیری وی آتش ہین کا وصف کرنی کی لئی — شمع کو درکار ہی منہ اور زبان گلگیر کو

جو کری احسان وسکو چاہئی افتادگی — پیش پا ہی شمع دیکہا ہی سر گلگیر کو

شعلۂ داغ جنون سی ہین اگر روشن تو آن — شرمسار پروانہ جلا دون شمع سی گلگیر کو

بزم عالم مین ہی روشن چیر انسی چیز ہی — کیا ہو گویائی زبان شمع سی گلگیر کو

[illegible]

[illegible]

خط تراہی ترا ای شمع وجہا آتش — کیوں نہ جھوٹ لگیا ب تعرض کلگیر کو
ہوتی ہیں عاشق کشی عالم میں معشوق تمام — شمع نی پایا ہی سوم آہن ملا کلگیر کو

واسطی ناسخ عبادت جو دیدار [illegible]

دیکھ لیتی ہیں ملائک [illegible] کو

بھولی نہ بعد مرگ بھی ہم تیغ یار کو — ٹھوکر کی زد ہی ہاری مزار کو
جالی دیا نہ باغباں اوس گل عذار کو — [illegible] باغبان کی نسیم بہار کو
زیبا ہی عشق زلف دلا مال دار کو — الفت بہت خزانہ سی ہوتی ہی مار کو
دامن سی ارتباط مبارک ہو خار کو — [illegible] سینہ مری جسم زار کو
ای ابر تر [illegible] میری غبار کو — پہنچا [illegible] کی ہوا کو ہی یار کو
لیوے صبا جو پالی تو اوس شہسوار کو — [illegible] آگ ہماری غبار کو
تھی ارزندگی جو حیف دست نگار کو — [illegible] آتش حسرت چنار کو
اوس شمع رو کو کیا [illegible] — [illegible] دیکھا ہوں چراغ مزار کو
[illegible] — [illegible] دیکھ لی جو مری جسم زار کو

[illegible]

گرتا ہی قتل پیاسو نکو زیبا ہی گر نہین
شمشیر آبدار تری آبدار کو

نشتر لگائی رشک کا بر تر مین آج
دکھلادون جو مین ہی مژہ اشکبار کو

لی لی گئی ہی مینہ مینا سی ہوا
نسبت ہی کیا بخار سی ابر بہار کو

کاوش مژہ نسی سکو ہی تلوو نسی ہی آوے
تشبیہ دون تو مین ہی مژگان سی خار کو

پینا ہی جام مئی جھی اب خون محتسب
شیشہ کو توڑی وہ تو مین توڑون خمار کو

دوڑی ہی جلو مین ہو کی پیادہ برنگ گرد
دیکھی کل سوار جو اوس نی سوار کو

موجود انتقام کو ہی سنگ محتسب
ترسانہ میفروش کسی بادہ خوار کو

گذری ہزار سال نہین ہی نشان صبح
کیا طول ہو گیا ہی شب انتظار کو

شمشاد و سرو مین یہہ خوش آوازیان کہان
طوبی کہون مین قامت موزون یار کو

کیا جذب عشق ہی کہ ہوا جسط خلق ہو
سیدہا چلی غبار مرا کوی یار کو

دل کیا ہین میری آہ کی تاثیر کی حضور
پتہر مین کر دی قطرہ خون ہر شرار کو

فرقت مین ایسی تکیہ جکی ہی شمار دن
کیا لائین ہم شمار مین روز شمار کو

ہی اسقدر عروج سی نفرت کہ بعد مرگ
صرصر اڑائی گی نہ ہماری غبار کو

[illegible]

کیونکر نہ لاے طالب دنیا تو دام میں — زاہد ہی عنکبوت ہوس کی شکار کو

ناسخ کی التجا ہے کہ یا مرتضیٰ علی
لیجیو براے قتل عدو ذوالفقار کو

ہیں اشک سے آنکھوں میں تلاطم سے زیادہ — ہیں داغ مرے سینہ میں انجم سے زیادہ
سو مرگ کا ہے ناز اشارہ میں تمہیں — ہے لطف خموشی میں تکلم سے زیادہ
جز صبر لا چارہ نہیں عشق بتاں میں — قرآں میں ہے یہ ظلم او تظلم سے زیادہ
میخانہ میں مرتبہ میں مرکی جاے ہوں — ہے قلقل مینا بھی تو قم قم سے زیادہ
پھر جانے اگر یاد نہ شبہا سمنہ کر لیں — میخوار ہیں یہ نکی ف مراحم سے زیادہ
ہر بن مو میں ہجر میں اشک ورسے ہیں ادبن — پر گل ہی مری جان کو کژدم سے زیادہ
سو قیص سے افزون ہے یہ تو رقیبا — یاد کی صدا لا کہ ترنم سے زیادہ
تکلیف تکلف سے کیا عشق نے آزاد — موسی سر شوریدہ میں قم سے زیادہ

معشوق سے امید وفا رکھتے ہو ناسخ
نادان کوئی دنیا میں نہیں تم سے زیادہ

[illegible]

آئنہ میں زلف پرشکن میں آئنہ — بہ حلب میں شک مشی ہی ختن میں آئینہ
بزم میں دیا جو میں سمجھا وہ اپنی حسن کو — آب جو نی گل کو دکھلایا چمن میں آئینہ
خاک ہو کر صورت اصلی کو بہی وہ دیکھتا — رکھدیا ہوتا سکندر کی کفن میں آئینہ
ہنسی میں کھلتی ہین جسم صفا چلتا ہی ہر — اسی پی ہر دانت ہی کبھی یا دہن میں آئینہ
یا الٰہی وہ صنم محو خود آرائی رہی — جب تلک خط رسیدہ ہی دکہن میں آئینہ
ہین حق جانع خانہ ویرانی میں سیاپا ہین — ہی ہراک وزن ہی بیت الحزن میں آئینہ
جیسی آتا ہی نظر سکا بدن آئینہ میں — صاف آتا ہی نظر اوسکی بدن میں آئینہ
باعث حیرت اگر ہو جیسی ترا اعجاز حسن — صورت طوطی ہی آئی سخن میں آئینہ
وصل میں بیتاب ہو کر دل نکل آیا مرا — ہو گیا وارد عجب ولہ وطن میں آئینہ
سنگ سے لعل جانانکی ہے نکلا اوڑ کی — ہر عقیق سرخ ہی ملک یمن میں آئینہ
عکس سی اپنا ہی ہر شی ہو کر تنگ — چاہی ہرت ہو چشم برہمن میں آئینہ
گردیا ہی عکس اقدس نی سکندر سی یاد — جب گیا ہی خلوت شاہ زمن میں آئینہ
قتل عالم کو کر بیکا حسن اپنا دیکھکر — ہی بجای تیغ دست تیغ زن میں آئینہ

[illegible]

اسقدر وطیبی ہین تجھی سفائی حسن سے — ہی بن آئی لی و ئلی ہر بن مین آئینہ

رو میں صاف پایا وکہا دیتا ہرا یوسف اگر — ڈوب مرتا شرم سی چاہ ذقن مین آئینہ

کر دیا حیران یہ تیری قص نے یکبیک — ہو گیا طاوس کا ہر پر چمن مین آئینہ

اسقدر ہی تیری یکدم مین ہو جاتی ہی — کو لی کرا نی یہ ہی بیت الحزن مین آئینہ

چشمہ آیا و رہی چشمہ خورشید — ہو تو ہی کی جا تری جاہ ذقن مین آئینہ

جو صفائی ہیری سیم اندام مین تی گہا — لیون نہ بن جلی تیرا تا بی بدن مین آئینہ

بیش ہی آزاد تاریخ ہی نکہ جستگاہ

چو کشا لگتی ہی بند تبا ہی سیمین آئینہ

دیدہ اعمی ہوی وحشت مین تو تیرا — کوش کرکان جوا ہر بن کئی تقریر

یاری مجکو آیا ہی جوان و پیر — ہو ان بن تنہا مقابل سو کمان تیر

کہہ دا شو جنون مین اسقدر — خود بخود دریا ہی غل زواری زنجیر

پیدا ہی ہم کو رکھی چپ — [illegible]

لیون داغ عشق [illegible] — [illegible] خورشید کی تاثیر

[illegible]

ہی یہہ پابین سخت خوابیدہ زلفوں کی طرح — غل اٹھی پا ہین ہوتا مری زنجیر سی

خانۂ دنیا دلا کہو یا کا ٹکا خانہ ہی — ہو گیا جنکا گذرا سمین گئی وہ تیر سی

زلف سی ہی لگ گیا مرد حسن تیرا جسطرح — بس وہ ہین نیست ہم پروانہ کی زنجیر سی

اہل غفلت جو کہ ہین دنیا مین نابینا وہ ہین — بند ہو جاتی ہین آنکہین جو اکی تاثیر سی

رہ گئی مثل کمان آغوش و احسرت سے بیان — عید کو دکہلائی دیتی ہے وہ ہلال کی تیر سی

زلف و رخسار صنم پر ہو گیا سودا مجہے — کل کہلی ہین عشق پیچان کی طرح زنجیر سی

ابر غم مین کہر گیا مین تیری لفین دیکہکر — بجلیان کرتی ہین جہیر سونکی زنجیر سی

خشک ہو نہی یہ بہی فارغ خامۂ قدرت ہین — سادہ لوحونکی خط رخسار کی تحریر سی

ہو دلا مضطر نہ اتنا کیا ہی وہ عنا غوا — شیر کو لاتی ہین قابو مین بشر تدبیر سی

کیون نہو تیرا تصور قلب ناسخ مین مدام
مرتبہ ہی عرش کا اعلی تیری تصویر سی

آگیا عجب وفا ہی لقا یرکی تاثیر سی — سنبلستان ہو جو پیدا دانۂ زنجیر سی

ہستی عاشق ہی تیری حسن کی تاثیر سی — ذرّے پیدا ہوتی ہین خورشید تنویر سی

[illegible]

۲ بخت بدلی ہو رو نفرت کیا ایسا کبھی — ہو گیا ہیں حسین کا غدر مری تصویر کے

یا سی کا صندل ہیر کی کس کی شکل علم — خط وہ بیستا ہیں گیا جادۂ تحریر کی

جو خط مشکین ہیں دونا کیوں تب کی — قد مشعر کی یاد جو ق ہی تحریر کی

ساری عالم کو ہی کیا ہی اختیار اپنے جو — خاک کرستان ہیں نام سرمۂ تسخیر کی

عارت جو تھی ہی جب دس آری — یہ تو ہیں کیسے ناچا تا ہی از جو دیر کے

خط جو نکلا ہی تی منہ پیک ق — [illegible] ہو گیا تیر کی تاثیر کی

ہو عین ایسا [illegible] — کاتب یادوں [illegible] کرمری تقصیر کی

آئینہ خانہ ہی عالم عکس افلاں [illegible] — [illegible] ایک ہی تنویر کے

خط عکس آیا [illegible] — [illegible] نامہ کی تحریر کی

ہو نہ [illegible] — [illegible] تحریر کی

اپنی صورت [illegible] آپ [illegible] — آئینہ [illegible] تحیر کے

منہ [illegible] — [illegible] لوگ کل کیری

وہ توق تیری لی ناسخ یاد و کی — قدر کی [illegible] قصر کی تعمیر کے

[illegible]

جل اوٹھا باغ اوسکی رخ حسن کی تاثیر سی | پہول اب گلچین اوٹھاتی ہین تو آتش گیر سی
چھوٹتا ہی کب لہو میرا کسی تدبیر سی | تیغ جوہر دار قاتل ہی سوا زنجیر سی
مست ہے عالم مری اشعار کی تاثیر سی | مثل مینا ٹپکتی ہی مری تقریر سی
فاش ہی باغ جہان مین راز دل گلشن نہین | سیکھی ہین طرز فغان ہم بلبل تصویر سی
گر شنیدہ اوس گل کی کہدین تبسم سے صبح ہو | عرصۂ محشر فغان بلبل تصویر سی
بندہ سکی مضمون میری وحشت و رکا | مثل سودائی کوئی باندہی اگر زنجیر سی
رزق کا کیا غم کہ ہوتا ہی لد بعد طفل | پہلی بہرتا ہی خلق اپستان مادر شیر سی
شمع ہی وصف رخ پرنور لکہنی مین قلم | ہی بجا نسبت جو دون قط کیہ گلگیر سی
بیگنہ ایذا دہی ہمکو صنم پہر خدا | امن ہی سودائیونکو جرم کی تعزیر سی
تہا تو جان بخشی مین عیسی ہوا موسی کا لب | آشکارا جب ہوئی لکنت تری تقریر سی
سرو قد اوس نخل جا انکا بس ہی محبت زار کو | شجرۂ ملعونہ مانگون ابد اکس تقدیر سی
بعد مردن بہی تصور ہی کسی شب گور کا | حشر برپا ہی عالم مین نالۂ شبگیر سی
شرم کرتی ول اگر عشق کہو تیا نہ عقل | اڑتی ہین پتہر کو پانی شیشہ گر تدبیر سی

زر بتصدق کی ہیں اغنیا نے شیدا — کالبدائی نہالی میں [illegible]

ہی پرستوا اور کرلیں محتسب کو شیشا — [illegible] سنگ کعبہ میخانے کی تعمیر

سیج خون بہتا نکل قبا بر جی [illegible] — جا سکا قاتل میری خون [illegible]

ہی نکو کار سی عبث [illegible] ظلم — فائدہ حجاج کو کیا کعبہ کی تعمیر سی

ہی [illegible] حج کی جو [illegible]

لکھنؤ میں [illegible]

[illegible]

چراغ و شمع کیا [illegible] — [illegible]

[illegible]

مہیا بزم میں سب کیا ساز عشرت ہیں ۔ لہ دور جام رقص و قلقل مینا ترانا ہے
کوئی دل گر نہو وے دون تکدر تو غنیمت ہے ۔ ہوا کو ایکدن آخر غبار اپنا اوڑانا ہے
حقارت سے نظر کرتی ہو کیا چاک گریبان پر ۔ یہ سمجھو مفلسی ہم عشق بازوں کا بہانا ہے
بچا دی توڑ کر شیشہ کو ساقی میری تسبیح ۔ شب فرقت ہی مجکو بیکلی سی تلملانا ہے
فلک کی تاک بندی ہی کل خبر نہی میں کیا ہی ۔ بہار گلشن ایجاد کو اکر و زجانا ہی
جہان تار نفس ٹوٹا گیا میدان ہستی سی ۔ دہان قبر سن عمر روانکا یہ دہانا ہی
ترا ہی صبح کہنا نا ہی علم طفل بد خو کو ۔ ہماری توسن عمر روانکو تازیانا ہے

تری یورش رشک کی جا ہی ملے کا جا کی حور و سے
کوئی دم میں ترانا سخ نسوی جنت روانا ہے

ہمیشہ زیر بار اپنی محبت میں ماتا ہے ۔ اوٹھاتی ہیں جو رنج اکدن انہیں اوٹھانا ہے
دکہا دیتا ہی کافور سحر روز آسمان مجکو ۔ ولیکن غافل ابھی غسل میت سی نہانا ہی
میں وہ ہوں مردہ بیکس کہ میری قبر کی خاک ۔ نہی ہی ابر رحمت شامیانا ہے
نہ ہو کا مزرع اعمال اندر بارور تو ۔ کہ اس سر زمین سی ہی محروم سجدہ جو دانا ہے

[illegible]

خط عارض سیتی بجا آئینہ میں اوس کی — [illegible] چشم [illegible] چیرانا ہی

جو ملک گنج [illegible] کا سو جاتی آتی اوس کی — [illegible] کو دیکھیا [illegible] کا خزانا ہے

چھپا پاتی [illegible] میں [illegible] — [illegible] میں [illegible] چھپانا ہے

[illegible] قاتل عاشق [illegible] — [illegible] تیغ [illegible] سنگ [illegible] آستانا ہے

[illegible] آتش [illegible] — [illegible] شوق آتا ہے

[illegible] — [illegible] داغ [illegible] خزانا ہے

[illegible] — [illegible] خانۂ دل [illegible] آئینہ کا خانا ہے

[illegible] — [illegible] جنت [illegible] چمن [illegible]

[illegible] — [illegible] کو زبانا ہے

[illegible] غالب [illegible] چشم [illegible]

[illegible] وصل [illegible] مضمون چرانا ہے

[illegible] — [illegible] کا بانا ہے

[illegible] — [illegible] زمانا ہے

[illegible]

عذار آتشیں پہ باد آتش کا الف بہانا ہے — کہ منظور اوسکو اپنی سبزۂ خط کا جلانا ہے

لب گلرنگ پر مسی لگانی کا بہانا ہے — اوسی برگ گل لالہ کو نافرمان بنانا ہے

نکلتا ہے جو ہر گل پر تکلف گلزار عالم میں — خدا جانے زمین میں فن یہ کسکا خزانا ہے

نہ پیا ہے جوش مستی بہت عیب ہے شباب ناسخ — خجالت یار سے مے کی کبھی ہوش آتا ہے

اشارہ آمد و رفت نفس کا ہے یہی دم دم — بدن میں دم جو آیا ہے مقرر اسکو جانا ہے

رکھا ہے ہاتھ شفقت سے کب اوسنے سر پہ — اوسی آب آتش رنگ خا سے دل جلاتا ہے

کمی ہرگز نہیں نقد سخن کی یہاں کبھی ناسخ

ازل سے اپنی قافیوں میں معانی کا خزانا ہے

یہ آدمی ہے کہ سو جمال رہتا ہے — وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے

یہ پھنکتا ہے مرا جسم آتش غم سے — کہ طوق بھی مری گردن میں لال رہتا ہے

کبھی آئینہ دیکھا پی خود آراسے — یہ بے مثالی کا اوسکو خیال رہتا ہے

ہوا ہوں خال رخ یار دیکھکر حیراں — سیاہ آگ میں کیونکر زکال رہتا ہے

ہے فیض خاک نشینوں سے سربلندونکو — کہ سبزہ پانی ہی سے نہال رہتا ہے

ہے رنگ سینہ خراشی میں اب بھی ناخن کا — کہ جیسی سرخ شفق میں ہلال ہوتا ہی

نہ ترک صحبت احباب کیجیو ناسخ

کہ ہو برگ شجر بال ہما بھی

پھر ہی میں جام جم بھی لیے شیشۂ ساغر آئینہ — اور دست ساقی میں ہے شیشہ قلقل کی

دل داغ کی بھی لی قرار مطلع خورشید — عیان خورشید کا جسطرح آئینہ ازلی

آہن و من مرکی کو نقد آئینہ — غدا ما ب بھی لیکن وصل بھی آسمان کی

اقت کی اقت ایک بھی طور بھی — ہاتھ بھی تنک ہی عالم آسمان کی

کو لالان کی داغ کی جو ... — جو بلبل تھی و گل کہ بھی جو گل عاشق بلبل کی

تنگی میں جو ہر سے جان مشت نہ کر — قد ناز کا نام صد اک شاخ سنبل کی

داکو جیبی کب رنگ گل کہ بھی — وہ بات بھی بلبل کا گل ہی ان کا گل کی

جو ان کیونکہ وصل کر میں — کہ شمع کا شعلہ تو و شمع کا گل کی

لگا دی اک کسی آتش کی لگا — کہ گل شاخ میں لو یا بہار اندہ گل کی

ہوئی تعلیم سی کب جمال — جس کا گل ہی جا پیدا درکسی جانکاہ بلبل کی

نسیم باغ ہی وہ چراغان بید ماغین ۔ تری فرقت مین ہر گل مجکو تو بائے شمع کا گل ہی

جلا ایسا چمن سے اشک بیمار روی جانان سی ۔ بنین گلبن کی شاخین شمع ہر گل شمع کا گل ہی

قدری خوان ہین جلو مین ناقہ لیلی کی تو نامخ

ہجوم کودکان کلیونمین مجنونکا تجمل ہی

ٹہوکر ایک پائی خانی سی لکایا چاہیی ۔ پہول کوئی میری تربت پر چڑہایا چاہیی

باغمین اوس گل کو لیجاکر ہنسایا چاہیی ۔ بلبلونمین عندلیبونکو اوڑایا چاہیی

اشک کوئی چشم میکونسی گرایا چاہیی ۔ بادہ مجہہ میکش کی تربت پر چڑہایا چاہیی

غنچہ گلگون چمن کو اب کہایا چاہیی ۔ رشک سی مہدی کی ٹٹی کو جلایا چاہیی

چہرہ جانان ہی صفا و بین بہار سون ۔ وار کر اسیر سی پانی اب پلایا چاہیی

دل کو خواہش ہی گئی طفلان حسین گہیر کی ۔ آبلوان وزون پروانہ بنایا چاہیی

میری نالی سنکی چہرہ آیا وہ ظالم بام پر ۔ آسمانکو اب دماغ اپنا چڑہایا چاہیی

جسکی ہاتہہ آیا جزانہ قصہ کہتا ہی ۔ مثل فوارہ جہانمین سر اوٹہایا چاہیی

داغ فرقت زیست بہر سوز چشم بید مر ۔ ان بتونکو کس توقع پر خدا یا چاہیی

[illegible]

یارلی تیری تہہ سی لطف سخن کی — ہوا گر تلوار سیل ... تمو دیا جائی

طالب بیت نہین تکلیف جیسا خستہ — تختہ جان کو کیا ... لگایا جائی

محفل عشرت مین ناسخ یاد آیا ہی

شمعسان ... مین ... جلوایا جائی

کون ساغر شیشہ آج اپنا چراغ خانہ — بزم مین ہم ... پروانہ ہی

دل ایل چشم مست ... پیمانہ ہی — داغ سودا ... کیا ہی

یاد ... جیسی مین ... چاک جگر — یا نہین ... عشق مین دیوانہ ہی

... لالہ ... لطف یار کا — مشک دانہ ہی ... تسبیح کا جو دانہ ہی

... کسی ... صورت دیکھ کر — بزم خوبان ... تجانہ ہی

... محفل ... میان ... — دی جان شمع ... پروانہ ہی

اسقدر ... سحاب کا — ... کیسو ... شانہ ہی

... وحشت ... — شغل جنون ... افسانہ ہی

... — ... سبزہ بیگانہ ہی

[illegible]

آج کس شمعِ تجلی کا تصور ہی مجھی | جو مژہ ہی میری آنکھوں مین پر پروانہ ہے
بہ گیا مینا سی می خالی اگر تو جان لی | ساقیا لبریز اپنی عمر کا پیمانہ ہے
پھول لیتا ہے رنگِ لالہ تیرا داغِ عشق | ہاتھ مین زر لیکی گل کہتا ہی بیعانہ ہے
عازمِ گلگشت وہ غارتگرِ گلشن ہی کیا | آمد و رفتِ نسیمِ صبح بی تابانہ ہی
بعد جانی کی عاشق ہی نہیں ستی ہین بائیں | کوئی ہی بالینِ شمعِ مردہ پر پروانہ ہے

اس زمین مین ناسخ آپ ستانہ پڑہی چند شعر

ہی بغل مین شیشۂ می ہاتہ مین پیمانہ ہی

باعثِ گریہ خیالِ نرگسِ مستانہ ہی | دل مرا مینائی می ہی چشم تر پیمانہ ہی
دل مرا فانوسِ شمعِ عارضِ جانانہ ہے | روح قالب مین نہین ہی جسم مین پروانہ ہے
نورِ رخسارِ صنم سی اور مژہ کی عکس سی | شانہ تہا سو آئینہ ہی آئینہ سو شانہ ہی
اڑتی ہین محروم رحمت ہی عبادتکا شمار | سبز کیا بارانسی ہو تسبیح کا جو دانہ ہی
بال سلجھاتا ہی وہ دستِ حنائی سی جو آج | پنجۂ مرجان لا اون گیسوونکا شانہ ہی
ہوش بدمستی مین رہتا ہی عبادتکا مجھی | منہہ کی بل گرنا زمین پر سجدۂ شکرانہ ہی

خندۂ دندان نے خوش آئی اس محبوب کا | یاد آئی قاتل تری تلوار کا دندانہ ہی

نام سرسبزی ہی جسکا بوستان دہر مین | ای نہال آرزو وہ سبزۂ بیگانہ ہے

مجکو حاجت ہی کبوتر کی نہ قاصد کے تلاش | یار میرا شمع ہی نامہ مرا پروانہ ہی

جان دیکر جاؤن کا اندر بہشت کی طرح | جان کا خواہان جو دربان جانانہ ہے

رنج اوٹھا کر بہاکتا ہی پہر بہلا دیتا ہی شوق | شمع ہی تو ای ستمگر دل مرا پروانہ ہے

راندن جو ہی تصور گیسوی شبرنگ کا | پنجۂ خورشید ہے اک آبنوسی شانہ ہے

آتش داغ جدائی کی جو مضمون ہین تمام | شمع ہی مکتوب میرا نامہ بر پروانہ ہی

بید مجنون میری تربت پر ہوا بویا جو تخم | استخوان سوختہ میرا جس سگ کی دانہ ہے

جوش مستی مین پہونچا ہون پری خان کی تلاش | اس مین مین مجکو یاد اوراک غزل مستانہ ہے

ولہ

اون لبون کی یاد مین داغ دل دیوانہ ہے | آتش یاقوت سی روشن چراغ خانہ ہی

پہر بہار آئی کف ہر شاخ پر پیمانہ ہی | ہر روش مین جلوۂ باد صبا مستانہ ہے

ہر بگولی مین عیان اک لغزش مستانہ ہے | گردش چشم غزالان گردش پیمانہ ہے

ساقی

ابر ہی صحن چمن ہی ساقیا مستانہ ہی ۔ ہر طرف کو خندۂ برق و گل و پیمانہ ہی

نیر یوسف کی خریدار تجھ بزوہی محال ۔ نقد جان ہی او سکی قیمت نقد ل بیعانہ ہے

لیا فقط مجکو غم دنیا سی آزادی سے ملے ۔ یہ جہٹ کیا تکلیف دیتی ہی ہیچ دیوانہ ہے

ہر کسی نی کی فریب دوستی مین دشمنی ۔ میری شمع قبر پہ موج ہوا پروانہ ہے

ہی نشان شمع روشن ہر چراغ چشم غول ۔ ہو چکا ہی بار ہا آباد جو ویرانہ ہی

سرخوشی ممکن نہین جبتک نہ چہلکی جام عمر ۔ یہ خرابات جہان ہیچ ور ہی میخانہ ہے

دیکہتی تہی کل جنہین آنکہین سبہی ہم انکی جلو ۔ آج اونکا ہی کانونکی لئی افسانہ ہے

محو ایسی خانۂ تنگین مین مہمان ہو گئی ۔ یہ نہین ثابت کسی پہ کون صاحب خانہ ہے

محفل عیش جہان کا ہی دلا کیا اعتماد ۔ نشۂ می خواب آواز غنا افسانہ ہی

نال کرتا ہی کبہی در لاش آگی ہی ۔ جو نہ خانہ ہی وہ ایک روز ماتم خانہ ہی

دور کی گل ہی ہوتی ہین یکرنگ ملک خانہ ۔ سبز ہوتا ہی جبتک خاکمین جو دانہ ہے

آج کو ای نہ چیندن شغل ہی یکو ہی ۔ چہرہ ہی اور آئینہ ہی زلف ہی اور شانہ ہے

جا ہی آئینہ ہی گل آئینۂ زانو جدا ۔ اور رعوض شانہ کی تکڑی استخوان شانہ ہے

[illegible]

شہر دم میں جو آتی ہے آیا دنگی علم سی ۔ ایکدن اودلی ٹی بہی گوشہ ویرانہ ہی
آج ہی جسکی قدم سی رونق باغ جہان ۔ گل ہی رخصت برنگ سبزۂ بیگانہ ہی
گرچہ بیدار ہیں اب بہی یہ نظارہ باز ۔ پر کبہی یہ ماجرا ایک خواب کا افسانہ ہی

اپنی کاموں میں ہو مشغول تم ای غافلو
اسکی باتوں پہ نجاؤ تم ایک دیوانہ ہی

لالہ و گل کا جوش ہی بلبلوں کا خروش ہی ۔ فصل ورع ہوش ہی ہم و نوش ہی
مر گئی تیری غم میں ہم کہہ ہی جو اسکو غم ۔ ہی یہ وہ غم کہ ای صنم کعبہ سیاہ پوش ہی
صدقہ ہو تیری حال پہ گیسوی نسیم ہر سحر ۔ نقش قدم سی تیری دامن گلفروش ہی
عشق گل ... ہی بس یہی خار خار ہی ۔ فصل بہار یار ہی اپنی جنون کا جوش ہی
ریخ تراب پاکو اسہ مری تن سی جلدا ٹھا ۔ تس لئی ہی ستم شعار تیغ و بال دوش ہی
ذرہ ذرالت ہان سی جو چمن کی درمیان ۔ موج نسیم سی یہان گل سو برنگ گوش ہی
رنگ ہی اور شکل جسم پہ کیسی آتی ہیں یادہ تر ۔ آئی پہ بہ کر نظر سف کہین سبز پوش ہی
دیکہتی ہیں جب دیدہ سر کو ہم ہیش نظر ہی صنم ۔ اٹہتی ہیں جسکو سب ہم خانہ بدوش ہی

[illegible]

شکل نہیں نظر پڑی آیا نہیں یار ابہی
برسوں ہوی کہ ایسی حالت ہی چشم تر کی

ناسخ قول ہی بجا حضرت میر درد کا
حسن بلا ہی چشم ہی نغمہ وبال گوش ہی

آتش عشق وہ ہی جسمین سمندر جلجای
اک شرر جا ہی جو پتہر مین تو پتہر جلجای

پر پروانہ ہی کیا شمع رخ جانان پر
گر فرشتہ ہی کوئی آئی تو شہپر جلجای

تن بدن پہونک دیا ہی تپ فرقت نی مرا
کیا عجب ہی جو مری جسم سی بستر جلجای

شمع سان شعلۂ تپ غم سی ہی زبان پر مکتوب
کیون نہ پروانہ کی مانند کبوتر جلجای

ہو ترا روی ہی ہیہات سوزان کہ عکس فگن
ہی یقین جا ئہ آئینہ سکندر جلجای

دوست کہتی ہین اوسی ساتہہ جو دی آتشین
شمع کی جلتی ہی پروانہ بکیونکر جلجای

کہیل سمجہی وہ صنم جانکی آتشبازی
سوز غم سی جو کوئی عاشق مضطر جلجای

جب نہ تب نالہ کی سوز نہی جلا جانا دل
یہہ ہوا یہہ کہ کسی غیر کا بہی گہر جلجای

ہی وہ پرکالۂ آتش قد موزون تیرا
دیکہی اس سی جو تشبیہ صنوبر جلجای

شجر طور کی مانند عصای موسی
دیکہکر کاکل دلدار کا اژدر جلجای

[illegible]

آتشین چہرہ سی ہے شاہد مضمون ناسخ

کیا عجب گرمی اشعار کا دفتر جلجای

تیشۂ فرہاد بیان سر بھی اب پربار ہے — جان شیرین میری اک شیرین دہن پربار ہے

لی دکھیونکر مرغ دلکو اکیسی تہ میں — عندلیب اشیانہ یاسمن پر بار ہی

ہم سبکدوشونسی تھی ہوتی ہی اوزعشق — رشتۂ زنار دوش برہمن پر بار ہی

تشنۂ حسرت روان ہو کنعانستی دل — تلمس یوسف بھی تی جاہ ذقن پر بار ہی

لو نزاکت تہا کی بھی بیان یار سی — اوسکا مضمون بھی مری نازک سخن پر بار ہی

کیا نزاکت کہ بوی عطر سی ہی دماغ — رنگ مہندی کا کف نازک بدن پر بار ہے

کیون سبک تا ہی نہ ان بیجا کی ہی دل — میرا ہونا اونکی سایہ انجمن پر بار ہی

تیری ہونٹھونکی لب دندان ثابت بھی — رنگ مسی کا تیری نازک دہن پر بار ہی

کیا خیال اپنی سبکدوشی کا آیا ہی آج — لو کہ تیشہ لگانا کوہ کن پر بار ہی

ناتوان ایسی ہی وقت میں اپنی شکل — برگ گل سوسن کا مرغ چمن پر بار ہے

بوی زلف عنبر افشان لیگئی جیسی نسیم — مشک کا رکھنا غزالان ختن پر بار ہی

[illegible]

کیا عجب زنجیر سان تنگ آکی چلا نے لگے   دل ہمارا اوسکی زلف پرشکن پر بار ہی

وہ گئی دن جو اوٹھا لیتا تہا کوہ عشق کو

کاہ کا سایہ بہی اب ناسخ کی تن پر بار ہے

سامنی آنکھونکی اب ذرات وسکال ہی   اندنون تابان ہمارا کوکب اقبال ہی

لڑکھڑا تی ہین قدم مستانہ تیری چال سے   تاک انکو راہ بت نازک جو سر پستال ہی

گھر مین بیٹھی یار کو جو چاہی یاقوت ہے خیر خیر   جب تلک خانہ مین آئینہ ہی کی تمثال ہی

رو رہا ہون جیسی اک موتی کمر کی یاد مین   صورت در نجف ہر اشک مین اک بال ہی

یاس کی مجکو عطا کی رنج نقصان نجات   برق غمگین ہو جو کشت آرزو پامال ہی

اوڑ نہین سکتی تری انکیاکی حیرت سے   جال کی کڑی کا اوسپر آئی پر وبال ہی

باندہتا ہون اضطراب کی مضمون رات دن   یہان مین شعر مین بہی اندنون بیخوابی کا حال ہی

زلف آنکھین شاخ نرگس سرمہ دنبالہ   آرہی ریحان سبزہ خط تخم ریحان خال ہی

اسقدر نسبی دولت دنیا کو الفت ہی کمال   دیکھو یا زیر زمین ہمراہ قارون مال ہی

ہم کو عاشورہ محرم کا ہی مہرو فراق   وہ گلی لگجاتی جسدن عید شوال ہی

سانپ کالا ہی اگر وہ گیسوی عنبر فشان
جانب آگی نیچی کا بچہو زیر گیسو خال ہی

روز ہوتا ہی یاد وہ ای ستمکار وسیاہ
کیا خط مشکین تمہارا نامہ اعمال ہی

ایصنم ناخن چہنتا ہی مرا تا اس بغیر
یہہ تری حالیلی کرتی ہی عجب غربال ہی

شست و شوی عارض گل ہی ای اشک گرم
یاد ہم کو سیر گلشن سیکا کال ہی

کچہہ نہین ای ناسخ اوسکی فتنہ انگیزی کا خوف
حضرت عیسی زمان مین دشمن اگر دجال ہی

طور سی بہی اپنی ادہین یاد وہ نور ہی
آنکہہ ہی جسن غزل کی گویا چراغ طور ہی

شمع کی سی ہی پرستی کسکی جسم ست ہی
غنچہ گل کی کلا تک جیکا چور ہی

یہان سر کا وشن تیغ اناکی آگی عالم تیز تہا
آج جسم ناتوان کیون جا ربالی ہو رہی

ہی معنبر زلف وسکی وی آتشناک
بو تیغ تن تیا ہی وہ اس شمع مین کافور ہی

عمدکی ہی بارہا اگر جاہی ساز نشاط
تار سیم و زر رہیلا کیت قابل طنبور ہی

جان لیکا تو بلا کر معجز ونکی بحث کو
دم مین کہبا آتا ہی تیغ قاتل مسیحا دور ہی

اوہ کن بہی ہی پرستار وتین الصنم
زخم تیشہ کا نہین پیشانی پر سیندور ہی

دی اسی نے تو ٹکڑا سا جگر اپنے در کو · شیشۂ دل میری پہلو میں جو چکنا چور ہے

تنگ آکر جب کہا میں نے کہ مر جاؤں گا میں · بدگمان سمجھا کہ اسکو اشتیاق حور ہے

کرتا تماشا ہی جہان سے پہلی اپنی آنکھیں بند

دیکھا اوسکا اگر ناسخ تجھی منظور ہے

جو اوٹھاتی ناز محبوب وہ سب جانیں نہیں رہ گئے · ورنہ یون کہنے کو تو سارے جہان میں زور ہے

آہ کرنے کا ابھی مجھ ناتوان میں زور ہے · ناوک انداز کا اب تک اس کمان میں زور ہے

بارہا چھینا ہے مجھکو دست عزرائیل سے · کسقدر نام خدا اوس جان جان میں زور ہے

ہجر میں آئی یہان تک نوبت پیش اون تنگو · اسقدر باقی ابھی مجھ جسم جان میں زور ہے

جان وحشت میں ہے جگر تا سک گئی ہی ہیں · اب تک نامیری مشت استخوان میں زور ہے

ہے فتح ہی دشمن پہ غالب ہو جو کچھ تدبیر ہے · پہلوانان میں کب ہی جو کچھ مانگین زور ہے

وحشت کو لیلی کا ناقہ چھین لیجائیگا · جذب مجنون سا بھلا کب ساربان میں زور ہے

مو موم دانا یہ دشمن کا نہیں چلتا ہی زور · پیل کی گل کی فقط ہے پیلیان میں زور ہے

ناتوان ہیں ساری قیمتیں لی اغراض · جسقدر صاحب قران استان میں زور ہے

جب رگیں باہم زبانیں صلیبیں ہو گئیں — ناتوان ہے تیغ مگر تیری ہی بانہیں ورہی

وہ نہیں ہے عشق سے کٹی ہیں جسم تھونک کر
ورنہ ناسخ اسقدر کس پہلوانِ ورزشی

خیالِ یار میں دل شادمان ہے — نہیں ہے غم جو نظروں سے نہان ہے
مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہے — تماشا ہے تہِ آتش دھوان ہے
تصورِ سیم تن کا دل میں ہے گنج — خیالِ یار کا گل پاسبان ہے
تکلم ہی فقط ہے اوس صنم کا — خدا کی طرح گویا بی دہان ہے
اذان نالی ہوی آخر شبِ وصل — طلوعِ صبح ہے وقتِ اذان ہے
سراپا ہوں غمِ فرقت سے میں زرد — مرا قد مثلِ شاخِ زعفران ہے
نقاب اولٹی گلِ عارض سے اوسکی — گلِ خورشید کے سر پر خزان ہے
تصور ہے جو اک خورشید رو کا — ہر ذرہ دل کا مثالِ آسمان ہے
تلیون اوسکی شمع و تہ ہو خلق — تہِ فانوسِ خیالی آسمان ہے
ہما تا کوی جانان کاش پہنچے — تہ نامہ ہے مرا جو استخوان ہے

[illegible]

ستارے چھڑتے ہین جو تیغ نفس سے — زمین فیضِ قدم سے آسمان ہے

وہانِ تنگ مین ہے مانند مشعل — یہہ سوزان میرا ہر اک استخوان ہے

خیالِ زلف مین نالان جو ہے دل — بیانِ اژدہا آتش فشان ہے

بہ رنگ طائرِ رنگِ حنا ہون — کفِ پائے حسینان آشیان ہے

غزل اک اور پڑہیے اس زمین مین — کہ سب مشتاق بزمِ دوستان ہے

[illegible]

ولہ

۱۸۲

ہمارا ہر نفس اک بادبان ہے — روانہ کشتیٔ عمرِ روان ہے

ابہی ہر چند وہ بت نوجوان ہے — سفید اوسکا مگر موئے میان ہے

معطر آتشِ گل کا دہوان ہے — کہ منہہ پر گیسوے عنبر فشان ہے

تنِ خاکی مین قدر اپنی نہان ہے — زمین جیسے حجابِ آسمان ہے

تصور مین جو ہے روے عرقناک — بجاے دل بغل مین عطردان ہے

دہن ہے غنچۂ گلزارِ فردوس — کہ اک عالم کی نظرون سے نہان ہے

اڑون کیا احتیاطِ جسمِ خاکی — غبارِ توسنِ عمرِ روان ہے

[illegible]

[illegible]

تصور میں ہی ایک انگلیا آئی چڑہا | یہہ دل تنجشک کا اب آشیان ہی
لیا ہی آکسی مچھلی کو پیدا | یہہ اعجاز کف رنگین عیان ہے
زمیں و اژدون ہی اپنا کوکب بخت | زمین اوپر ہی نیچی آسمان ہی

بحمد اللہ مرا ممدوح ناسخ
جگر بند امام انس و جان ہے

قیامت پایمال جلوۂ رفتار دلبر ہی | جو اوسکا نقش پا ہی غنچۂ خورشید محشر ہی
نہ جا ہی نامہ بر گر اوس گلی میں جان جاتی ہے | کہ بال شوق سی نامہ ہمارا خود کبوتر ہی
قیامت کیوں نہ مچی بدم چڑہا لی آستین قاتل | صفائی ساعد سیمین بیاض صبح محشر ہی
دہن ہی چشمۂ آب بقا خط خضر ہی اوسکا | پہرا جو دل مرا محروم یہہ گویا سکندر ہی
کسی کی خط مشکین کی تصور میں جو رویا ہوں | مرا ہر پارۂ دل اشک کی دریا میں عنبر ہی
نکلجائی کا نکلتی نکلتی اوسکی راہ دم نکلیگا | غنیمت ہی جو میری عکدہ کا قبلہ در ہی
رہا بیتاب نالان مدتوں ہجر ادو غم میں | خداوندا جرس شاید مری طالع کا اختر ہے
بلاے عشق سی بہاگون کیونکر کوئی جائے امن | برای طفل ترسین پناہ آغوش مادر ہی

[illegible]

اوڑا جاتا ہوں اوس گلچہ کو میں بی اختیار آہ
دہوان ہو نہیں سکتا ہے اوس جذب بادِ صرصر ہے

شفا تیرے سی کیا ہو گی مجھہ بیمار ہجر انکو
لگا آب دمکی لب یار مجھکو آب خنجر ہی

لب و دندان جانانکو کہوں لعل و گہر نو کر
صد رنگ آ ایک یانیکا ہی قطرہ ایک پتہر ہی

جلادے کیونکہ مضمون آتش داغ جدائی کا
نہ کاغذ ہی مرا مکتوب یا بال سمندر ہی

بیابانو نہیں ہی یک وان حکم روان اپنا
شہ اقلیم وحشت ہوں بگولا گرد لشکر ہی

نشان اوسکی قدم کی پڑ گئی جبین پی تربت
یہ سمجھا مین کہ میری خاک پر پہولونکی چادر ہی

قریب آیا ہے شاید جلوہ گاہ یار ای ناسخ
فروزان پاؤن کا ہر آبلہ مانند اخگر ہی

چمن ہی خار بیابان جا مجی کانٹا دیکھیے
زلف جانانکی عوض شام غریبان دیکھیے

تماشائی کیون داغ معشوقان گل تر
مرعا ہی جی ہلنی سی گلستان دیکھیے

چل کی چیتیون کی کمر مین کہیں طوق آئینہ
نرگس جادو کی جا چشم غزالان دیکھیے

پہیر لی آنکھیں مرے ہی نشتر عقرب کی طرح
کاکل پیچان کی بدلی مار پیچان دیکھیے

تا تلی اغیار اپنی آنکھہ مین کہتکا کرین
ابلون مین کچہہ نوک خار مغیلان دیکھیے

آتی پھرتی کیون کسی کی صبح خیز نگاہ
صبح سی تا شام ٹہتی اس سی وہ آن دیکھی

کیجھی اب دیدہ غول بیابان پر نگاہ
خشم آلودہ کہان تک چشم و دہان دیکھی

بہ چکی ہین اپنی آنکھون سی بہت سیلاب اشک
لوہ کی چشمون کو بہی یکچند جوشان دیکھی

اڑ چکی اقلیم وحشت مین بہت جوش و خروش
چند مدت عالم شہر خموشان دیکھی

ہو چکین وہ عشق کی غم مین بیابان چاک کیا
اپنی غم مین گور کا چاک گریبان دیکھی

ہی خدا شاہد یہی ہی اپنی ای ماسح مراد
کربلا مین روضۂ شاہ شہیدان دیکھی

جلوہ گاہ اوسکا اثر سی دل بیتاب ہے
چمکے آئی آفتاب ایک کرمک شب تاب ہے

صحن گلشن پر کہان بسمل قصاب ہے
ہی فراق یار مین مجکو چہری کی آب ہے

کیا ہوا اگر ایکدم آتی نہین آنکھون کو نیند
میری طالع کو عوض سونی ہمیشہ خواب ہے

از تواضع تا رہین سب ہی آگی ہر نکو
مورد سجدہ قد خم گشتہ محراب ہے

فکر ہی تعمیر کی جوا ندنون ہمکو مگر
اس خرابی کی طرف پھر آمد سیلاب ہے

تا لکی اسکی کشاکش کی ہی یہ دل آگہی
ہر نفس خنجر ہی لیکن خنجر بی آب ہے

داغ ہو سر پر کلین طوق تری پا زنجیر — تجھ تو ہوا اسباب آخر عالم اسباب ہے
بوٹی بوٹی یار سی جسکی پھڑکتی ہی مدام — اوسکی عیسی سینہ مین مرغ دل بیتاب ہے
ہونگی نید آنکھین تو سمجھونگی کہ بیداری ہے یہ — دیکھتی ہو کھول کر آنکھین جسے تم یہ خواب ہے
رنج دیتی ہین فراق یار مین اسباب عیش — چاندنی جو ہی مری پروانہ کو سیلاب ہے
ٹس ست سیمین بدن کا آج ہی لین خیال — سلک اشک آنکھون مین مثل سبحہ سیماب ہے
ایکدم ہی یہان ترقی و تنزل ایکدم — ڈوبتی ہین اہل جاہ اور آسمان دولاب ہے
ہی برنگ گل جو ہر اک زخم اپنا خندہ زن — اشک بلبل سی تری تلوار مین کیا آب ہے
اشتیاق ایسا ہی آب تیغ قاتل کا مجھی — مضطرب ہر زخم مثل ماہی بی آب ہے

ایک قطرہ مین ہوا ناسخ مرا ٹکڑی جگر
بادہ گلگون فراق یار مین سراب ہے

خاک اوڑوائی کیا جنگل مین آ کر ابھی — چرخ سمجھا گرد باد دامن صحرا مجھی
وصل کی شب غش ہی آیا لیکن غم نہیں — آفتاب حشر ہو گا صبح کا تارا مجھی
ساقیا پی یار کیا ساغر لگاؤن منہ سی مین — ہر حباب بادہ ہی ہو ٹھو نکا تبخالا مجھی

شکل ہی پڑتی کانٹی یہان مین پاس کی — پر نہ ہمت نی کیا منت کشِ دریا مجھی
زیست ہے میرے چمن مین کو سپند کی طرح — آسمان نی ذبح کرنی کی لئی پالا مجھی
سرو ہوتا ہون تڑپکر کوئی دم مین جو ہو — وصل کا یاد آگیا ہی موسمِ سرما مجھی
داخلِ خلوت سرا ہونگی کسکو تاب ہے — دیکھکر زنجیرِ در کو ہو گیا سودا مجھی
ہو گیا مانندِ خورشید آشکارا داغِ عشق — صبح سان چاکِ گریبان نی کیا رسوا مجھے
باندھتا ہون جبکہ مین دستِ منور کا چھلا — خواب مین موسیٰ کہا تا ہی یدِ بیضا مجھی
ہجر مین مثلِ عنکب اب پہاڑ کہتا ہی پلنگ — کاٹنی کو دوڑتی ہی صورتِ دیبا مجھی

پوچھتا ہی ناسخ مجھ سے پری اوداسی کا سبب
آپ مین بذات حیران ہون کہ ہی کیا مجھے

نہیں پہنچتی جو نالی ہی ہم صفیرونکی — قفس کی طرح مین دل چاک ہم اسیرونکی
سرِ حصولِ سعادت یہان بہی ہی کتکا — جو رشکِ بالِ ہما ہین تیری تیرونکی
لڑی تو سلسلۂ زلف مین اکر داخل — مرید تا کہ بیعت ہون سارے پیرونکی
بڑا محیط مری جوشِ اشک سی ایسا — کہ اب نشان نظر آتی نہیں جزیرونکی

یہہ انقلاب کیا تونی چرخ مینائی — نہ تھی جو ساغری کاسی مین فقیر وں کی
جواب خط مین نہ پرزہ کبہی لکہا او سنی — اور اولٹی پرزی اوڑائی مری تحریر ونکی
نظر کباب ونکی رگ رگ کی کل پڑتی ہی — جو شفقتی ہین تیری ہاتہہ کی لکیر ونکی
جبہی تو کہتی ہین پروانہ اور آپکو شمع — مزاج گرم ہین کس درجہ ان شریر ونکی

اگر حسین ہو فقیر اوسکی بندی ہین ناسخ
نہ ہم ہین شاہونکی مشتاق نہ وزیرونکی

کوئی پروانہ ہی یا میرا دل مشتاق ہے — شمع ہی فانوس مین یا پیچہ مین ساق ہی
زلف کی مضمون سراسر ہین مری دیوان مین — تار سنبل رشتہ شیرازہ اوراق ہی
وادی وحشت مین ہین اپنی ہی یہہ جوش جنون — طاقت جنبش کہان اوسمین کہ مجنون قاق ہی
ایک جا ہی حسن مین عاشق کی مرگ و زندگی — زلف مشکین ناگ ہی خال سیہ تریاق ہے
گل ہی غنچہ مین نہان بو سبکی ہین دماغ — پردۂ دل مین ہی لیکن شہرہ آفاق ہی
ایک سی آئی نظر مسجد کی محرابین ہزار — ای صنم لیکن تری محراب ابرو طاق ہی
لکہتی ہین سب جن جن ایسی پیچ کم کئی — یہان خیال یار مین ذرات استغراق ہے

سجدی آتی ہین ہزاروں جا بجا ابرو مدام
تیری ابرو ہی مسجد کا شاید طاق ہی

دور ہون لیکن مفصل ہی عیان سب حال یار
یہ تصور کشف ہے اعجاز ہی اشراق ہی

ہوتی ہی ہر دم شرربار آتش رنگ حنا
یہ تری سنگ نہین مطرب ہے چقماق ہے

جان دی ہی جسنی تجکو بان ہی دیکا وہی
جو ترا اخلاق ہی ناسخ وہی اق ہی

آئی آنکھوں کی تصور میں وہ گل رخسار ہی
ہر گل ہی خار حسرت جسکی آنکی خار ہی

اے کلیم اپنا دل وسکا طالب دیدار ہے
آفتاب حشر جسکا روزن دیوار ہی

کیون گذرتی ہی بچا کر سکوہ کاکل کنار
جسم زار اپنا مگر پالی نگہ کو خار ہے

لہلہاتی باغ مین گل ہائ جال ہی
مبتلائی خار غم رستا جسکی زردار ہے

جوش سودا مین کم ہونا آنکھون کا نہین
کیا ہوا ہم دیوانوں کو غم عشق آکر خوار ہے

ایک جب اطلاع واثرون کو افسانہ ہوا
ورنہ عالم میری نالوں کی سبب بیدار ہے

ایک مین ہی اپنے داغ مین سودا ہوا
ورنہ جو لالہ ہی باغ دہر مین اک خار ہی

رو نکلنا منہہ پر نہین آنکھوں مین پلکن مین فقط
دیکھنا ترکس ہی پر خار اور گل بیخار ہے

[illegible]

داغہائی یاس ہین پہلو نکی چادر کی عوض — دل مری پہلو مین تو حسرت دیدار ہی

لقمہ یا مجکو جبر دارا ہی ہما جلجانی کا — استخوان میرا غذائی مرغ آتشخوار ہی

مانگ سب کہتی ہین جسکو سانپ ہی وہ لہر — کیچلی موباف ہی اور اوسکی چوٹی مار ہی

وہ بت کافر ہی گلدستہ ریاض حسن کا — رشتۂ گلدستہ بالائی کمر زنار ہے

زلف ہی مار اور موتی کانکی دندان مار — کان اوسکا میری نظرون مین دہان مار ہی

چاہی قاتل کا خنجر زخم پر پہاہہ کی جا — رنگ اوس خنجر کا مجکو مرہم زنگار ہی

آہین ہی جیب سینہ کی اوڑا دی چاک سی — فصل گل مین کس لئی دست جنون بیکار ہی

تیر مجہ کشتہ کی پہلو سی نہ کہینچو یار کا — بعد مردن بوسہ لینی کو لب سوفار ہی

درد سی ہوتی ہی پیدا خاکساروں کی دوا — زخم کو جادہ کی سبزہ مرہم زنگار ہی

آتش نمرود گلشن بن گئی تہی جس طرح — یون مجہی آتش کدہ بی یار بہر گلزار ہی

دوڑتا ہی جس طرح طاؤس سنبل کی طرف — یون دل پر داغ میرا گرد زلف یار ہی

ہی خدا کی یاد کا حیلہ بی اخفای راز

ای صنم ناسخ تری فرقت مین شب بیدار ہی

[illegible]

نہ فقط چاہ مجھی قامت دلدار کی تھی — شکل منصور زمانہ تو ہوس دار کی تھی

ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسیٰ — آتش طور سے گرمی ترے بازار کی تھی

جو ترا رخنۂ دیوار نظر آتا تھا — صاف تصویر مری دیدۂ بیدار کی تھی

تھا مجھی بال ہما سر پہ کلاہِ دیوار — چھاؤں جس دن سے مرے سر پہ تری دیوار کی تھی

آشنا تھا نہ کبھی پاے نگہ کانٹوں سے — راہ جب دن سے مجھی گلشن بیخار کی تھی

جب تلک گلشنِ رخسار ترا تھا بیخار — تو بلبل تھی کہ خواہش ہمیں گلزار کی تھی

تھا ترے عکس سے کیوں ماتم بد بخت — بسکہ کسی بد کوکب خانۂ خمار کی تھی

چہرہ آتشکدہ ابرو تھی سو محراب حرم — گردن اک تری خم کافر و دیندار کی تھی

صلحنامہ جو لکھا تیرے خط مشکین نے — تری جنگ جو کچھ میری اغیار کی تھی

ہو گیا سبزۂ خط اسکو شفا کی بوٹی — اس سے اور دوا کیا دلِ بیمار کی تھی

تھی نہ امید رہائی کی دلِ ناسخ کو
لاکھ زنجیر تری گیسوی خمدار کی تھی

داغ دل جبکا خیالِ عارضِ پر نور سے — ہو گیا روشن چراغ اپنا چراغ طور کا

زخمی ہوں تیغِ نگاہِ زلفِ مخمور سے | مے ٹپکتی ہے مرے ہر زخم کے انگور سے

ٹسکے جو انسونکی چمک کا دہیان جو ہے رات اندر | متصل آتی ہیں آنسو سبحۂ بلور سے

آدمی کوئی نہیں مثلِ سگِ اصحابِ کہف جو | ہیں سگِ دنیا ہزاروں بلعم باعور سے

ہوں حسینوں کی ستم سے جان بلب تو غم نہیں | ہو سقر کا طور جنت میں جو رِ حور سے

چاند کو اپنا مشابہ دیکھکر تھی یہ لگا | ہمنے عکسِ آئینہ کو دیکھا دور سے

کب ہوا مارِ سیہ سامنے روشن چراغ | بھاگتا ہے آفتاب اپنی شبِ دیجور سے

دشتِ وحشت سے ہے جیب ہے تار تار | پیرہن جلدی ہے تار اپنی تن پر نور سے

فصلِ گل کرتی ہے بالینِ تنگِ گل مجھے | جامۂ وحشت زیادہ ہو دے دستور سے

سنبلہ جاتا ہے تیری لٹ کا تماشائی ہو | بھاگتی ہیں سانپ سب دیکھکر جو دور سے

اوسمیں ہے آبِ بقا اور اسمیں ہے زہرِ فنا | لیا ہے ظلمت کو مثال اپنی شبِ دیجور سے

تیشۂ شیریں نے کوہکن کا کام آخر کر دیا | زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہے ہرگز زور سے

نغمۂ مطرب سے محفلِ مست ایسی ہو گئی | مے چھلکتی ہے ہر دم کاسۂ طنبور سے

یا شکستہ جو ہیں تاجِ ہمارِ سلطنت | یہ صدا آتی ہے ہر دم تربتِ فغفور سے

[illegible]

تو وصف اب ترتا ہو آتش برقِ تجلی کی قلم ‏— پھر جامہ شاخ میں لگائی ہی نخلِ طور سی

وله

آتی آتی کیون نہ اوٹھی ہائے نیند آ گئی وہ پری ‏— صبح ڈرتی ہے بہت میری شبِ دیجور سی

طالبِ دیدار جسکا ہی لا وہ تجھمین ہی ‏— جلوۂ برقِ تجلی تھا شرارِ طور سی

خلق کی اعمال ہی کرتی ہین ایسا انقلاب ‏— جا ئی آتش ہی ترے پانی کا ہوا تنور سی

منعمِ موذی کی گہر کو اہلِ حاجت لوٹ لین ‏— مانگتا ہی کب کے لی جا کر عسل زنبور سی

وعدۂ دیدار او سنی حشر پر کہتا تو ہی ‏— طالعِ خفتہ نہین ہوتی بیدار لیکن صور سی

باعثِ الفت ہی جنسیت کہ از بس ہی جگہ ‏— نرگسِ بیمار کو میری دلِ رنجور سی

ہو گیا ہی مجکو سودا اک تجلی دیکھکر ‏— ڈھونڈتا ہون اوسکو پہرتا ہون سنگِ طور سی

بعد مردن بھی ہی ایسا خوف قاتل کا مجھے ‏— بات کر سکتا نہین جنت مین اگر حور سی

کیون نہین آتی صدائے نالۂ مرغِ سحر ‏— گیا وہ ہلکہ مر گئی میری شبِ دیجور سی

جسمِ خاکی کا ملک پائی نہی کب ہی خدا ‏— ایسی ہستی کو یہ بنوایا ہی تھہر مزدور سی

غور سی ٹیکہ کی سرخی کچھ نظر آتی نہین ‏— رنگ پیشانی صنم کا ملگیا سیندور سی

[illegible]

باٹنے لی کوئی اُسی کا درد یہہ ممکن نہین ۔ بار غم دنیا مین اوٹھواتی نہین مزدور سی

مثل مُہرِ طلا ہری ایسیت دست سی نگِ حنا ۔ تم نہین اوسکی ہتیلی ساغر بلور سی

خون ہی ہم بیکسونکا اونکی سر پر وا عطا ۔ جا ہی می سرکہ بناتی ہین جو لوگ انگور سی

دیکھتا ہون جب کلام اوسکا بہت آتا ہی یاد

انس تہا مجکو نہایت ناسخ مغفور سی

ہی محبت شعلہ ہائی عارضِ پر نور سی ۔ ہو جنو ط اپنا موی پر شمع کی کافور سی

ہی محبت مجکو اوس سروِ قدِ پر نور سی ۔ سایۂ وشمن تری جسکا برق نخل طور سی

گرتی ہی بجلی جو عکس عارضِ پر نور سی ۔ آئینہ کیا تونی ہوا یا ہی سنگِ طور سی

جل گیا ہی دل میرا برقِ رخِ پرنور سی ۔ یہ صنوبر کم نہین تیرہ مین نخلِ طور سی

وہ پری کشتہ گر ہو تو بھی اپنی جان ہی ۔ روح حاصل جس طرح ہوتی ہی قلب حور سی

دم بخود ہون تری ماتہی کا ٹیکا دیکھکر ۔ لال ہو گئی ہی زبان ناطقہ سیندور سی

نزع مین ہون پر مری دیکھ سکتی نہین ۔ موت بھی آتی ہی فرقت کی شب دیجور سی

ہیہ تیری کی وفا سی طرزِ قیامت عیان ۔ منہہ لگا دیتا ہی اسرافیل ہر دم صور سی

[illegible]

دیکھنا اے اہل عبرت انتقام آسمان سے ۔ بنتی ہین جام گدا خاک سر فغفور سی

خون لگ کہون بیگناہونکی سری پر پیرہو ۔ ای بت سفاک تو کچھ کم نہین منصور سے

مثل موسی ہو مسیحا کو ید بیضا نصیب ۔ ہاتھ لگجائی اگر میری تن محرور سی

جو نظر آیا حرم مین دیر مین دیکھا وہی

ناسخ اپنی انکھین روشن مین خدائی نور سی

زار انتظار خط نی کیا اسقدر مجھی ۔ پہنچا سکا نہین ہی مرا نامہ بر مجھی

شاخونکی طرح سایہ کو رکھتا ہی شیر ۔ گر دیکھتا ہی ہو نہین کوئی شجر مجھی

ہون وہ غمین کہ لب ہنسی ہون آشنا ۔ دیوار قہقہہ ہی جو آئی نظر مجھی

دلمین بتونکی سوز محبت نی گہر کیا ۔ گویا ہی دخل سنگ مین مثل شرر مجھی

مین سر شک رشک کی مرون یعنی اسی جگہ ۔ دکھلا دیا قضا نی ترا سنگ در مجھی

کعبہ مین جاکی بیٹھ رہونگا مین دیکھنا ۔ تو دیر سی نکالی کا ای بت اگر مجھی

ممکن نہین سوای خدا علم غیب ہو ۔ کیونکر صنم تری نظر آئی کمر مجھی

مرجاؤن پیشتر مین الہی وصال سی ۔ فرقت مین میت کی ہو تمنا اگر مجھی

[illegible]

صندل کی جستجو ہی عبث فائدہ ہی کیا — ایک درد سر میں اور جو ہو درد سر مجھے
تھی وصل کی بات ہاتھ میں چھڑی اور قفس میں — گیا شاخ خشک میں نظر آئی ثمر مجھے
روشن ہو لوگ یہی کہتی ہیں نفرت سیاہ کار — گر وہ جبیں وصل کی شب ہے سحر مجھے
تیرے سنہر رنگ پہ مجکو ہوئی جنوں — اطفال کرتے ہیں ہدف خشت زر مجھے

ناسخ برنگ نکہت گل ہی سفر مرا
مرکب ہوا ہے دوش نسیم سحر مجھے

ابھی ہم قید میں کس روح چھوڑ مجبس تنسے — ہوئی ہے تو ترا شکل قمری طوق گردن کا
بہار حسن ایسی خزاں میں جو رد دشمن نے — چراغ گل کبھی تا نہیں گل باد دامن سے
خط رخسار یار کی تصور میں جو رونا ہوں — ہوئی ہیں دانہ ہائی اشک حاصل مہکی خرمن سے
جنون نے میری پانی کو یہ تاثیر بخشی ہے — نہ اوجھا میری صحرا کا کبھی کانٹا ہی دامن سے
زمین گردوں گرد و نیا نہ شکل فلک تیری سی جدا ہی — ہزاروں ماہ نو نکلے نشان نعل توسن سے
اگر اے مہ گلستان ہی تو بانو گلستان ہی — لگی رہتی ہیں آنکھیں تیری آنے کی روزن سے
جو دی خورشید نے نسبت تجھے اے خیرہ ماہ طلعت — ہوئے روشن عالم دل ہی تیری رخسار روشن سے

زبان تجھ سن میری داں سخن کی بندی ہی — تہ رستی بند جاتی ہین جلیسی حرف بزن سی

نکالون دشت مین کیا خار پا ناتوانی سی — نہ میری تہہ کو ہوتا ہی عشق یار رسوا سی

مسی آلودہ لب سی کہیلی انت دسکی نکلتی — نظر آتی کلین بیلی کی کلیان ک سونسی

چمن مین گل بہتی تا ہی اک میری طرح تجہ — ہوا تا بت یہہ ہی گل ہر مین بلبل کی شیوہ

قسمت ہی ہم اسیر ایسی ہی عشق کی تجہ — اچہی آتی ہی بو گل قفس تو صحن گلشن سی

ہوائی سر مین جنت آتی ہی خمار کی ہتی — غریبو نکی ہی جیسی ندگی جاڑ ہو مین گلخن سی

مین دینی کو حاضر ہون وہی تجھ کو شرم آتی ہے — جہکی ہی دل قاتل تہ یا دہ میری ونسی

اچھا کیا اگر زندی ہیت ہی یا تیغ قربان — تری آواز یہ مردہ ہی نکل آتی ہین تن سی

جنون تہا مجکو جب مین طوق منت کا پہنتا تہا

پریزادو نسی تا سخ عشق ہی مجکو رکہین ہی

دل مرا مرکہ شب فرقت مین ایسا شاد ہے — جیسون یاران مجہی یہ شور بیتاب کیا دہی

شکوہ وصل بہار پر روی جانان ہی عبث — شل گل سینہ مرا سدا کیا زار و سہی

رنگ جاتا ہی دل مین تجہی ہی خموش — گو مین ہی میری دل کو نالہ و فریاد ہے

قدردانی جو ہری خالی نہین ہی مرتبہ · دستِ گلچین کلو نہ باغمین بیداد ہی

دور ہی یار اپنی نظروں سی تصور مین قریب · گھر تو ویران ہی مگر بزمِ خیال آباد ہی

بندہ گیا مجکو تصور کس قدِ موزون کا آج · جو بگولا ہی مری نظروں مین اک شمشاد ہی

جی نہین بہتا نظر آتا شبِ فرقت مین آج · کہکشان تلوار ہی اور آسمان جلاد ہی

قصرِ تن کی بی ثباتی کا جو آیا ہی خیال · ہر حباب اپنی نظر مین قلعۂ فولاد ہی

شوقِ گلزارِ فنا مین ہی مرغِ روح کو · چار دیوارِ عناصر خانۂ صیاد ہی

یہ ہمارا دل ہی یا پروانہ ہی یا فاختہ · ہی وہ قد یا شمع کافوری ہی یا شمشاد ہی

سر جھکائی ہون ترا اشمع سی گنہگار طرح · ہر کوئی سیہی میری جان کو جلاد ہی

کیا سمجھ کر کو ہی مہرویان مین ہو جاتا ہی تو
آفتِ عشقِ گذشتہ تجکو ناسخ یاد ہی

شبیہ قامت ... ایک مصرع ہے · نہین دیوان تصاویر حسینا نکا مرقع ہے

ترا زیور جو تارا ہی یہی ہکڑ مرصع ہے · تو اسکی وصف مین بالکل کلام اپنا مرصع ہے ×

تری رخسار تابندہ کی ضو ہکا جو مطلع ہے · یعنی آفتاب صبح محشر کا وہ مطلع ہی ×

[illegible]

شگافِ خامہ سے چاکِ گریبانِ سحر گویا
جو مطلع ہے مرا خورشیدِ معنی کا وہ مطلع ہے

طواف اوسکا نکیون بارہ مہینے ہر سنہ آیا
کہ رتبہ طاقِ ابرو کا کہیں کعبے سے ارفع ہے

پڑا جو مین صفا سے عکس جن اوسپہ ستارونکا
کمان ہے ایک عالم کو کہ جسم اوسکا مرصع ہے

گرون مین کو رکھے آتا ہے آخر تو کرجانا نکا
مرجع بات ہے گویا وہ اک بندِ مرجع ہے

بسا زر دون بہی مرتے ہین غل ان اہلِ دنیا کا
وگرنہ کیا سبب جو انکی وضو نپر ملمع ہے

کہان بیت الصنم مین ہر کسی کو بار ملتی ہے
وہ بیت اللہ ہے سارے جہان کا جسمین مجمع ہے

عروج اوج و روزہ عبث ہے تجکو اے اسفل
مین مثل ماہ کردون معین تو مثل ماہ ہے

بہلا دیر و حرم کیا اگے تیرے آستانے کے
صنم نام خدا ہندو مسلمانکا یہہ مرجع ہے

مرا خامہ ہے باغ فکر مین شجرہ باغی کا
میری طبعِ روان اشعار کی بحر کا منبع ہے

اگر تقطیع شعر اوس سے کی کوئی پوچھے جہان آرا
یہ شیخ شہر سارے شاعرونکا جو مقطع ہے

رگڑتا ہے سر اپنا کیسی تیرے آستانے پر
سبب یہ ہے جبین جس کی زبیدہ بان اقرع ہے

حسینونکی لگی رہتی ہین انکہیں سبزہ خط پر
بجا ہے کہ اوسے کہتی ہمہ اولاد کا یہ مربع ہے

امیر اپنا کہیں کیون نہ ناسخ شاہ مردانکو
قضا مین ہے وہ قاضی ہے شجاعت مین جو اشجع ہے

[illegible]

روشن جو عکس رخ سی یہ جام شراب ہی — اُٹھتی ہین ستارہ مین آفتاب ہی
تاثیر کلر جو نکی تصور کی دیکھنا — لختِ جگر جو گل ہی تو آنسو گلاب ہی
بی یار پیتی ہی جو ہوا چاک چاک دل — ساقی یہ ہی شراب کہ خنجر کی آب ہی
حیرت سی ہی طلسم جہان دیکھکر مجھی — یارب مرا خیال یہ ہی یا کہ خواب ہی
کانٹی جو کر رہی ہین عزیزونکی کاوشین — اس ظلم سی مرا ایک بیابان خراب ہی
اتنی لگی ہین زخم لبِ جو سی کس قدر — قاتل سی ہمسی حشر کی دن یہ حساب ہی
ایسا جنون نہین کوئی کہ دریا بنا ہی دشت — زنجیر موج آبلہ پا حباب ہی
آخر وہ مان ہی حسن یہ بات تند کی تمام — پیری ہی اپنی یار کا عہدِ شباب ہی
ہم میکشونکو غم نہین فرسکا محتسب — فردوس ہی بستی ہین نہرِ شراب ہی
لفظونکو قطع کر کہ یہ ہین دشمن جہان — سانپونکی قتل کرنی مین ظالم ثواب ہی
یوسف کی طرح کھینچ ہی لاؤنگا دیکھنا — ظالم مرا خیال زلیخا کا خواب ہی
اوس تند خو کی سوئی پا نگاہ گرم — پانی ہوا شراب تو ماہی کباب ہی
آباد دل مین ہی غم و اندوہ کا جہان — سینہ فلک ہی داغِ فراق آفتاب ہی

اُسکو ہماری آنکھ کی نظارہ کی ہی تاب — خورشید جسکو کہتی ہین اوسکی نقاب ہی

ہی عشق اوسکی روی کتابی سی ہین مجھی

ناسخ جو شوخ صاحب ام الکتاب ہی

غم سی مین نہین خالی غم جانان مین کبھی — کبھی آنسو تو مرا سر ہی گریبان مین کبھی

ناتوان ایسی ہین ہم سایہ کلکو نہو جو ٹہری — نکہتِ گل سی ہی ہمدوش کی گلستان مین کبھی

ہی یہ میری دل صد چاک سی نفرت اوسکو — شانہ کرتا نہین وہ زلف پریشان مین کبھی

قافلہ کیا کہ جرس کی بھی صدا سنتی ہی — نہین آتی مری پر سوا بیابان مین کبھی

عالم آہونکی شرارونکا یہ ہی دونہین — جسطرح اوڑتی ہین جگنو شب باران مین کبھی

ہم ہین وہ وحشی عریان کہ اگر قتل ہون — لہو اپنا لگی قاتل کی نہ دامان مین کبھی

فائدہ قرب توانگر سی تہیدستون کو — نظر آئی نہ گہر بحر مرجان مین کبھی

راہ پائی تری کوچہ مین جو وہ آئی — نہ کبھی باد صبا باغ گلستان مین کبھی

شوق قاتل کی گلی کا ہو فرشتہ نقال — لاشہ اپنا نہ رہی گور غریبان مین کبھی

لہدی اگر وہ کہ غیر آئی نپائی کہ مین — جنگ نکلی اگر ہوسکی دربان مین کبھی

[illegible]

یار آیا نہ نظر سوئے صحرا میں آریان — برق چمکی نہ مری سامنی بادلین کبھی
دن جدائی کا شب وصل سی تہا ہی دراز — دخل ہوتا نہیں خورشید کا میزان میں کبھی

سرد مہری پہ ہی شعلہ رخونکی تاریخ
گرم پہلو ہوا فصل زمستان میں کبھی

دہر میں غرق گنہ کون مرا ثانی ہی — موج ہی مجکو بجائی خط پیشانی ہی
لشکر مور خط ہو کہیں کب شکن — ہر پری چہرہ کو دعوای سلیمانی ہی
نور کا نام ستارہ جدائی میں نہیں — جو ستارہ ہی سو اک دیدۂ گریانی ہی
چشم جانان سی گئی حال آنسو میں آن — دیکھنا چشمۂ خورشید میں بھی پانی ہی
تکتکی لگ گئی جس سمت ہوا منہ اپنا — مثل آئینہ یہان عالم حیرانی ہی
سوز غم سی نہیں ہر گز دل بیتابکو رنج — آگ سیماب کو اور رنگ پشیمانی ہی
اسقدر سرکش ہی پروانہ سی تیز — ہر اک تاج خروس افسر سلطانی ہی
کام شمشیر نگہ کرتی ہی جس مقتل میں — جوہر تیغ وہان دیدۂ قربانی ہی
نور زنجیر ونسی تا بنو عوض جاو پر گل — تہا میں دیوانہ مری روح بھی دیوانی ہی

[illegible]

غم شب مہ سی شب تار نہین ہی ناسخ
اب تصور مین جو وہ چہرۂ نورانی ہی

پھر وحشت لامکان کا چاہتی ہی سیر مجھے | گوشۂ زندان ہوا ہی عالم امکان مجھے
واقعی انسان ہی اشرف ساری مخلوقات سے | لاکھ پریونکو بھلا دیتا ہی ایک انسان مجھے
میری بستر سی جو وہ صبح شب وصل اوٹھ گیا | صورت تصویر توشک کر گیا بیجان مجھے
جا بتا گریہ شرارت دل نے تیار صنم | سنگ سی آتی نظر آیا آتش پنہان مجھے
پاسبان سمجھا نکیرین آئی جب بہر سوال | گور مین بہی ہی خیال کوچۂ جانان مجھے
ہو نہ ہو اپنی پیرہن سی تو نی چھپایا ہو نہین آہ | یاد جب آجاتی ہین اوسکی لب و دندان مجھے
ہوش آتا ہی جو سودی مین تو کرتا ہون خیال | کیا مین کاٹتا ہون ملا جو دشت کا دامان مجھے
حور ہی تو ای پری وکہ ترا باغ بہشت | مثل رضوان ہی تری دروازہ کا دربان مجھے
مردم دنیا مری حق مین سگ دیوانہ ہین | کاٹنی کو دوڑتی ہی صورت انسان مجھے

کیون ملامت کرتی ہین ناسخ یہ چاک جیب پہ
چاک کرنا ہی ابہی تو دشت کا دامان مجھے

جیرستی اشک چشم کی باہر نہ ہوسکے	دریا بہری کا ہی یہ مژدہ تر نہو سکے
حاصل ہو عیر کو شۂ تجرید کیا کمال	بن سیپ قطرہ آب کا گوہر نہو سکے
باہر قدم نکالین جو ہم گہر سی کیا مجال	یہ ضعف ہی کہ آپسی باہر نہو سکے
بہولی نہ تیرا مصحف رخسار دیکہکر	جس سی کہ ایک حرف بہی ازبر نہو سکی
تقلید سی ہوا شرف ذات کب حصول	آئینہ ساز مثل سکندر نہو سکے
کیونکر کرون مین اپنی طرف وسکال رجوع	جب اختیار اپنی ہی دل پہ نہو سکے
رکہو کسی طرح تو سر و کار مہربان	گر تی ہو جبا ہی مع فا گر نہو سکے

شامل نہ ہو جو ناسخ سرگشتہ کا غبار
صحرا مین گرد باد سی جکر نہو سکے

کو مرا تا بوت یارو نکو و بال دوش ہے	اور تو میری لئی کہولی ہوی آغوش ہے
کیا چمکتا ہی ترا نور بدن سی پیرہن	ایک عالم کی گمان مین تو تمامی گوش ہے
خوب جو غم مین مری آتش زبانی کر چکی	آج کل اپنا چراغ زندگی خاموش ہے
پنجۂ خورشید کیا ہی پنجۂ پا کی حضور	حسنین جو رشید افزون تری آغوش ہے

ہوئیں جو بے بس ہوا تو لی نہ مجہپر توجہ گر — آدمی تو کیا چراغ تو تک خاموش ہی

بلبل کہتا ہی فغان عاشق جان باز تو — محو ایسا کہیل مین وہ طفل بازی گوش ہی

مرگ کی سامان مہیا ہین قضا دیتی ہی — بارہ وہان تلوار پہ ہی یہان لہو جوش ہی

چاند پہ نہ خال ک ہی یا اوسکی چہرے پہ ہی — بدلی مین تاج ہی یا محبوب کل پوش ہی

عید ہی اکشب چلو ملکہ پیئین ہم تم شراب — آج وہ دن ہی کہ میخانو مین نوشانوش ہی

ہون وہ می کش ہاتہ دن بہتا ہون — طائر جان تک بط می کی طرح بیہوش ہی

مثل ناسخ چاہئی بیہوش ہو پیکر شراب
اس خرابات کہن مین جو کوئی ذی ہوش ہی

شان آتی خاکسار کی سرکش کی گئی — پیدا ہو بو تراب تو کیا بولہب ہی

مانند دانہ خال پہ ہم خاک مین ملی — نکلا جو اوسکا سبزۂ خط کہیت ہی

رنگ وان نہی ہمارے جسد کی خاک — الدم نہ بعد مرگ بہی ہم ہی طلب ہی

اس باغ مین ثبات ہی کل کو خار کو — اسفل ہی یہان پہ عالی حسب ہی

مردی جیا لئی لب جان بخش یار سی — بوسہ کی اشتیاق مین ہم جان بلب ہی

ای تاجدار ملک جہان مقیم ہی — قابو مین کر لحد کی زمین وہ جو جب ہے

اترکی شیشی اشک کی ٹوٹین کی سقدر — ای گریہ میری دل کا سلامت حلب ہے

انسان دل مین کہتی ہین جسے تی دم — تہا عدم کو ہم چلی دنیا مین سب ہے

ہر صبح بوریا رگ خواب گران ہوئی — راحت مین عمر بھر مری پای طلب ہے

گئی ہے خیال زلف مین سب زندگی بسر — گویا کہ ہم جہان مین بس ایک شب ہے

ناسخ ہر ایک ملک کی ہوتی ہی ورد رسم

آزردہ وضع دہر سی ہم لی سبب ہے

عاشق کی سعادت ہی جہی سر و سکا جہکا ہے — قاتل تری تلوار نہین بال ہما ہے

جب شاد ہی وحشت مین گذر میرا ہوا ہے — ہر ایک بگولا ئی تعظیم او ٹہا ہی

ناوان ہین ہوتا ہی گمان شکوہ شفق کا — گلشن کا تری رشک سی یہ رنگ اوڑا ہی

جو دن کہ تہی یوسفی اپنی نظر مین — جو رات تری ہجر مین ہی کالی بلا ہے

وہ سنگدل ایک روز ہوا صاف نہ مجہسے — کہتی ہین غلط سنگ سی آئینہ بنا ہی

ملتی نہین تا حشر فنا سی غم خونخوار — گویا مری خون مین اثر آب بقا ہے

ذرّا ٹھی نہ پایا کہ اس عشق میں زر آت — گلشن میں جمع ہی شاخ گل اک دو رعنا ہی

دعوای خدائی جو تو بھی بہر دو دور — سو جو برگ جانتی ہی ہی دیکھ رہی

خالق نی یہ سرخ اوسکی کف پا کو بنایا — ہوتا ہی ماند کو یقین رنگ حنا ہی

آسودہ الماس تہا لوگوں جو کیا — یہ ہر دہن زخم کو قاتل سی گلا ہی

ہر دم ہی تمنا کہ کہین تن سی جدا ہو — جسدن سی مرا سر تری قدموں سی جدا ہی

عالم نظر آتا ہی تری عشق مین بیمار — عشق اسکو نہ کہیو کہ یہ زمانہ مین وبا ہی

کہئی جو طویل وسکو سزاوار ہی ناسخ
جس بحر مین اوس لف کا مضمون بندھا ہی

بادہ کی ہاتھ ساقی لی اوڑا پانی مجھی — گستی ہی ہوگئی تخت سلیمانی مجھی

اسقدر اے غم نہ میری استخوانونکو گھلا — آرنی ہی اکدن سک جانانکی مہمانی مجھی

آرتی ہی ضایع عبادت کو سیہ کاری مری — سجدہ مین حاصل نہین ... پیشانی مجھی

اسقدر تو نے اوڑایا ہی مجھی باتو نہین آج — ابی پری آیا ہی جو اوئی سلیمانی مجھی

بنکیا مقیش کا تار اندنون تار نگاہ — بسکہ آتا ہی نظر وہ روئی نورانی مجھی

ولہ

[illegible]

تب ہوا اس کی کمانی خانۂ زلفین میں تیر — رونق آیا نقش و نگارِ عالم فانی مجھی

تھا میں عاشق جب عجب حسن و بنا میں تھا — سنگ میں آئینہ تھا ہی جلوہ جی آئی مجھی

قتل ہوتا ہوں عجب سید ماغی کیجی — آب ہی تلوار کی یہ جبین پیشانی مجھی

کیا سبک روحی نے ناسخ کر دیا رتبہ بلند

بوی گل ہون ہی صبا تختِ سلیمانی مجھی

تیری گلگون ہین ای رنگین ادا و بہار سے — بنا ئین غازۂ رخسار گل گرد سوار سے

ہنسی آتی ہی اوس گلکو ہماری اشکبار سے — شگفتہ ہوتی ہین گل جس روش ابر بہار سے

فراقِ یار مین نفرت ہی مجکو وہ جوار سے — انہین جدا نہ کرو ہی متہم پہ نیر کار سے

پس از مردن چلا سون سبح ہی جہان بیزار سے — مشابہ ہو گیا ہی گنبد مدفن عمار سے

تری گلکی چمن ہی پانی پانی شرمساری سے — روانی مین مشابہ نک گل ہی جاری سے

گزر انتی وہ سہی قد کیون ہی ہی اشکبار سے — انہین شمشاد بھی آتی ہین وحشت جال سے

جو دعوی ہی ایت ہی کذ عالیٔ مخار سے — ہوی نقش قدم خضر بیابان کہسار سے

فراقِ یار مین آئی اجل نہ بیمار سے — ہم اک بوندی نہین کم مجکو بوندی کی قطار سے

[illegible]

زمین پر پاؤن کس انداز سے رکھتا ہے ظالم | رواں ہے ساتھ ہر نقشِ قدم تک تیر ارسے

مریضِ عشق ہون جلد بھیجے ہے نسخہ شفا نامہ کو | گذران جس طرح ہوتی ہین امراض اسکا رسے

گیا گلگشت میں کس سرو قد کی الف میں شانہ | درختونکو چمن مین کم نہیں ہر برگ آزارسے

مربی کی نہیں محتاج ہمت جنکی عالی ہے | بھلا کشتِ فلک ہے سبز کسکی آبیارسے

اگر سے بر وانسا نہیں معرکی شجاعت بھی | برش تلوار میں ہوتی ہے پیدا آبدارسے

درختو سنی نہیں باغِ جہا نمین کم عشق | ہری ہو جاتی ہین اغ ہن باد بہارسے

اگر ہی سنگ میں کیڑا اجل اوسکو یہی | ہو کب قصرِ تن محکم محل کی پائیدارسے

پسند آتا کہ تجکو عروج اکدم کا ای منعم | حباب آبجو بھی کم نہیں تیری عمارسے

جو اکدن وصلکی رحمت الدن تجکو | وہ ہین ہمدرد جنکو پیار آئی ہی بیمارسے

پڑی ہی آئی ہین پردیسی دنیا مین کاملین | تعلق بخیہ مرہم کو کیا ہی زخم کاریسے

ہوا ایسی بہری گلزار کی اوس گل کی | چراغ گل ہوئی گل جنبش باد بہاریسے

نظر آتا ہی شیشہ سربریدہ ہجر ساقی مین | شرابِ ارغوانی کم نہیں ہے خون جاریسے

رفیقون کیون کہا کرتا ہی ہم ستمگر | گرا اپنی چہرہ پر آتی ہی سرخی بادہ خوارسے

ولہ

[illegible]

زبانِ شمع سے وابستہ ہے صبح گرم سنتا ہون — عریاں ہے اس محفل میں پہر تا جدار سے

جو خونریزی کی عادت کہتی ہے نبی خنجر دیا مین — کہان ملتی ہے سائل کو تہی تری کی ریگ سے

دلیل اسپری کیا جو حکم کرتا ہے نجابت کا — لہ می گردش مین سدا مرکم نہین ہے آج سے

رولا یا مجکو جب سوتے آیا وہ کاہی قامت — ہوا ہے سر پیدا ابا غبا کی آب یاری سے

شہادت پائی جو سوداے زلفِ یار مین ہمنے — ہوا نقشہ عیان ہار سیہ کا خون جاری سے

تنزل مین ترقی کرنی ہے افتاد کی تاریخ

کہ معراجِ شجر پائی نے پایا خاکساری سے

جبتلک گردش ہے اسکو اک جہان کی دشمنی ہے — مثلِ فانوسِ خیالی آسمان گردش مین ہے

ہون وہ سرگشتہ کہ میری عکس کی تاثیر سے — آینہ آٹہون پہر گرداب ان کی گردش مین ہے

کیون نہ ظالم کی مدد کرتا رہے دورِ فلک — تیری شمشیر کی خاطر فسان کی گردش مین ہے

تم جو بیٹہے باتن سے پہر بہی کی غفلات رقیب — خوابِ آسایش مین ہم تم پاسبان کی گردش مین ہے

جو کہ ہین حسنِ صفا سخن اک دم نہین ان کو قرار — ہے یہان الغرض اک سحر بیان کی گردش مین ہے

ہو نہین مشہور کیون محرم اور سب کا گلستان — آسمان کی طرح جامِ مئے کشان گردش مین ہے

[illegible]

[illegible]

تو وہ ماہِ مصرِ خوبی ہی کہ تیری شمع رو میں ۔ مدتوں سی اختر و نکا کاروان آتش مین ہے

بیقرار ایسا ہوا اوس رخِ خط کو دیکھکر ۔ نالۂ مہ شعلۂ جوالہ سا ان کے شمین ہے

لیا ہی مضمون خضر ہی و خطِ مشکین یار ۔ راتدن یہان خامۂ عنبر فشان کے شمین ہی

ہی طلب مین دشت دشت آوارہ مثلِ گردباد ۔ بعد مردن بھی غبارِ عاشقان کے شمین ہے

سعی سی فارغ نہین ہر چند ہون آن ایل حرص ۔ ہی یہان لبریز نعمت سی یان کے شمین ہے

یہہ نشان ہی ناصحِ سرگشتہ ویرائی کا

آسیا کی طرح سنگِ آستان کے شمین ہے

چہرہ ہوا ہی غیرتِ گل آفتاب سے ۔ خوشبو مین ہی زیادہ پسینا گلاب سے

اوس روی آتشین نی بہائی داغِ دل ۔ روشن ہی اپنا چراغ مرا آفتاب سی

ہم بوسہ مانگتی ہین وہ کچھہ بولتی نہین ۔ محروم ہی سوال ہمارا جواب سے

دم مین تمام دامنِ صحرا محیط ہو ۔ سر کی جو آستین اٹھی چشمِ پرآب سی

جینا فراق کا نہین ہرگز حساب مین ۔ مدت ہوئی کہ مر چکی ہین ہم حساب سے

دریای حسن کے وہ پری رو نہین دلا ۔ پھر کیون یہ سینہ پر ہین عیان دو حباب سے

[illegible]

خط ہی جو گرد عارض جانان عجب نہین — کیونکر نہ گھیر لین خط شعاع آفتاب کے

لب تک غبار جسم سی آلودہ مین ہون — کرتا ہون غسل خنجر قاتل کی آب سے

گہٹا جاتی بل کمر جو نزاکت سے نہین — رشتہ کی طرح ہو گئی ہی پیچ و تاب سے

اُڑتی تھی سیر مصحف رخ زلف مین ہنسی — دست خطا مین جا پڑی راہ صواب سے

اس حال سی شفاعت ناسخ ہو حشر مین

امید ہی جناب رسالت مآب سے

یہ جسم زار بیحرکت پیرہن مین ہی — سب مجکو جانتی ہین کہ مردہ کفن مین ہے

فرقت قبول ہے شک کی صلح نہین قبول — کیا آئین ہم رقیب سی انجمن مین ہے

آتا ہی لب کو شکوۂ داغ فراق کیا — جاتی زبان بادۂ آتش دہن مین ہی

ہین بی نصیب صحبت جانان سے ایک ہم — پروانہ بزم مین ہی تو بلبل چمن مین ہے

آنکہین ہین سفید تری انتظار مین — ہر شب ہے چاندنی مری بیت الحزن مین ہی

بن جائین عطر دان نہ کیون گوش سامعین — خوشبو نسیم خلد سی تری سخن مین ہے

مرہم کی طرح بتی ہی یہ چراغ کی — سوزش مزاج کی مرے داغ کہن مین ہے

سونا سلسلہ گیسون کہون تجکو ای پری ‏ رنگت سنہری اور سیہ خوشبو بدن میں ہے

دو تو نکا کر چکا ہون مین ابھی امتحان ناسخ

سینہ مین مہر ہے وفا برہمن مین ہی

لغزش اس ادا دی ہین پای خضر کو ہر گام ہی ‏ نقش پا میرا شراب بیخودی کا جام ہی

رتبہ میری خانہ ویرانی کا ایسا ہی بلند ‏ آسمان کہتی ہین جسکو میری گھر کا بام ہے

ہو گئی صبح شب وصل اور سکی جاتی ہی سیاہ ‏ آفتاب اپنی نظر مین اک چراغ شام ہے

آئی وحشت شہر سے تھی اب بنی ناسی ہی گھر ‏ تھا وہ آغاز جنون عشق کا انجام ہی

جان بلب پہونچی نہین صحبت کی مجکو آرزو ‏ کیا مرض عشق جسکا وہ دوسری آرام ہی

بعد مردن کعبۂ مقصود کو پہونچین گے ہم ‏ کہتی ہین جسکو کفن وہ جامۂ احرام ہے

روز تیرا خط بنا کر قتل کرتا ہی ہمین ‏ کیا ہماری جان کو چلا دیا پیغام ہی

دیکھتا جالی کی تیلی مین کہی ہین انگلیان ‏ بلبلو نکی دام تہی اب کیلو نکا دام ہے

دیکھتا ہی جب تک وہ دیکہو نشی مجھی ‏ چشم قاتل ہی کی گردن تیغ یا دام ہی

جب مین ناکام اس سی کہتا ہون کہ ہو جا مہربان ‏ ہنس کی کہتا ہی ضرور اس دم مجھی کچھ کام ہی

[illegible]

کوچۂ یار میں آتی ہیں چلو بلبلیں
ہے یہی آتش زبان ناسخ ایک کا نام

شق کروں سینہ کو تا داغ نمایاں ہووے — ایسی خورشید سی صبح شب ہجراں ہووے
راز کا چاہیے عاشق کو چھپانا ایسا — دل میں ہو ذکر صنم ہاتھ میں قرآن ہووے
گر کوئی لعل لب یار کی تعریف لکھے — نام اوسکا وہیں یاقوت رقم خاں ہووے
کعبہ سے قبلہ نما کا نہیں پھرتا کبھی منہ — کاش اس مرغ کی تقلید میں انساں ہووے
کیوں نہ دیوار روشنی کرائی پھرتی ہے نسیم — اس روش سے جو تو گلشن میں خراماں ہووے
سرخرو گل کی روش سے نہیں ہوا اوس بن — یا تو ہمیں خار رہیں چاک گریباں ہووے
کب سے بیٹھا دل میں سمایا ہے کہ تو قتل کرے — ہاتھ میں میرے اگر تیرا دامان ہووے

آمد مہدی و عیسی ہے قریب اے ناسخ
کہدے اب قوم نصارا کو مسلماں ہووے

گر تری تاب نظر کرتی ہے بیتاب مجھے — خواب آلودہ نگہ رکھتی ہے بیخواب مجھے
مست ان رنگ شتی کی ہیں شرابی ہے زیادہ — ہاتھ سے اپنے جو تو دے قدح آب مجھے

[illegible]

کوئی ایسا نہیں دنیا میں انجم بد نصیب
روز پروانہ ملا ہی شبِ مہتاب مجھی

چشم جاناں ہی تصور میں کہنوں کی ہی
عوض آنکھونکی خدائی پیالا ب مجھی

بعد مردن بھی رہائی نہیں ممکن ایسی
ہو گیا چاہِ ذقن حلقۂ گرداب مجھی

سجدہ میں کسی لگا جانکی ابرو تیری
کسی مسجد کی نظر آئی جو محراب مجھی

ساتھ خیمہ بھی نہیں چاہئی مانند حباب
چھوڑ جانا ہی کہیں بنا اسباب مجھی

زلفِ جاناں کی یہ سودے میں ہیں آوارہ ہون
حلقۂ مار ہوا حلقۂ احباب مجھی

شمع ساں محفلِ عالم میں نہیں شب بیدار
تار رونیکا ملا جامۂ کمخواب مجھی

جوش گریہ سے ہی مدا نہیں گلی تک پانی
دو سرا طوق ہوا حلقۂ گرداب مجھی

واعظا غم نہیں دوزخ کی گرفتاری کا
بیقراری نے کیا عالمِ سیماب مجھی

پیاس میں یاد جو شمشیر کی آئی ناسخ
گھونٹ کیونکر نہ لہو کی ہوں دمِ آب مجھی

کچھ عدم کا بھی خیال اے دل تجھے ہاں چاہیے
تو عزیزِ مصر ہی پر یادِ کنعاں چاہیے

توجہ دلدار کی حسرت میں رونی کی لگی
یادِ نکو آبلہ کی چشمِ گریاں چاہیے

حشر برپا کر رہی ہے قامتِ لیلیٰ کی چال
صورِ اسرافیل اب جاکے حُدی خوان چاہیے

چاک کرتا ہوں جو چشمین گریبان مثلِ صبح
آل پیرو غیرتِ خورشیدِ تابان چاہیے

غل مری زنجیر کا پہنچا تو وہ کہنے لگا
خانۂ زنجیر کو بھی اب نگہبان چاہیے

میری غم میں وے کی عالم کو رگرگا اب وہ قتل
اشک کیسی ناوکِ مژگان کو پیکان چاہیے

ہوں وہ مجنوں عہدِ طفلی میں مجھے کہتی تھی کو
گوشۂ زندان سے جا کے بستان چاہیے

استلامِ سنگِ اسود سے ہمیں کیا زاہدا
بوسۂ خالِ تہِ ابروی جانان چاہیے

ڈوبتی ہم کہتی ہے میری کشتیِ عمرِ رواں
مجکو آبِ خنجرِ قاتل کا طوفان چاہیے

آ گیا پھر میں اوسکی بوسۂ لب کا خیال
ہونٹھ کاٹوں کس طرح حسرت سے دندان چاہیے

پنجۂ خورشید کو کافی ہے اک جیبِ سحر
روز پہنان ست جنوں کو سو گریبان چاہیے

حسرتِ نظارۂ زلفِ پریشان دل میں ہے
پھر تسکین کو زمین کچھ پریشان چاہیے

عمر گذری ہے وہی روتی ہنسی ہے لعلِ تا جیب
میری منہہ پر کوئی قاتل زخمِ خندان چاہیے

درد مژگاں کی بانسی ہیں لب جاناں کی وہ صف
اشکِ خونی کی چشم کو تسبیحِ مرجان چاہیے

سنگریزے کیا لیں چن چن کی گہر دو کان
عار ہے تاکے وہ مجھہ وحشی کو دامان چاہیے

روح سعدی ہو گئی ہو گی خوشی سی باغ باغ　　آج پہونچی ہی لبی لبی و سلو گلستان تمام

طالب نیا موسٹ ہیں بہلا کیا اسی کام
مرد ہی ناسخ تو عشقِ شاہِ مردان تمام

ظلم جو کرتا ہی تجھ دیتا نہیں انجام سی　　دو سیہ ہوتا ہی اگذن خط عنبر فام سی
شوق کی ہم دیوانوں کو بالا نشینی تھا نہیں　　کیا تعلق خانۂ زنجیر کو ہی بام سی
کل شبِ فرقت نہ ہوتی تہی کہ صبح ریختی　　وصل ہی خورشید ہو گا آج طالع شام سی
ہی ازل کی گردشِ ہم ہماری نام عیش　　لی ہی مینا فلک کی گردشِ ایام سی
کیا شبِ فرقت کی صدمو نسی زیستا ہو گیا　　مر گیا ہی جو کوئی سوتا ہی وہ آرام سی
صید لاغر ہوں مگر پہنچاؤ تم مجھے　　مرغ روح آزاد ہو جائے گی کوئی دام سی
گرچہ بیمار مسیحا عیسائی نہیں　　جان میں جان آگئی پر وصل کی پیغام سی

اوسکی ہم عاشق ہیں جو باتیں جھڑکتا سدی کی
صاحبِ عشق کو ناسخ کام کیا دشنام سی

ای شیخ وکر سبحہ و زنار توڑئی　　پہ دل کسی بشر کا نہ زنہار توڑئی

[illegible]

دیرِ مغاں کو ہم نے ہی کعبہ بنا لیا — بت نشۂ شراب میں دو چار توڑ لی

چہرہ یہ خط ہوا ہے برنگِ سیاہ — بس اب تو اپنی ناز کی تلوار توڑ دے

پرسوں تو ان لبِ خم سے ہنستے ہی ہیں ہم — اس عمرِ رو نیکا بھی اب تار توڑ لی

ایامِ صیام علی الرغم محتسب — روزے شراب سے سرِ بازار توڑ لے

ہم وحشیوں کی پاؤں کو کاٹو نکلیا ہے الٹ — یا تم نے سے ہی گلوں کی عوض خار توڑ لے

رہی کسکو فہم زمزمہ ہائے صریر کا — بس عندلیب کلک کی منقار توڑ دے

یاروں کی ہم سے دل شکنی ہو سکے کہاں — یہاں پاس ہے خاطرِ اغیار توڑ دی

خرمہرہ سے بھی کو ہر مضمون کم ہے قلم — وہ وقت ہے کہ کلک گہربار توڑ دی

ہم جو حریمِ یار سے محروم ہیں نہیں — یعنی روا ہے کب دلِ بیمار توڑ دی

یہاں دردِ سرِ خمار سے ہے جان و کان بند — ٹکرا کے سر کو اب درِ خمار توڑ دی

ٹکرا اوس نے دل جو بستر تو وہ کہتا ہے کیا مجھے — صاحب مجھ غریب کی دیوار توڑ دے

وہم توڑنا ہے وقت چاہتا نہیں اپنا کام — تجھ کو وہ کوہکن نہیں ہیں جو کہسار توڑ دے

ناسخ بقول فصیح ہندوستان تیجیے — زاہد کا دل نہ خاطرِ میخوار توڑ دی

[illegible]

[illegible]

روز مرگ آرزو ہی تا کجا غم کیجیے | تا کجا دست ہی عالم وقف ماتم کیجیے
حسن گندم کون یہی خانہ بربادی بجا | ابن آدم مین کیون تقلید آدم کیجیے
یہان چراغ زندگی روشن ہی زندہ سے | امتحان کو پہلی عیسی شمع پر دم کیجیے
جو تجلی سے ملا وہ قابل ایثار ہی | داغ حسرت کو چراغ گور حاتم کیجیے
میکدہ مین دیکھیی جیکر طلسمات جہان | موج مے کو آج خط ساغر جم کیجیے
نام رہ جاتا ہی دنیا مین نقش صبح کی | اپنی قامت کو خمیدہ مثل خاتم کیجیے
ہر طرف مصرف مین اندیشہ صبح مین | آرزو مینا کو بہی لا رم ہی لب جم کیجیے
زہد و استغنا و حلم و صبر مین جاوین وزیر | انتظام ملک ابراہیم و ادہم کیجیے
جذبۂ معشوق سی افتادگی ہی یال و پر | کیون حسرتکی نگاہن سی یہ ہمسر کیجیے
دوستی وہ ہی نہو جسمین غرض کا شائبہ | روز روشن مین چراغ مژدہ کا غم کیجیے
چاک دل کی بند کرسکتا تو ہی شوق آنکو | سینہ چاکہ نکلی اٹی ہی فکر مرہم کیجیے
ہوتی ہی کج ماہ شب آتی ہی جب فصل بہار | ہی بہار سبزہ خط زلف کو کم کیجیے
حال تلخ آئی پریشانی ہی کیا نسبت اوسے | آپ اپنی الف کو کتنا ہی برہم کیجیے

[illegible]

اپنا دل مجنون ہی جسکی لا کہہ تدبیر ہی
جسکی پائی آنکہہ ہی ایک حلقۂ زنجیر ہی

مارتی ہین صدا فاقہ مست کو ہوتا ہی جب
یعنی اوسکی ہوش مین آنی کی یہہ تقریر ہی

عاشقونکیطرح تو اسکو مٹا دیتی ہی سحر
یہہ خط رخسار ظالم نامہ تقدیر ہی

تو جہہ ہائی نرم دل اپنی تجلی گاہ مین
داغ جو سینہ مین ہی وہ مین تری تصویر ہی

شاخ گل ہی قد و قامت برگ گل رخسار یار
خندۂ گل جنبش لب ہی گل تقریر ہی

ہو گئی ہین انتظار یار مین آنکہین سفید
سادہ کاغذ مین حقیقت نامہ تحریر ہی

کوئی کہتا ہی یہہ دنیا مین کوئی کہتا ہی ہیچ
معنی اشعار مہمل خواب کی تعبیر ہی

ابروی جانان نہین ہی کعبہ مین طاق حرم
یہ خدا کی ہی نہ بندہ کی وہ تعمیر ہی

جسم ایسا ہو گیا لاغر ہمارا اندنون
طوق کی مانند گلی مین حلقۂ زنجیر ہی

اپنی گو دور کہینچی ہی حقیقت ہی ولا
دیکہہ لو سوی فلک قوس قزح ہی تیر ہی

ہاتہہ سی وس قاتل عالم کی کیونکر جی بچی
جسکا ہر ناخن یہ وہ غیرت شمشیر ہی

ہو نہین ایسا کوہ کن جسکا فلک ای شیخ
کہکشان کہتی ہین جسکو میری جی کی شیر ہی

زیر او نٹرکا نکو جو ابرو نکو کرکی کا
بر جہیون پر آئی جو غالب ہی تو شمشیر ہی

خط وہاں نکلا دلِ بیتاب کو آیا قرار — پارہ آئینوں کا قائم ہو جو تھی بیتابی
سانس لے سکتا تھا وہ مجھ ناتواں میں جو — آئینوں سب مجکو کہیں مجنوں کی تصویر ہے

ناتوانی سے وہ مری پوچھی تھی گہیو قاصدا
یہ ترا موئے کمر ناسخ کی اب تصویر ہی

نہ چھٹی بعد فنا کوچۂ جاناں ہمسے — یارب آباد رہو روضۂ رضوان ہمسے
ایسی سودا ہوئی ملنی سی پریزادوں کی — متوحش نظر آتی ہیں سب انسان ہمسے
ہی مثل سچ کبھی کام آتا ہی کہوٹا پیسا — صنم دیر ہوئی طالب ایمان ہمسے
غم فرقت میں ہوئی سوکہ کی کانٹا سے — اپنی امن کو بچاتی ہیں بیابان ہمسے
کانٹا ہے وہ ولا پیاری سی ہردم ہمکو — عشق رکھتا ہے تکلف کہ چہ جاناں ہمسے
بت ہستی کو جو توڑیں تو خدا آئی نظر — آتش سنگ کی صورت ہی وہ پنہاں ہمسے
اس لئی تعزیہ خانوں سی ہی کافر کو گریز — آشنا ہیں بہت سرو چراغاں ہمسے
لفظ رنگین میں یہ ہیں معنی روشن پنہاں — ہو سکا بس یہی صف لب و دندان ہمسے
ضعف نے طاقت رفتار ہی کھو دی ناسخ — اٹھ سکے گی لکا یار کا دربان ہمسے

[illegible]

عشقِ بلبل ہی جہان ہی خار وہان درکار ہی | گلشنِ تصویر کو کب باغبان درکار ہی

ہی طلبت سی دلِ نالان کی زلفِ یار کو | خانۂ زنجیر کو بھی پاسبان درکار ہی

آشنا فقر ہیں کرتی ہین ترک ہوا | کشتیِ درویش کو کب بادبان درکار ہی

گر نہ ہی خانقہ تعمیر جواب شیخ شہر | کیا اوسی ایمان فروشی کو دکان درکار ہی

لی چلی دنیا سی مجھہ آتشِ عشق جو قضا | باغِ جنت کو مگر بادِ خزان درکار ہی

ہی بجا تعمیر کرتا ہی جو وہ قصرِ بلند | ہی سراپا چاند اوسکو آسمان درکار ہی

شکرِ تیغِ یار بیحد زیست کا عرصہ ہی تنگ | مردمانِ خم مین مجکو زبان درکار ہی

شمعسان جلتا ہون حسرت سی مرا ہر استخوان | کیا سگِ جانانکو کوئی استخوان درکار ہی

کام کیا بیجوہر و نسبت گردشِ افلاک کو | واقعی کیا تیغ جوہر کو فسان درکار ہی

حسن کی عالم مین بیجہہ اشنا ہی حاجت نہین | چشمِ گویا ای صنم کو کیا زبان درکار ہی

عذر ہی مجکو جو بھی بات وہ کرتا نہین | دل مین پا مین یار کی ہیتی وہان درکار ہی

کونسا جاندار تیری عشق مین نالان نہین | پہر نالہ مچھلیونکو بھی زبان درکار ہی

باغِ عالم مین نہین ہی جز دلِ صد چاک گل | یہان سی اشکونکی کیا آبِ روان درکار ہی

[illegible]

ہی لب لعل اسکو ملیان آتشی کی آرزو آتشِ یاقوت کو یا دھوان درکار ہی

ہی ارادہ بیٹھ رہئی جا کی کوئی زمین

جیتی جی ناسخ مجھی سیر جہان درکار ہی

ریتھ رو سی فقط دامانِ طفلان ہو گئی خالی
مری سر پر تو کہساروں کی دامان ہو گئی خالی

مری تھو نکی وہ تدبیر سی کہ دم بھی نہ عاقل
مگر گئی مشک نافی کی نمکدان ہو گئی خالی

مری سیہ پانی کا اندنون ہی شیخ رگ گیسو میں
معلم رہگئی تنہا و بستان ہو گئی خالی

ارادہ کوچہ گلشن ہی اور کسی تو قفس میں گل
جہان میں عندلیبوں سی گلستان ہو گئی خالی

عبث ان غافلوں کو راندن فکر عمارت ہے
زمین عبرت کہ کیا کیا قصر ایوان ہو گئی خالی

ہزاروں بیکسی ہو نگاہ ہو خون نہ قید میں سروا
ہوا تا قافلہ غم اسکا کہ زندان ہو گئی خالی

صدف کیطرح تب منہ میں کہو گشتہ لالا تکا ہی
بر سنگر جیکہ ساری ابر نیسان ہو گئی خالی

چلانی تھو کروں سی سفر دو کہی از رو زن
نہ ہلی عجاز سی شہر خموشان ہو گئی خالی

قلم آتی ہوئی سودہ خط شوق لکھنی میں
لہکو لکو نسی نیستان کی نیستان ہو گئی خالی

میری نالون نی کی صحرا میں جس دم شعلہ افشانی
وہیں بس تھو نسی ای ناسخ نیستان ہو گئی خالی

[illegible marginal text]

کیون ہو گیا دو چار مین اوس شہسوار سے | جاتی رہی عنان شکیب اختیار سے
نخل بریدہ ہون مجھی کیا برگ و بار سے | شاخ شکستہ ہون نہین مطلب بہار سے
چشمی روان ہوئی مژۂ اشکبار سی | رتبہ مین کاہ کم نہین یہان کوہسار سے
آتی ہی بو ہی گل بدنِ گلعذار سی | آج ای نسیم آتی ہی کیا کوی یار سے
برپا ہوا ہی حشر جو رفتارِ یار سی | روشن ہی آفتابِ قیامت عذار سے
محوِ خیالِ عارضِ تابان ہون اسقدر | آئینۂ آفتاب ہو میری غبار سی
منہ کھولتا ہون نہین کہ پلادی کوی شراب | ہر دم جماہیان نہین لیتا خمار سی
عریانی مین بھی چادرِ آب اپنی جسم پر | سیکھے ہین طرز رو نیکی ہم آبشار سے
ہر ایک کی صدای قدم روندتی ہی دل | بہتر ہی ہمکو یاس تری انتظار سی
یون رو سیاہ عشق سی ہوتی ہین سرخرو | باروت جیسی چھٹتی ہی شعلہ شرار سی
پھیلی کیطرح داغ ہی جزو بدن نہین | تلوؤن کو بھی ہی ربط بیابان خار سے
ہوتا ہی پیدا زمین ایک موی تابدار | کیونکر کمر نہ اوجھی ہی زلفِ یار سی
تہلوائی فصد یار نی مین قتل ہو گیا | گم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سی

[illegible marginal text]

مٹی مری عزیز ہوئی یار کی خاک تو
گیا تو رہی بغل مین لیا مجھکو پیار سی

اوس گل کی دیکھتے ہی مرا رنگ اوڑ گیا
آئی خزان یہ میری چمن مین بہار سی

وہ کان تک تو یہ ہی دل یار تک رہا
آنسو زیادہ مین کہر آبدار سی

ہی تہ یہ ایسی آتش غم بعد مرگ بھی
دامن صبا بچاتی ہی میری غبار سی

نقش وجود محو ہوا مثل نقش پا
نکلی نہ بعد مرگ بھی ہم کوی یار سی

جلتی ہین سوز عشق سی مری استخوان آج
پروانہ کیا جلا کوئی شمع مزار سی

ای چشم تر تصور ابروی یار باندھ
قوس قزح نمود ہوا ابر بہار سی

دست تہی ہین سوختگی زیر آسمان
لیو تک نہ نکلی آتش حسرت چنار سی

ناسخ یہ وہ غزل ہی جو عن کہ سنتی ہی
سودا اٹھی کو بہار کی نکلی مزار سی

ہم صفیر اسیر تھا نکلی کبھی اما سا رہا
طائر رنگ چمن تک مائل پرواز رہا

بستر سبزہ کی سوتی ہی نمو بالاچی
ہی بجا خط کا رخ اذا پہ اگر آغاز ہی

ہین دوانہ کوی قاتل سی عالم کو قتلی
بسملون کی پھڑکیون مین ترنگ کی آواز

آسمان پر دل وحشی لیے جاتی ہین آج | یہ زمین پر پاؤن رکھنی کا نیا انداز ہے
تجھ رقیبونکی عداوت سی نہین دیکھے | نالہ برق انداز ہی اور آہ تیر انداز ہے
دم نکلتا ہی مرا ہر عاشق و معشوق پر | گل مین تیرا رنگ بلبل مین تری آواز ہے
فصل گل ہی چار دن ایام یہ ہین ام | عمر بھر ایسی میکشو پایا جابت باز ہے
ساتھ ہی داغ جنون کی مرہم نگار ہے | یہان ہی آغاز جنون ... کا آغاز ہے
جسکو آنکھون نی کبھی دیکھا نہ کانون نے سنا | ہی وہان تنک وسکا اور رانیا راز ہے
ابر ہی وسا بر رحمت کی سواری کا غبار | رعد بھی وسکی جلو مین ایک ... انداز ہے
آ گیا ہی ... صیاد آج گلگشت چمن | دیدۂ بلبل مین ہر گل چشم تہمتساز ہے
سنتی ہی سطر نکالی لکھتی ہین ... بالیان | نعرۂ صوفی بھی گویا چنگ کی آواز ہے
شرمگین آنکھین ہزارون ملکتی ہین جانگیز | جو زبان ہی خار کی صحرا مین نی آواز ہے

چونکہ اٹھتی ہے آب لحد سی سنگ کی سوائے دل
شاعری ہرگز نہین ناسخ فقط اعجاز ہے

شعر لکھنے مین جو پایا وسکا خرام ناز ہے | کلک مین جاری صریر صعور کی آواز ہے

نور افشاں سقف راوسکا خرام ناز ہے — چاند مہتاب گویا فرشِ پا انداز ہے

بات جو میری مسیحا کی ہے اک اعجاز ہے — جان آ جاتی تنِ بیجان میں وہ آواز ہے

جوشِ حسن سرو امیں بھی پیش انداز ہے — شکل نے یار بیان تحریر کی آواز ہے

اوس بھی قد تو خرامان دیکھ کہتی ہے چمن — سرو چلتا ہے یہ کیا حسن کا اعجاز ہے

چھوٹ کر اوڑ جاے اب کیونکر کہ دستِ ناز ہے — طائرِ رنگ حنا کو چنگل شہباز ہے

اوڑ دیا تھا جسطرح موسی نی آنی کو لہو — خون ہوئی ہی جی یہ سحر یار کا اعجاز ہے

زاہد آکیا ڈھونڈھتا پھرتا ہے کعبہ کی کلید — آکہ میخانہ مثلِ بابِ توبہ باز ہے

جب لگا دی آگ غم نی رقص شعلے کا کیا — یہ دل پروانہ کیا طاؤس آتش باز ہے

سوخت ہی جیسی کبوتر لیگیا ہے خطِ شوق — تو ہی جانان میں قفس اپنا کبوتر باز ہے

مثلِ صحرا انتظارِ سیلِ غم میں اب دل — چار جانب سے در ویرانہ دل باز ہے

لیتی ہے پھرتی ہیں اطرافِ جہاں میں اپنی شعر — طائرِ معنی کو کاغذ شہپرِ پرواز ہے

اوڑ چلا کیا ایک تیری سامنے رنگِ چمن — گل کو بھی ہر برگِ گل اک شہپرِ پرواز ہے

جلوہ معشوق کی باعث میں عاشق ہے — آتشِ گل بلبلوں کا شعلۂ آواز ہے

دلمیں آنکھوں سے اوٹھا پردۂ تار نظر ۔ گر صدای نغمہ ہے معشوق عاشق ساز ہے

اوٹھ گئی جسدم دوئی ناسخ تو کہتا ہوں یہ

آپ ہی شاہد ہے آپ ہی رند شاہد باز ہے

جسم کو جی سے گران سنگ کو ہے دل بھاری ۔ ہے وہ درپیش مجھے عشق کی منزل بھاری

اہل غفلت کا ہے ہر جزو بدن تنگ مزار ۔ ہاتھ ہے جو ابھی سینہ کو ایک سل بھاری

ہو گیا سایۂ دیوار میں دیوانہ بنا ۔ اوس پری رو کی گلی سمجھے ہیں عاقل بھاری

یہ درائی دل نالان سے صدا آتی ہے ۔ ناقۂ روح کو ہے جسم کا محمل بھاری

سر کی جنبش خورشید قیامت نہ کبھی ۔ گیا مری رات ہی لی جو تیرا تل بھاری

اے دل از بسکہ ڈر کوہ غم عشق سے تو ۔ گرا آخر ہے سبک ورا دل بھاری

سحر سیدا جو تیری چاہ زنخدان سے ہے ۔ رکھدیا سنگ کوئی چاہ بابل بھاری

سرخ چہرہ نظر آتا ہے اسی باعث سے ۔ عارض نازک جانان کو ہوا تل بھاری

بار عار و ننگ سے ہے صحبت میں سبک ۔ ہو سکی کوہ گرانکا نہ کبھی ظل بھاری

قید غفلت میں بھلا قطع ہو کیا راہ طلب ۔ پاؤں میں جو کہ انکی ہی سلاسل بھاری

رنج ہے آسودگی جانان تو ہجوم دل سے | شاخ سنبل لی تو نازک ہے عنادل بہار
بارِ غم بحرِ محبت کی شناور کو نہین | وہ ہار رہی مین ہلکی ہے کشتی لب ساحل بہار
ہے ان آج مری آہ کو گرمی سے لقا | گیا ہے بچا ہے یہ رات کامل بہار
نہ سنا پر نہ سنا کیا ہے گمان کہ جوش مین گل | ہوگئی نالوں سے آوازِ عنادلِ بہاری
خفت اسد رہا اوٹھائی ہے سینہ کار | کہ مری جسم سے ہے وا نہ قلقل بہار

گرچہ ہے فکرِ سخن خاطرِ ناسخ کو گران
لاکھ پر تو بھی ہی یہ شاعرِ کامل بہار

مائل سوی سجود یہ تیری حضور ہی | سر میرا ورنہ یار سے ہمیشہ دور ہی
ہی قالوسکی صورتِ تسلیم اسقدر | باطن مین ہی وہ ناز جو ظاہر مین نور ہی
بغلگیر تو یار سے ہی ہم آغوشی کا خیال | وا میری اشتیاق مین آغوش گور ہی
آیا ہے داغ تا تہہ فلک سے بھی مجھے | ہی داغ خاتان سینہ تنوران تنور ہی
کمخاب کی قبا ہی مرا جسم داغدار | سر تا بہ پیچ ہی سبز کلاہ سمور ہی
چشمِ خیال مین ہی نہان میانِ یار | ان دونون علم غیب پہ مجکو عبور ہی

خورشید کی تلاش ہے بصفا انتہار میں
وہ ہی حضور تو ہی لا لی حضور ہے

ٹھوکر لگا کی چلتی ہیں جس کھوپریکو لوگ
اُس بادشاہ کا یہہ سرِ پُر غرور ہی

ہی بیت ہی میں معنی بیت خیال بند
نزدیک ہی بہت جسی سمجھین ہین دور ہے

دیگا غمِ فراق مجھی بعدِ وصل یار
ای آسمان یہ بہی ترا ایک زور ہی

معشوق سی ہی دل کی تمنا طالب وفا
ناسخ بہی عاشقون مین بڑا بیشعور ہے

لے گیا ہی مری آغوش کو جانان خالی
اس مہینہ کو بجا کہتی ہین انسان خالی

بارہا ہو گئی لالہ سی بیابان خالی
نہ کبہی داغ سی پایا دلِ نالان خالی

بلبلِ مست نکلی مری زمزمہ پرواز تلک
آشیان کر گئی مرغان خوش الحان خالی

ہو گیا وصل مین لبریز مرا ساغرِ عمر
شیشہ ہی تہوا تہا ابہی چند ازان خالی

پی گئی جانب مری خون تلک سیری ہو کی
ہو گئی کتنی ہی قاتل کی نمکدان خالی

جان سی نکلی چلا تا مرا آہ یہین
آ چلی وہ صبح دہن کو درِ دندان خالی

صاف ہے جن خاک کدورت سی دل ہا خراب
کس طرح ریگ روان سی ہی بیابان خالی

ایک چہوٹا تو ملی دو سر تو قید حیات
کبہی ہوتا نہیں یہ خانۂ زندان خالی

اسقدر تشنۂ دیدار ہوئی ہیں سیری
نظر آتا ہی ترا چاہِ زنخدان خالی

دیکھہ سکتا نہیں کاشتی کی زبان تک شبنم
کیون نہو چشمۂ خورشید درخشان خالی

مین ہون کیا چیز ولا خاک نشین مور ضعیف
کردیا موت نی اورنگ سلیمان خالی

روح بین جنت کو گئین جسم سوئی گور [illegible]
دفن ہوتی ہی ہوا گنج شہیدان خالی

لعل لب خط کی نکلتی ہی ہوئی ابی بی آب
خضر آیا تو ہوا چشمۂ حیوان خالی

قابل گوہر مقصود نہین تنگیٔ طبع
عین دریا مین ہی ہاتہہ مرجان خالی

ہون دو نو مین خدا جانی خدا کو ہی پسند
کفر ہی چاہیئی لازم نہین ایمان خالی

خانۂ عاریتی مین جو درم بہرتی ہین
عقل سی مجکو نظر آتی وہ بستان خالی

کوئی میری سر شوریدہ پہ آفت نازل
آج لڑکو نکی نظر آتی ہین دامان خالی

میری آغوش سی تو صبح شب وصل چلا
رہ گیا بالہ مرا ای مہ تابان خالی

یہ غبار انکہ ہی ناسخ نہ ملا ایک گہڑی
صورت شیشۂ ساعت دل یاران خالی

اہلِ فنا کی ساتھ جو ہی سرفراز ہے ‏— مردو نہ بی سجود ہمیشہ نماز ہی

زنار ہی … کے بہل ہیچ سرفراز ہی ‏— واللہ گواہ دعوی صادق نماز ہے

یہ مشت خاک تیری جلوی کی نیاز ہی ‏— اڑا ہی سمند ناز ہی ترک و تاز ہی

زندان خیال یار مین عشرت سرا ہوا ‏— نالہ میرا اغا ہی تو زنجیر ساز ہی

مجھ ناتوان سی گیسوی جانان تلو ہی گریز ‏— وہ مور ہون کہ مار کو بھی احتراز ہی

کیونکر نہ ہو گریز زمرو سی سانپ کو ‏— آغاز خط ہی رخصتِ زلفِ دراز ہے

دیکھی جہان عشق مین اعجاز ہر ایک سم ‏— یوسف جو ہی غلام صاحب ایاز ہے

لالہ کو ربط داغ سی ہی گل کو خار ہے ‏— دنیا مین جو حسین ہے بی امتیاز ہی

ہی آہ سردِ عشق نیا کوش یار مین ‏— ہر دم نسیم صبح کو یہان اہتزاز ہے

تارِ نفس ہی ہاتھ مین ڈور اندباز ہوا ‏— صعوہ ہی مرغ روح اجل شاہباز ہے

کھلتی نہین ہی آنکھ جب تک شکار ہے ‏— صوفی مراقبہ مین ہر اک شاہباز ہے

حیرت سی ہی طلسم جہان دیکھ کر مجھی ‏— شیشی یہ جسکی ہین وہ کہان شیشہ باز ہے

زنہار اختیار نہین صلح و جنگ مین ‏— عالم تمام بازی شطرنج باز ہی

[illegible]

جب تک طلوعِ مشرقِ خم سی ہی آفتاب | ای میکشو یقین سی درِ توبہ باز ہی
ہین داغ ہای کرم تو آنسو مین آب رو | آسودہ معاش دلِ عشق باز ہی
آتا ہی حرم کافر و مومن کی حال پہ | بت محو ناز ہی تو خدا بی نیاز ہی
روشن ہوا یہ محفلِ عالم مین شمع سی | پروای سر نہین جسی وہ سرفراز ہی
ممکن نہین ہی لی می و معشوق زندگی | وا عظا با ضطرار مین سب کچھ جواز ہی
ہر عضو او سلی عضو کرسی ہی منعکس | حیران ہم بار مین آئینہ ساز سی
سب دولتو نپہ حسن کی دولت کو ہی شرف | محمود بادشاہ غلام ایاز ہی
جیتی ہین ظلمتِ شبِ فرقت کو کرکی طی | کچھ خضر سی بہی عمر ہماری دراز ہی
نام خدا لیا جو بکیرین کی حضور | مر کر بہی ای صنم مجہی حاجی آز ہی

دعوی کی ساتہہ تیرب وبطحا ہین گواہ

تاریخ ازل سی بنی شاہ حجاز ہی

فریب غیر نی مجکو نکالا کوی جانان سی | گیا ابلیس کی دم کو باہر باغ رضوان سی
پہری دل و رخطا مین کیا لب جان جانان سی | لی ظلمت تو کیا ہم ہاتہہ ہوبین آب حیوان سی

[illegible]

یہی وہ مجنون ہیں پابند جو قید الفت ہے | نکلنا باہر نہ کبھی رخنہ دیوار زندان سے
نظر حسرت وہ پری آتا ہی تو کہتا ہی تن اپنا | بلند اس قدر مری پرواز ہے تخت سلیمان سے
جو اگر آنکھہ ہمسی ہی کیون عالم گریزان ہو | ہمارا جسم عریان کم نہین شمشیر عریان سے
گنہگارونکی تن سی حسرت جسم نکلتا ہے | نکلنا یون ہوا مشکل ہمارا کوی جانان سے
جو اعلی ہی اعلی ہے جو ادنی ہے ادنی ہے | نہین کچھہ قدر سایہ کی بڑہا کو قد انسان سے
سریع السیر ہوت ایسا مین وہ خار گلستان مین | کہ آگی بڑہ گیا ہون منزلون یک بیابان سے
ہوی ہی چاک کیون آئی ہی فصل بہار سے | قبائی گل مکرسی تھی مری تار گریبان سے
کسی کا کب لی او رسیہ مین بہہ گیا ہے | کہ تاریکی مین سایہ ہی جدا رہتا ہی انسان سے
آ دیتی اگر اخوان سیف اسین یوسف کو | نکلنا تھا بہت مشکل تری چاہ زنخدان سے
اڑی تیی بین پروانی ہزاروت اتی پہر | نشانہ ہی تن پر داغ کو سرو چراغان سے

جنان ساحل دریا ہو شکل چھوٹنا مانع
لپٹ جاون اگر مین بھول کر آغوش جانان سی

دو چار حزین پہنچی اگر او ہی ہم نے | بہشت کی طرف منہہ کر کی لی عدم سی

چلون مین آپ ہی قاصد جواب کی بدلی
دو رخ دل یون لکہتا ہون شیخ خوب یکی بدلی
تو بہی نامہ کو کرتا جواب کی بدلے
چھپا ہی ہون ہی ہوت آپ کی بدلی
نقاب اوٹہائی کہتا ہے

وحشت نہیں ہم لیتی آئی طفلئی غم سے — معدوم آبلوں کی طرح حسن ہی ہمیں سے

کیا ہوگی نگہبانی جان فوج وحشم سی — ڈرنی کا نہیں بیک اجل طبل و علم سے

پاتا ہوں مضامین میں ہر نقش قدم سی — اوس طفل کی لیا کبھی تیغ قنا ر قلم سے

مضمون جو زلفوں کی لکھی میں نی قلم سی — ابر زبان دہن یار ہی ستم سے

ہر بار نفس شکوہ گری ہی پی شمع — پہنچا نہ کبھی رنج کسیکو مری دم سے

شانہ نظر آتا نہیں گیسو کی نیچی میں — اس ناگ نی یہ بار تہہ نکالا ہی شکم سے

زاہد میں ٹرہوں سجدہ بام نی صنم کا — خورشید ابھی ہوں تیری تسبیح کی شم سے

امکان نہیں تا بہ ابد دل حزن کا — داغوں کی چمن کم نہیں گلزار ارم سے

گل پھولی ہیں یہ ہی قلم فکر سی جیسی — یوں گل نہ شگفتہ ہوں کسی گل کی قدم سے

سگان خرابات میں مطلق متواضع — ثابت مژہ نرگس سکون کی نہ خم سے

وہ حسن ترا نام خدا ہی تری آگی — گلچین کی سر رنگی عرق شنگ صنم سے

رکھتا ہی فلک سر پہ بنا کر شفق اوسکو — اوڑتا ہی اگر رنگ حنا تیری قدم سے

بھی ہیں مطلب کو جو جانا نگو جو حسن کا — آزاد وہ ہیں اور حسینوں کی ستم سے

گیا دام مین زلفونکی کوئی لاسکی اولجھ　　رم کرتی ہین صیاد غزالان حرم سی

ناسخ تو ہوئی ایسی تو بن تھی نہین غم
محروم خدایا تو نرکھہ اپنی کرم سی

مشتاق سب ہین بسکی فزون ہلالکی　　دنیا مین قدردان نہین صاحب کمالکی
مجنون گیا جو مرقد لیلی مین بیٹھ کیا　　جالی نہین مزار کی حلقی ہین جالکی
عالم نہ اپنی آہ مین ہو گردباد کا　　تودی ہماری دل مین ہین گیسو ملالکی
تارے سیاہ ہوتی ہین تشبیہ کی لئی　　مضمون ڈھونڈھتا ہون اگر تیری خالکی
مرنا قبول ہے مجھی دنیا نہین قبول　　عمر ہی وہ نہین کی مجہسی اس عجوزالکی
ہمسا کر نہین فلک دون کو کیا ہی غم　　یہان لب ہی آشنا نہین حرف سوالکی
آنسو ٹپک پڑی جو کوئی بزم یار مین　　دریا بہی عرق ہوی انفعال کی
گلشن مین مجکو دیکھ کی جب صبح آگیا　　نرگس کی پہول ہوگئی دیدی غزالکی
چہپتا ہون خاک کنج لحد مین شب فراق　　تاری مجھی دکھاتی ہین آنکھین نکالکی
فرقت مین ہمکو مرنی بہی دیتا نہین فلک　　تا یون وصال یار نہین طالب وصالکی

آئی تری بہار تو یہہ تنگ گل اوڑا | ہین ان نسیم مین تیغ دی گلال کی
کیا بارِ زلف ہی کمرِ یار زیر و بال | ایذا اوٹھائی کسنی نہ موذیکو پالکی
لی سایہ ضد سی چرخ نی وسلو گیا وہین | ٹھرا ہون ایکدم مین تلی جس ہما لگی
ڈرتا اثر کا اوسکو سو وہ بہی نکل گیا | نادم ہوا ہون منہسی ہین نالہ نکالکی
ملتی ہی خاک کسی کوئی دم مین ہما رہی خاک | یہ بہی صال ہی جو گئی دن صال کی
آرام کیا کہ جس سی ہو تکلیف اور کو | یہ بیکو کبھی نہ پاؤنسی کانٹا نکال کی

ناسخ او ٹھین کی حشر مین وہ لوگ سرخرو
دنیا مین جو محب ہین پیمبر کی آل کی

جو تو ہی سامنی آجائی وہ شیشہ کر ہووے | تجکو خورشید اگر دیکھی تو حربا ہووے
کچہہ تصرف سی نہین پیر مغانکی یہہ بعید | تاک اگر دانۂ تسبیح سی پیدا ہووی
متوجہ ہی سوی اہلِ ٔمین توسنِ ناز | ورنہ پامال ابھی عالمِ بالا ہووی
پوست کیطرح نہ چہوٹی تری تن سی تو شک | میری تصویر اگر صورتِ دیبا ہووے
تیغِ قاتل سی تمنا ہی یہ زخمونکی مجہی | کہ ہر اک جزو بدن لا تیجرا ہووی

[illegible]

می کشی کیا کرون بی یار کہ خم ہوتی الٰہی
ہی یقین ساغرِ می منبعِ دریا ہووے

یہ نزاکت ہی کہ لگ جاتی ہی صبا کا لطمہ
گل رخسار ابھی وسکا گلِ رعنا ہووے

سر کٹا کر جو بسینِ تو سنِ قاتل دوڑون
قتل گہ خلق کو اک جای تماشا ہووے

دہیان ارسالِ خطِ شوق کا آئی جو مجہی
ہی یہ قسمت کہ کبوتر وہین عنقا ہووے

تو وہ بت ہی جو تجہی ایک نظر دکہلاؤن
پیر ترسا ابہی ناقوس کلیسا ہووے

دیر جیدن جون کہ لگاتی ہی اجل ڈرتا ہون
مار کر مجکو نہ قاتل کہین رسوا ہووے

ہو اگر سحر بیانِ دشمنِ افعی سیرت
قلم اپنا بہی عصائی کفِ موسا ہووے

ہی مرا جوشِ جنون جس سی زیادہ ناسخ
میری سایہ کو جو دیکہی وسی سودا ہووے

بجا ہی کر وصالِ اغیار کو بہی مجکو ہجران ہے
لہو پیتا کانٹون کو باغ ہی من کو زندان ہے

مری محبوب کی گردش مین دانا و نادان ہے
زمانہ اوسکا نالہ ہی وہ ایسا ماہ تابان ہے

گیا ہمراہ وہ جہان سی مجکو آزاد ایک شاید ہے
نگہ تیری ہی قطعِ تعلق تیغِ بران ہے

یدِ بیضا سی کیا تشبیہ ون سکی کف پا کو
جو اوسکا نقشِ پا ہی پنجہ خورشید تابان ہے

[illegible]

گیا اُٹھ تی ہین جن آرزو تیغ قناعت مین
بہاری بابین جالی تیغ زن تیغ شہیدان ہے

جھلکتی ہی جو حیرت اکثر نشان ہی جبینو نکا
جسی ہم روندتی پھرتی ہین خاک آستان ہے

شب فرقت مین گرتا ہون نظر حسد ستم زو
نسی آئی گو ریہ مین جاتا ہون حیران ہے

جنون نی کر دیا فارغ مجھی بند علائق سی
نہ وہ زنجیر دامان ہی نہ وہ طوق گریبان ہے

شکستہ ہوتی ہی ظالم عنان اختیار دل
مگر تیری سمند ناز کو پھر عزم جولان ہے

لگا اک وار پورا ہی جگہ غیر کی دل پر
تری تلوار پر میرا دہان زخم خندان ہے

میسر ہو اگر عشرت تجھی جان اختلام او سکو
جہان مین پائی کرا یہ [illegible] خواب پریشان ہے

عجب کیا جان ہا بین مچھلیان [illegible]
پسینا اوسکی رخسار [illegible] شبنم آب [illegible] ہے

ادہر اٹھتی ہین [illegible]
ہوا چلتی ہی گویا تند او راسمین [illegible] ہے

فرشتون نی در جنت [illegible] کھولا گو [illegible]
اے مجکو بعد مردن [illegible] خیال کوئی جانان ہے

سبکدوشی عنایت کی شمشیر قاتل نی
نہ تن پر بار [illegible] ہے

ہوا ہر حلقۂ زنجیر ناسخ حلقۂ ماتم
مگر زندان مین مجکو اندنون عزم بیابان ہے

[illegible]

غرق ہیں ساقی ہیں ختم تو بطوفان خیز ہی ۔ کشتی می کیا سفینہ عمر کا لبریز ہی

تیری تیغ کا کیا خار غم دیکھیں تو کیسی تیز ہی ۔ توسن عمر روانکو حاجت مہمیز ہی

وحشت دل ہی طرح امسال شور انگیز ہی ۔ وحشیو نوروز ہی یہ دور رستاخیز ہی

نغمہ و می محفل عشرت میں ہی ساقی ہمیں ۔ اشک خون آلود اور افغان درد آمیز ہے

ہو تجھی حسن کی خواہش و لا وہ ہی مضر ۔ جو کہ مستسقی ہی پانی سی اوسی پرہیز ہے

کیوں تقاضا کر رہا ہی اسقدر دیدار کا ۔ کیا ید بیضا کف موسی میں دست آویز ہی

کیا عجب عنبر اگر بنجای سارا موم شمع ۔ آج محفل میں کسی کی زلف عنبر بیز ہی

دست دشمن سی مدام لیتی ہیں کار تیغ ہم ۔ اپنا قتل آرزو میں نام اب چنگیز ہی

وصل کی شب کی برابر صبح کا دیکھا شفق ۔ ہمعنان میدان میں کلگون سی یکرنگ شبدیز ہے

بادۂ عشرت سی خالی زیست پیمانہ غرض ۔ آج کیونکر جام میری عمر کا لبریز ہی

رسم الفت دیکھ دیوانہ میں جس دن سی ہوا ۔ وہ پری اب عازم صحرای وحشت خیز ہے

کوہکن کو کی حقیقت اپنی سر سی کام تھا ۔ کوہ پر تیشہ لگا دیکھا کہ کیسا تیز ہی

کون ہی اوس طفل کی قسمیں جسکو تعلیم نہیں ۔ شور دیوانوں کی صدا آہ درد آمیز ہی

آئی کی برق غضب کی آگ
وہ تو کی ماہ کامل میں کیا ہی
آپ سی ہو جو دوئی ہو ضعیف
بیکل ان کی کیا ہی ہمتن کیا ہی
بس اب ہی درد زبان ہی نالہ
آپ میں دوست تو دشمن کیا ہی

دل
ہی دامن کو بھی طور میری خاک سی
ہی یہ پیمن نہوت جو او سو دو میری خاک سی
خاک ہی تیری ادری کی دور میری خاک سی

رونی مین آیا جو یاد اوس طفل کا رونا مجھے | چشم تر مین ہی طفل اشک طوفان خیز ہی

جیسی ہی وہ طفل غائب ہو گیا سودا مجھے | یاد اون ست کے طوقون کی جنون انگیز ہی

غیر تجھ پر پھوڑتی ہین سر عبث فرہاد سان

تو اگر شیرین ہے تو ناسخ ترا پرویز ہے

ایسی ہم آماجگاہ تیر مژگان ہو گئی | رونگٹون کی جا پہ تیر سارے بیکان ہو گئی

جب سے اسکی بال اونکی پریشان ہو گئی | مثل سنبل تار تار اکثر گریبان ہو گئی

باغ مین گلچین ہین گلدستی مزارونکی تمام | خاک مین کیا کیا ہی گل رخسار پنہان ہو گئی

دل مین جب لایا تصور اوسکو تب کہنی لگا | مثل یوسف ہم اسیر کنج زندان ہو گئی

گلشن عالم مین جب ہم عندلیب سنج | زاغ جسکی زمزمی سنکر خوش الحان ہو گئی

اوسکی ہی نیم بسمل کو جوانی [illegible] | ایسی آئی بازو مین گویا سلیمان ہو گئی

یہ اسیری مین پہنچایا ناتوانی نی ہمین | رفتہ رفتہ حلقہ زنجیر زندان ہو گئی

رشک کو ہی یار سے دنیا مین جلتی باغ ہے | گلشن شداد سان [illegible] پنہان ہو گئی

وصل کی شب پھٹ گیا جب دم گریبان سحر | پیرہن مین اپنی گریبان ہی گریبان ہو گئی

دیکھی اوس گلگون قبا کی یا غنچۂ جسم بہار | پہاڑ کر کپڑی ہزاروں غنچی عریان ہو گئی
چلتی چلتی کر گیا اعجاز وہ رشک خرام | جسقدر تہی نقش پا کبک خرامان ہو گئی
گلشن رخسار جاناں سی ہوئی رخصت بہار | صورت برگ خزان عاشق پریشان ہو گئی
ارمغان داغ سودا لیچلی سوی وطن | دو دن اس وحشت سرا میں ہم بہی مہمان ہو گئی
جتنی ہیں داغ جنون ہیں سکۂ شاہان حسن | کشور دل میں روان کس کس کی فرمان ہو گئی
جس جگہہ تہی قصر و منظر بن گئین ویرن تمام | شہر جو آباد تہی شہر خموشان ہو گئی
شانہ کرتی غیر کو دیکہا تو یہ نفرت ہوئی | گیسوی پیچیدہ مجکو مار پیچان ہو گئی

رات دن رہتی ہی ناسخ ہمکو از خود رفتگی
آہ جب سی عاشق رفتار جانان ہو گئی

جان کنی ہی یکی ہی جاہی تیغ کن آہستہ سی | یہ صدا آتی تہی ہردم تیشۂ فرہاد سی
درد سر مجکو بہی ہی پوچہی کوئی فرہاد سی | تونی یہ تیشہ لیا ہی مول کس جلاد سی
پڑ گیا ہی ایسی پردہ کا مری اشکون مین ملک سی | آتی تلوارین بہا کہدی گی جلاد سی
بندگی مین سب وہ حاضر ہو گیا کہتا ہی جو | شمع ہی خدمت کا لینا بندہ آزاد سی

[illegible]

جسطرح سی ہی محبت فاختہ کو سرو سے | طوق والی طفل کو الفت ہی مجنون زاد سے
جو ہر ذاتی بشر کا ہی جسی کہتی ہین عشق | سیکہتا ہی کون فن عاشقی استاد سے
جنکی آنکہین ہین نہین وہ دیکہتی حیران ہون | وہ صنم پنہان نہین ہی کور مادر زاد سے
وہ بہی قمری نشانہ ہوتا ہی اسکی چوب کا | اس لئی رکہتی ہی الفت فاختہ شمشاد سے
بادشاہی کہینچی جلکر کسی ویرانہ مین | چاہتی الفت گدا کو کوچہ آباد سے
تنگ ہی جان کو مری آن زیر آسمان | جلد نکلا چاہتی اس قصر بی بنیاد سے
دنکو گر روزہ رکہین تو می ہین کی افطار ہو | ہم نہ بلبل ہونگی ای پیر مغان ارشاد سے
می سی جب محروم رکہا ہی تو نکر تب | گہو دو الا خانہ خمار کو بنیاد سی
کانین ای سرو آویزی مردی کی نہین | دانہ انکو پیدا ہوئی شمشاد سی
عشق کی مقتل مین یار پیام تو ہون گی | پوچہتا جاتا ہو ہر کوئی گنہ جلاد سے
رشک کل زامصلی تیری اک نگین غزل | آئی ہین حافظ کنار آب رکنا باد سے

ولہ

بیستون پر جا کی تنگ کیون نہ لعل فرہاد سی | سیکہی ہین ہم تو بیہ فن ایک ہی استاد سے

[illegible]

طائر رنگ حنا ہاتھوں سے اوڑ سکتا نہیں
چھوٹ آئی مرغ دل کس طرح اوس صیاد سے

ٹوٹی ہے غلطاں لہو میں ہم جان کو لیے
خنجر و آئینہ میں ہر چند اک فولاد سے

اغنیا کو ہے یہاں حسرت فقیروں کو ہے عیش
باغ کی مزدوری اچھی ہے جنت شداد سے

تھا ازل سے مجھکو تا وقت ولادت عیش تلخ
تلخ کی آنکھیں ہی شور مبارکباد سے

ڈھلکن ہی ہو گیا تیری محبت میں فقیر
ہے مشابہ زخم تیشہ فتنۂ آزاد سے

چہرہ ہو جاتا ہے میرا اوسکی آتی ہی بحال
انس ہے رنگ پریدہ کو بھی اوس صیاد سے

شوق تھا کھانی کا ایسا مجھ دیوانہ کو
چھٹیاں اڑلونکو دلواتا ہوں میں استاد سے

حلقۂ گیسو جو ہیں مانند طوق فاختہ
بال سلجھائی ہیں شاید شانۂ شمشاد سے

لوہے کو ٹکڑے کیا ہے یہ اسکے سر و ہلی
انس مجھ وحشی کو ہے اتنی لیلی نژاد سے

دیکھنا ہمت کہ ساتھ اوسکی بھاوجی بھی جگن
تھی طلب شیرین کو جو بیگی فرہاد سے

سبزۂ نارستہ خط کی غایت چاہیے
تیری رخ کو دوں مثال آئینہ فولاد سے

دیکھتا تھا میں کیا ہے آپ میں جنگ
تیغ و چار آئینہ دو نو گوہر اک فولاد سے

سنتی ہی آپس میں ٹکراتی لگی سر ہر صنم
کیا بھلا ناقوس کو نسبت مرغ صیاد سے

[illegible]

[illegible]

بیٹھنے دی تھی نہ پاس اپنی کنار شاخ و نشیمن
اڑ و باد و نکو ہی ہم مجنبہ نشان باوسی

سبز آئینہ نہیں عکس خط صیاد سے — نکلی ہے طوطی مقرر بیضۂ فولاد سے
ہے یقین ایسو جو تیری عشق میں شمشاد سے — تیشہ مانگی اپنی سر کی واسطی فرہاد سے
زادہائے سخت دل خونریز ہوتے ہیں دلا — نکلی کیا جز تیغ و خنجر بیضۂ فولاد سے
زیست بھر مجبور رہا خونریزی محبوبی کا کام — روز مولد نال کٹوائی ہے کیا جلاد سے
منتیں ہم وحشیوں کی رہتی ہیں رہن وفا — طوق ہر سال اور پہنا گھو حداد سے
صحن گلشن میں جو آتی ہے اسی شکل بہار — خبر پاتی ہے شکست رنگ کی بادی سے
ہے یہ سفاکی کی جانب یار کا مائل مزاج — شمع کی سر کو بھی کٹوائی لگا جلاد سے
آپ پیدا ہوتی ہیں جو اہی سامان ازل — طوق قمری کو کوئی بنوا تا نہیں حداد سے
دشت میں ماندہ اہو گا کبھی بہ کی سیاہ — بڑھ کیا آگی نہ پیروں کی کس میں گرد سے
اے بہی چلی چشم تر کو کر نہ قد موسی جدا — آنچہ ہر باغیں ہے یاد شمشاد سے
جھیلیان لی شست میں — لب ہی ہائے کیر کو نسبت ہی صیاد سے

[illegible]

[illegible]

تب سی سن ہان مخانہ مین مستونکا خروش
کون ویرانکو جانی خانۂ آباد سی

ای ہی قد تجھپہ سر خوش قد کا ہی جا گل
ہو گیا ثابت یہ مجکو شانۂ شمشاد سی

مدح سنج قامت جانان ہی سرو ریختہ
سرو موزون ہی مشابہ با نوا آزاد سی

آج مجھ پہ ای خدا کو وسی مین نہو نہین
ایکدم فرصت نہین لیکن تیونکی یاد سی

خوبین سلطان کل نظر آتی ہین بہار آیکی
کیا قلم کروائی تہی کلبن کسی جلاد سی

ہاتھ میری پاؤن کی زنجیر وسی باندہ دیں
اور زنجیرین ہوا مین جست حداد سی

ربع مسکون ہو سخر و مین ہو کر اتفاق
خلق تابع رکہی جو رابطہ ہمزاد سی

آہن شمشیر کی بیڑی گرہی میری لئی
عاشق ابرو ہوں مین کہدی کوئی حداد سی

نخل شیرین ہی مو لو ہمین نقش شیرین سنگ پر
ہی قلم اپنا زیادہ تیشۂ فرہاد سی

جہاڑتا ہی سر ہی کیسو سی تیری آہ
نقش پا تیرا نہین کم سایۂ شمشاد سی

گر قفس مین ہین نہیں کی بلبل کو اسکا غم
ہی یہی صدمہ کہ چھوٹی بچہ صیاد سی

قامت جانان ہمیں آکی کچہ وسی نہین
جانور ہی فاختہ جو عشق ہی شمشاد سی

آج مجھ پہ شور ہی سر کی جان شیرین چلی کی
لو تڑوائی ہین وسی تیشۂ فرہاد سی

[illegible]

عکس سے جس کے نہ جائے کہیں حسرت دل — رابطہ اتنا نہ کر آئینہ فولاد سے

پھرتے پھرتے سب وتر آیا ہے تلوو نیزہ لہو — خار صحرا ہیں یادہ نشتر فصاد سے

ضعف سے ہے طائر دل طائر رنگ حنا — گب نکا یک چھوٹتا ہے پنجہ صیاد سے

تاب سننے کی نہیں پھر خدا خاموش ہو
تنگ ہی ہوتی ہے جگر ناسخ تیری فریاد سے

فراق میں ہے دم تیغ موج آب مجھے — ہے گرد لشکر غم جوش ماہتاب مجھے

جو سیم روش نے زر لے کے دی شراب مجھے — عوض میں زر کے بخشا ہے آفتاب مجھے

ملا ہے جو بت محجوب بے حجاب مجھے — عجب ہے اے نظر برق بے سحاب مجھے

پیا جو جام ہے اشک نے کی ساری شراب — بغیر یار ہو کیا نشہ شراب مجھے

ولم خط اور میں نکلا تب آیا ہے جواب — جواب نامہ ہوا نامہ کا جواب مجھے

جوان دل ہی ہے نہیں ہے مانع عیش — سفید ہے بالوں کی ہے جوش ماہتاب مجھے

تڑپ کے مر گیا پیاس سے لب دریا — نظر جو آئی چین جبیں آب مجھے

میں جس کے غم میں جلوں ہو وہ پھرہ مجھ سے — لگی ہے بخت نے کیا سوختہ کباب مجھے

[illegible]

خوشی جتانکو ہی میری اشکبار ہنسی ۔ کیا ہی بخت نی ہمطالع سحاب مجھی
یہی کی جان مری سوز ہجر مین کیونکر ۔ دکھا رہا ہی فلک تیغ آفتاب مجھی
بہا جو اشک کا سیلاب آنکھین ہین لیتین ۔ ملی تہی کیا عوض آنکھ دو حباب مجھی
جنون سی ملتی ہین کتنی ہی خانہ زنجیر ۔ کیا ہی عشق نی جو خانمان خراب مجھی

درود پڑہنی لگا ہون جو یک بیک ناسخ
کسی پسینہ کا یاد آگیا گلاب مجھی

وصل کی دولت ملی جذب دل بیتاب سی ۔ کیمیا ہمنی بنائی ہی مگر سیماب سی
انکو رات اوسنی کیا ہی گیسوی پرتاب سی ۔ رات کو دن کر دیا ہی روی عالمتاب سی
اوسترا اوسکی ذقن پہ جب پہر آتا ہی ۔ دور ہو جاتی ہین تنگی حلقہ گرداب سی
اہل حقیقت کو بلا سی کب ہی دنیا مین گزند ۔ عکس تنکی کا بہی بہ سکتا نہین سیلاب سی
ہی سست رحمت دنیا سی غفلت کی ۔ لو جوش ہوتا ہی بیدار ہین عین خواب سی
آسمان کی ہین سامان عیب پوشی کا نہین ۔ لب کسی کا ستر ہو کا چادر مہتاب سی
آگ افتادہ نکو تی ہین کوئی سر فروغ ۔ سرد ہو جائی نکیون بازار آتش آب سی

[illegible]

[illegible]

پڑتی ہے عکس رخ جاناں کی ہی تشبیہ تمام | چو کہتی کو ہالی سے آئینہ کو مہتاب ہے
غیر سے لکوائی مہندی وسنے تہو جیز [illegible] | پنجۂ مژگاں کو تمنّی ہی نکا خوناب ہے
مدعین کذر ہیں کہ رکہتا ہوں [illegible] | دنکو پروانہ سے سمجھتا انکو سرخاب ہے
ہو شہہ تیری دیکہکر مجکو ہوا جوش جنون | اڑتی ہیں کیونکر طبیب اصلاح جنون [illegible] ہے
تنہائی ہیں ایسی ہی محراب ولی [illegible] | بہاگتی ہیں وہ رہم مسجد کی ہی محراب ہے

خاک کو ہی بہا رہی ناسخ مری تن پر لباس
کام کیا مجکو حریر و اطلس و کمخاب سے

چشم جاناں اور ہی چشم غزالاں اور ہے | وضع انساں اور ہی ترکیب حیواں اور ہے
اڑگیا اوس سی ہتہی اس عاشقی کی ہوچکا [illegible] | ماہ تاباں اور ہی رخسار تاباں اور ہے
سیر مقتل مت سمجھ گلگشت اے نازک مزاج | باغ و بستاں اور ہی کنج شہیداں اور ہے
پہ میسر ہو وہ دیکہیں ہو میسر [illegible] ہو | کوی جاناں اور ہی گلزار رضواں اور ہے
ایک یوسف وہاں تہا یہاں [illegible] | چاہ کنعاں اور ہی [illegible] زنخداں اور ہے
برق ابر سی ہی تا ہی اسکے [illegible] | ابر باراں اور ہی یہ چشم گریاں اور ہے

[illegible]

خاک جنت مین لگا بعد مردن دل مرا — نار غلمان اور ہی انداز انسان اور ہے

اسمین ہی داغ فراق ایصبح وسمین اتصال — یہہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی

دلسی ہی کاوش اسی تلووںسی ہی سکو خلش — خار مژگان اور ہی خار مغیلان اور ہے

جانور او سیر ہی عاشق اسیہ عاشق آدمی — سرو بستان اور ہی وہ خرامان اور ہے

ہوتی ہین غم ان سکی بکہی ہتھی وسکی ضرب — جسم عریان اور ہی شمشیر عریان اور ہے

اگرچہ دونون خاک پر غلطان ہین لیکن فرق ہا — سنبل ستان اور ہی زلف پریشان اور ہے

مار شعین ہی وہ اور یہہ ہی سانپچی ہین دو بلا — شاخ مرجان اور ہی دست حسینان اور ہے

باعث ایمان ہی وہ غارت گر ایمان یہہ ہے — نظم قرآن اور ہی خط رخ جانان اور ہے

فرق ہی شاہ و گدا مین قول شاعر سچ یہہ ہے — شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہی

ولہ

غیر لی آگی چرایا دل جانان مجہسی — دیو نی چہین لیا تخت سلیمان مجہسی

جہیلون دل تو چہین اب آتش و سیماب کا — گرم جوشی کرون جتنی ہو گریزان مجہسی

ہوتی وہ عریان کہ کبہی نہ کیا مجکو لباس — ہوں وہ کاتا کہ نہ الجہا کبہی دامان مجہسی

[illegible]

بیخودی میں شب غم اپنی گریباں سے صبح — پھٹ گیا صبح قیامت کا گریباں مجھے

میری قسمت کی وطن میں بھی سیہ بختی ہی — تیرگی لگتی ہی شام غریباں سے مجھے

گرچہ ہوں مور روئی پہ بربادی میں — اوڑ کی جاتی کا کہاں تخت سلیماں مجھے

لاکہہ ہو گردش ایام پہ حاضر ہی مدام — انس لگتی ہی نہایت شب ہجراں مجھے

خانہ ویران مجھی کہتا تہا سب ای ناسخ

اب تو آباد ہوا خانۂ زنداں سے مجھے

ولا فصل بہاری ہی جنوں ربع مسکوں ہی — گلستاں جہاں میں جو شجر ہی بید مجنوں ہے

سمجھتا ہوں میں شاخ گل کو اوسکا قد گلگوں ہے — صبا دیتی ہی جنبش جانتا ہوں قصر موزوں ہے

گرے کیا خاک پر رغبت سے محو چشم میگوں ہے — گلہ آب مٹی کا نہی ہی شراب اور زہر افیوں ہے

نہیں کی پر راہ نو نشان نعل توسن کے — الٰہی شہسوار ایسا ہی جس کی نعل اوروں ہے

جہاں مجنوں دی ہیں بنا میں سحر زر سینی کی — گلہ نقش زخرانہ میں ای یار افسوں ہے

برابر جانتی ہیں خشک و تر کی جزو کل کو ہم — جو ذرہ ہی وہ ماہ ہوں ہی جو قطرہ ہی وہ جیحوں ہے

بجز نکین مزاجی ... نہیں ممکن — گلہ رنگ مئی کا نہی ہی بن میں جب تک خون ہے

[illegible]

خدا نے زر کیا پیدا اوڑا دینے کو دنیا میں
زمیں میں جستجو پنہاں تھے ہیں گنج قارون ہے

نہ ہو دے کیونکہ تا حشر کبھی علی کی رتبہ کی
زمیں آسمان سے ہے اندک دشمن کم دون ہے

کیا ہے اسقدر لاغر فراق یار نے مجکو
کہ کہتے ہیں سبھی ہم لیلی ہے مجنون ہے

کسی محبوب مکو کیا ہے ہی محبوبسے نسبت
کہ رشک خال مشکین ہے اوسکی الف کا جو نون ہے

اندھیرا ایسا اندھیرا چھا رہا آنکھوں کے
شب تاریک میں مجکو خیال زلف شبگون ہے

نظر آتا ہے مجکو غیرت شمشاد کیوں شجرہ
رباعی میں مکر موزون تنی تنہا کا مضمون ہے

سخاوت کو بدل ہمسا کسی ایسا کیا ہمنے
کہ ہر ساغر میں جاتی بادۂ گلرنگ افیون ہے

سیہ مستونکی ہے رفتار میری کلک میں ناسخ
دم فکر سخن مجکو خیال چشم میگون ہے

مری محمل نشین کے آگے لیلی کا جو مفتون ہے
وہ مجنون ہے وہ مجنون ہے وہ مجنون ہے وہ مجنون ہے

علی نیلا وشتہ ہر وکی سپہر میں آج کلگون ہے
نہیں معلوم کس پر کھچا ہے عزم شب خون ہے

تو وہ لیلی ہے ظالم ہر ہر یہ تیرا مجنون ہے
تری آنکھ ہے شمشاد قامت بید مجنون ہے

تری قدکا نہایت طبع کو مرغوب مضمون ہے
مری پوانیں ہے جمع الفاک سر موزون ہے

رہوں آغوش میں کیونکر سنبھل کر اس عالم تو	حباب موج میں سب دوست دشمن یار چھپوں ہے
بظاہر بے سروسامان ہیں مگر ہیں فیض باطن میں	نہ ہر سینہ میں حکمت ہے نہ ہر خم میں فلاطوں ہے
بلندی میں مثال آسمان گر قصر تھا تو کیا	اجل کے ہاتھ سے زیر زمیں آخر فریدوں ہے
سیہ کاری ہی حاصل ہے کاروبار دنیا میں	معین ہے بالوں کی سیہ بختی میں جوں ہے
بہار حسن جاناں نے کیا ہے رنگ گلشن کا	کہ جا بجا گل غنچہ میں اک قطرۂ خوں ہے
سفید و سیہ آفت دوران جو ہو پیدا	برنگ شاخ تسبیح دانے نوں گیسوی شکوں ہے

کبھی قصد نہیں الٹ جاتی زمانہ کا	تو وہ لیلی بنی ظالم اکیلا عالم ترا مجنوں ہے
کبھی مستی میں ہی کھلتی نہیں جاں میری آنکھ	ترے انشوں کو میں سمجھا ہوں سلک ملکوں ہے
ہوئی مثل قناعت قصر عالی کی نشان اکہوں	ترے عیب تکو منعم ایک باقی طاق گردوں ہے
قناعت سے ہی حاصل ہے تجھ لذت گنج مجکو	چمکتی ہے ریگ دشت گویا گنج قاروں ہے

نہ کیونکر روتی روتی لال ہو جائیں مری آنکھیں
شفق میں ہی ناسخ خیال وہ گلگوں ہے

توسن عمر رواں ایسا ہی چالاک ہے	گرد سا برباد کرتی میری خاک ہے

[illegible]

شعلۂ و نگاہ پہ جو تماشا ہی بعد از مرگ بھی — ابر ساں روشن ہوا قطرہ افشاں خاک کا
آئینہ کو دوست رکھتی ہیں جہاں کی خوب و زشت — دل اہل صفا بس عالم میں جلا پاک ہی
یاد ساقی میں موج ہی ہر دم اشک زنجیر اشک — سائباں مژگان کا دار بستہ تاک ہی
یوں نکالی حسرت دل ہی کدۂ عشق میں — جیکل تنہا میں کو میں سمجھا ہی فتراک ہی
آل سی جب تک سینکیں مو کہاں کب نگر و دست — حسن ابرو کی لئی وہ روی آشناک ہی
دست صانع بھی ہی حق میں ادب جنون — تن برنگ غنچہ بیش از پیرہن صد چاک ہی
شست و شو کو آب شبنم چاہیئی آفتاب — خون ہی جو حو آلودگی سی پاک تھا
جسقدر رشتہ زیادہ اوتتی ہی سرگشتگی — انکی صورت پر السی گردش افلاک کا
ساکن دل تو ہوا آنکھوں کو ترساتا ہی کیوں — جسقدر دل صاف ہی ویسی نگہ بیباک ہی
جلد باقی ہی بت مالی قیدی زندان عشق — یار میں بیچی چلی ہی جو سفاک ہی
داغ دل کی اپنے شعلی ہیں کیچ جلی سامنی — بیچہ خورشید اک مشت خس و خاشاک ہی
حسن یار آلودگی سی پاک ہی تو کیا خطر — ہی گواہ اشک دامانی نگہ بیباک ہی
وسعت مشرب ہی تو رندو کہنہ سال صبر — دامن یار ہزار آلودگی سی پاک ہی

رباعی

دیتی کو عجب نگاہ ملی ای یار
راحت سی خاک اڑتی ہی بیل و بہار
کرتا ہوں کبھی خط میں میں نامہ تحریر
ہو جاتا ہی بعد لکھنی کی خط غبار

رباعی

ہو جاتا ہی جو خط روانہ سوی جانان
[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

یہ نہ ہوتا تو نہیں شعر ہی تھی تخلیق
اسلئی ناسخ جو مداح شہ لولاک ہی

گلشن عالم میں کیا وحشت جنون چالاک ہی	جیب گل سے تا گریبان سحر صد چاک ہی
اسفل و اعلی جو ہین ملجائین سب کے نا تمیز	آسمان اس رتبہ عالی پہ پیوند خاک ہی
پست تر گرنی کو گردون سکو کرتا نہی بلند	اشک کا آنکھو نمین آنا وسی بیرخاک ہی
حسن کیسا ہی رہتا ہی لا دست عشق	ہی لیجا کو جنون او وحشت سے سفاک ہی
دیتی ہین تنبیہ اندونمین بیہوش مین	می تجھ ہی پاک چشم مست جانان پاک ہی
پاک ہو کیونکر نہ اپنی چشم گریانکی نگاہ	آب جسمین ہی گذر جاتا ہی وہ تی پاک ہی
آج یہ مہپیر کھلی ہین معنی و الساتحات	ہر ستارہ میری سحر اشک مین آگ ہی
سائٹ جیسی تجلی ڈالی دیون عیان ہوا	چشم میں ہی چشم یار اوسکی عینک ناک ہی
تجلی میں سعی داغی میری کی ماہ زار ہی	شعلہ آتش ہو جسمین عالم خس و خاشاک ہی
روح ہی ہر جسم مین مشتاق اخبار اجل	اس لئی بہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہی
خصیہ مالی غنیا کی ہی عبث ای ایاح	نقد سی خالی ہمیشہ کیسہ و لاک ہی

قتل آنکا نیکو تو آخر لہو سی یا برآئی کا ہی پہ لا امید آئی جا بایا اگر سفاک ہی
قتل نکہت جسم و یکا ہی لطافت سی نہان غم نہین ٹکری نک گل اگر پوشاک ہی
ڈر کی مارے صبح کا دیو سفید آتا نہیں اسقدر صورت شب فرقت کی وحشتناک ہی
مطلع روشن اب ایسا ہی کہ جسکی رشک سی پنجۂ خورشید جیب سحر صد چاک ہی

ولہ

دشت وحشت مین مری جسم پر پوشاک ہی داغ سر پا مین خار اور بدن چاک ہی
خواہش نظارہ کو ضعف بصر کا باک ہی راہ دن انکھون کی وہی آتشناک ہی
خوار ہی نکلا جو کوئی صحبت ہم جنس سی جب تلک دریا سی قطرہ متصل ہی پاک ہی
فاش اخفا مین ہوا جاتا ہی اپنا راز عشق زخم سی تر ہی ہنسا دل اگر غمناک ہی
سیکڑون تجہہ سی اگی ہین جلوہ مین دیکہو خجہ ای ستمگار افکن تجھی کیا حاجت فتراک ہی
آہ پہنچا ہون کہ یہ بیمار کہ مین آہ سرد ہنسکی کہتا ہی اجر ناکی نمناک ہی
چشم سی شیرین نہ آئی تجہہ سی اپنی بن و نیشکر سی بہی دون شیرین سی مسواک ہی
بہاگتی ہین یا و مین چپیہ چپیہ بیابان کی گیا مری صحرا معاذ اللہ وحشتناک ہی

رباعی

رباعی

رباعی

پیری میں آئی نوجوانی میں اوڑتی تھین بجلیاں — جسم گل میں یہ مزا اوڑتی تھی می تپاک ہی
ہی عیان جلوہ اکا ان تابان ہند مین — سوجھی گیا زاہد تجھی آنکھوں کی آگی خاک ہی
گیا چشمک کر جا پڑا ہی ور ما تند سپند — یہ زحل آگے دو نیہ خال وہی آتشناک ہی
ہی مردکی یہ آویزہ نسی مجھپیر آشکار — کان مین بالا نہیں ہی ماہ است تاک ہی
ای ایا نور تجلی وادی ایمن ہی تو — بولتا ہی پرچھان تیری مین ہین شاک ہی
ہو رہا ہی اک جہان تیرا شکار اے شہسوار — صید کیا صیاد بھی یہان بستۂ فتراک ہی

اور کون اس بحر مین ناسخ ہلالی دوستو
فکر یہان غوّاص ہی طبع روان پیراک ہی

ہی سجا کر خط غبار روی آتشناک سے — آگ مین پڑ جاتی جوشی ایکدم مین پاک ہی
دشت سے اوسکی دولت تابہ افلاک ہی — کیسۂ زر سی بادہ کیسۂ دلاک ہی
ہجر مین کیا باغ جاؤن اے اعمّا کہ ہی — گل نظر مین شعلہ ہی کلیخ خس و خاشاک ہی
آج تیرا جسم اور کیسۂ دلاک ہی — خاک مین گل جسم کیا استخوان بھی خاک ہی
تو بدلتا ہی لباس اپنا تو دیکھی کتنی بار — گل کی او تریکی جو تیری آخری تپاک ہی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

عشق اوسکی جانب سی کا ہی اگچہ سو دا نہیں — مثل گل یہان جیب بی دست جنون جاک ہی
آگی افتادونکی عالی منزلت ہوتی ہین پست — دیکھہ پامالی کی نیچی گنبد افلاک ہی
عالم بالا سی ہم بہت باتی ہین جو رزق — اپنی آگی آسمان ایک دار بست تاک ہی
تیری آگی رنگ گلشن ہو گیا ایسا سفید — جیب ہر گل مثل جیب صبح صادق چاک ہی
موتی کانٹی جو گئی پانی مین ہین سی سفید — انتہا رونکی کیہ ای یہ غمناک ہی
نرگس و زنبق سی پوچھو رنگ عاشق ہی بلا — ای گل سنبل کہ ادنی انکہہ وسکی تاک ہی
تو نظا ہر خاک کی پتلی ہین سب یکسان مگر — کوئی ہی اکسیر یہین اور کوئی خاک ہی
ہی یہی حسرت کہ پہنچون اوٹکی کوچی مین یار — بعد مردن خاکمین بہی مجکو حسرت خاک ہی

ہون سوار توسن معنی زمین شعر مین
صید مضمون جو ہی ناسخ بستہ فتراک ہی

جو غزل ہی اوسمین مضمون لب ماہوس ہی — جو ورق ہی میری دیوان کا کف افسوس ہی
روشنی ہو ونون بکچونکی شمعدان مجمع بزم — جو کتورتی ہی انکی ہی اک فانوس ہی
گل جو ہی وہ تیسی داغ عشق سی ماہوس ہی — شاخ گلبن مین جو ہی گویا پر طاؤس ہی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

دستِ سلطنت سے ہی غم میں الف افسوس کے / داغِ حسرت سے بطِ مے غیرتِ طاؤس ہے

مجھکو اپنے گوشۂ دلمیں ہے اوس گلشن کی سیر / آسمانِ نیلگون ہی جسمیں الٹا طاؤس ہے

اسقدر سینے ملے دستِ حنائی کرکے یاد / خون سے فرقتیں رنگین ہے کفِ افسوس ہے

قبر پر تعویذ اوسکے نقشِ پا کا چاہیے / بعد مرنے کے بھی ہمکو حسرتِ پابوس ہے

بس کہ دل میں جلتے ہیں تیرے خیالِ الصنم / سینہ ہی آتشکدہ نالہ مرا ناقوس ہے

کیا کروں شکوہ کرے وزن یکہ کر دیوار کا / جانتا ہوں میں لگا ہے کان یہ جاسوس ہے

جام مے کیا نہیں لبریز از جامِ عمر / آسمان سے نظر میں شیشۂ معکوس ہے

فرش سے تا عرش روشن ہے مرا حالِ تباہ / شمع ہوں میں سوزِ غم سے آسمان فانوس ہے

اوسکی اک نگاہ کا ہو یہ تنِ خاکی غبار / یا الٰہی مرغِ جاں جس طفل کا مانوس ہے

خاک ہو جاتے ہیں وہ خاکمیں ملتے ہیں / چار دن کوئی گدا ہے کوئی کیکاؤس ہے

عشق نے جیسے لیا ہے کفر و دین میں اتحاد / اپنی مسجد میں موذن کی عوض ناقوس ہے

چھوڑ دے میرا گریبان تا نہ رسوا ہو کوئی / دستِ وحشت یہ کسیکا پردۂ ناموس ہے

اے صبا لیجا وہاں نالہ مرے زنجیر کا / دل مرا مست کے طوق میں [illegible] ہے

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

وصل کا وعدہ ٹلتی صبح صاحب تقدیر تھا ۔ پر شب فرقت میں بخت تیرہ یہ جاگا یوں ہی

وصل کو لکھا ہی ناسخ دردِ عاشق کی دوا

دل ہمارا قابلِ تشخیصِ جالینوس ہے

کسی نے تیر دزدیدہ نگہ سے دل کو مارا ہے ۔ لہو روتی ہیں آنکھیں ان سے پہلان نکارا ہی

بسر کی عمر مثل شمع ماتم بزم ماتم میں ۔ چراغ گور شاید اپنی طالع کا ستارا ہے

زبانہ میں لگا دی آگ کافر نے بھبوکے نے ۔ جہان ہی تختۂ بارود گویا وہ شرارا ہے

نظر میں ساتھ ابرو کی خال اک تیر ابرو ہی ۔ قیامت تختۂ دہ ماہی چشم گویا چاند تارا ہی

ہمیں اپنی تجلی سے باغ عالم موسم گل میں ۔ دکھانا ساغر گل یا وہ خوار یکا اشارا ہے

نظر آتی ہیں حرم آفتاب افلاک سے سب ہی ۔ شراب وصل کی تن نازک سے تیری صبا آشکارا ہے

نکل آویں گے ہاتھ پر کدے ہو کر حسینوں کا ۔ لحد پارہ کی ہی کان اوج میری خاک پارا ہے

گلوں کا اور میرا مشغلہ گلشن یک عالم ہی ۔ جو جھومی ہیں خار یار و نمی گریبان پہ وہ پارا ہے

تو وہ گل ہی کہ گذرا باغ میں حسن حیا بن کے ۔ تو آوازِ شکستِ تختی گل نے پکارا ہے

وہ اپنی گھر میں ہی خوشبو سی کلیان مہکتی ہیں ۔ نہان ہی رنگ گل اور نکہت گل آشکارا ہے

رباعی

بابا ہی جو کہ شمال کوئی انسان

رباعی

اے ابن علی امام عالم

اے اکبر جری امام عالم

رباعی

خدا کا اب کو تھا لبنھین سا رہی ائی مین | بتو مہر کوئی بندہ کسطرح بندہ تمہارا ہی
نظر آئی لگی ہی چشم عزرائیل جو مجکو | الٰہی کیا ہی صبح شب فرقت کا تارا ہی
یہ مضمون غم و شادی مرگ و زیست الفت ہی | جہان مہ و بیت ہی جسمین سراسر استعارا ہی
ولا اب بیچہ مرکا نہین ہی تسبیح اشکونکی | ارادہ کوچ کا پانکا ہی نظر و استخارا ہی
گیا وہ دشت کو رکہتا ہی مجنون سر اشکونسی | سمجہتا ہی کہ یہ جنازہ لیلی کا جارا ہی
اگر تیری وہ ہی جسینی کمر توڑی ہی جو تونکی | تری آنکہو کی کی ای بی آ ہو چکا را ہی
اثر رکہتا ہی یہ کیا ہی وہ شالف عنبر کا | بجائی خاک کو ہی یار مین عنبری سارا ہی
ہوا یہ رنگ فرقت بخود دی چشم تراوسکو | شب مہتاب ہی ستی ہی یا کا کنارا ہی

ہماری علم سی یہ تخم زیری ہی مین مقبل کی
کہ ناسخ مر زمین شعر مین اپنا اجارا ہی

وقت ہو جی صبح کو اک شک نا ہی | عزبال آفتاب ہوا تیر آہ سے
اتک جاو سکی ہین وہ ہی عین خلاف وہان | آگاہ کیا نہین ہم ہی حال تباہ سی
عاشق کو رنج ہو تو ہو معشوق کو ہی کیا | یوسف گرا کنوئین مین زلیخا کی چاہ سی

آئی طواف میں تری چشم سیہ جو یاد — بسمل ہوئی غزالِ حرم تیرِ آہ سے

ثابت ہوا پیروانِ شرع کو مرشد کی احتیاج — کچھ کم نہیں نشانِ قدم خضرِ راہ سے

یہ خود نمائیاں ہیں کہ معجز نمائیاں — روشن ہے چشمِ نور تری گردِ راہ سے

مشرق سے کانپتا نہیں نکلا یہ بے سبب — خورشید ڈر گیا مرے روزِ سیاہ سے

صبحِ شبِ فراق کو بھولی افق کی راہ — یہ تیرگی ہے اخترِ بختِ سیاہ سے

فرقت کی مے کشی میں جو ساقی کرے گریز — لی لیں کی تختِ دل کو لگی ہم نے آہ سے

حجامِ خطِ یار نباتی ہے مرکبا — عارض کا سبزہ کم نہیں مردم گیاہ سے

پھر کی جو چشمِ یار ہوئی اوس کی احتیاج — نسبت ہے کوہِ سرمہ کو کیا برگِ کاہ سے

موذی اگر ہے گوشہ نشیں کچھ خطر نہیں — ایذا ہے راہ رو کو فقط خارِ راہ سے

آ خنک سے گر بر کرے کوئی بادشاہ — تاجِ خروس خوب ہے اوس کی کلاہ سے

ہر روز روزِ ہجر ہے ہر شب شبِ فراق — نفرت ہوئی ہے مجھ کو سفید و سیاہ سے

آتا ہے یاد ہجر میں تا رہ گئی وہی یار — دن رات مجکو رنج ہے خورشید و ماہ سے

تاریخ حضورِ شاہ زمن جس نے لکھ دیا — بندے ہزار دوں حشمت و اقبال و جاہ سے

مہر اٹھ نہین سکتا ہی جو اوس شوخ کی نگاه سے — تارِ شعاع گم نہین تارِ نگاه سے
ای وے سیہ رقیب تو ڈر میری آه سے — بجلی کو لاگ ہوتی ہی ابرِ سیاه سے
ہم آدمی ہین وصل میسر نہین کبھی — ہوتا ہی تخم نطفۂ مردم گیاه سے
اعضا تمام گھل گئی ہین غم سی اسقدر — مثلِ حباب بہر ہوا اک کلاه ہی
دو دن جو باغ مین وہ نہی نہین گیا — تمثال داغ ہین برگ گیاه سے
اعلی ہین وہ کہ جن کی دلی سی ملی تھی — سیراب کیا ہوا ہی بہلا آب چاه سے
عزلت گزین ہوتا ہی جو ہستی نہ صاف — اٹھتی ہی گرد اون کی سبب گرد راه سے
رہتا ہی یہ غم مین جو آج نیاز زار — چشمِ سیاه کم نہین ابرِ سیاه سے
سبزہ نہی دعارضِ گلگون عجب کیا — گلدستہ بندہی جاتی ہین اکثر گیاه سے
میری طرح جو بہنی ہی زنجیر پا نہین — لیتا عشق چاند کو بھی ہی تیری کلاه سے
انکھین جو سینونکی لگی ہین خطِ یار پر — ہوتا ہی آہو نکو تعلق گیاه سے
جب نہ تو ایسی حسن بالا ہی یار کا — دونا فروغ آگ کا ہوتا ہی گھاس سے
ہر ایک اپنی آنکھ مین ہی مجکو گناہ — بہرہ کیا ہی یار نی برقِ نگاه سے

لب کو ہما نظر نہ ملی کی جو تیری آنکھ — مین ناتوان اسیر مین تار نگاہ ہی
آنکھین ہین جسکو عشق وہ پرتو ہی حسن کا — ہالہ کا ہی جو نقطہ نور ماہ ہی
روشن ہی اوس مین عارض تابان یار کا — گیا کم شب فراق ہی لف سیاہ ہی

تر دامنی ہی آپ خجالت ہی ابدا
ناسخ کو انفعال ہی اپنی گناہ ہی

مجکو فرقت کی اسیری سی رہائی ہوتی — کاش عیسی کی عوض موت ہی آئی ہوتی
آنہو شمع مجدم مین پروانی ہی — تو نہو تا تو صنم کب یہ جدائی ہوتی
غیر سی کرتی ہو ابرو کی اشاری دم دم — کبہی تلوار تو مجہپر بہی لگائی ہوتی
اسکی ہر دم کی نصیحت سی مین تنگ آیا ہون — کاش ناصح نے بہی آنکہ وہین آئی ہوتی
ہون وہ غم دوست کہ سب اپنی ہی دلمین ہرتا — غم عالم کی اگر اسمین سمائی ہوتی
خط کی آغاز مین تو مجہی انصاف تو کیا — لطف تب تہا کہ صفائی مین صفائی ہوتی
ابر رحمت سی تو محروم رہی کشت مری — کوئی بجلی ہی فلک تو نی گرائی ہوتی
دہو لی کیون اشک کی طوفان سی لوح محفوظ — سر نوشت اپنی ہی ناسخ نی مٹائی ہوتی

زندگی بھر ہم نہ تو ہی کل جہان سی اٹھ سکی — کیا عجب لاشہ بھی اپنا گر نہ یہان سی اٹھ سکی

لادون اسکی پشت پر اپنا اگر بار گناہ — ہی یقین ہرگز نہ کاوہ آسمان سی اٹھ سکی

آگئی جانی والی لاکھون ٹھوکرین پا کر گئی — پر نہ ہم مانند سنگ اس آستان سی اٹھ سکی

رعب ہی صیاد ایسا تیری نخچیر نگاہ ہی — ہوا گر رستم نہ چلہ بھی کمان سی اٹھ سکی

تو ہی جانا نسی تو تہا دن اس طرح اغیار کو — جنبش دل آ پا ہوا جنبہ نا توانی سی اٹھ سکی

مصر کو جذب زلیخا کھینچ لاتا ہی آو — اور جانب کو قدم کیا کاروان سی اٹھ سکی

کر لکھون تاریخ نہ حال اپنی غم جان سوز کا
شمع سان شعلہ نہ خامہ کی زبان سی اٹھ سکی

خونچکان دل کی حکایت ہی بیان کیا کیجی — تیغ سان خون سی آلودہ زبان کیا کیجی

منہ پہ زردی داشک ہین سرخ اور ہی چشم تر — حالت دل ہی عیان اسکو بیان کیا کیجی

ہو سکی یاد الٰہی نہ اگر اے زاہد — شغل تسبیح اور ذکر یاد بتان کیا کیجی

وصل محبوب میسر نہ جوانی مین ہوا — ہو گئی پیری مین اگر بخت جوان کیا کیجی

ناصحا چاک کی کرنی ہین ہمین کیون منع ور — وہ بھی ہاتھ اور گریبان ہی کہان کیا کیجی

[illegible]

قطعہ تاریخ

[illegible]

خونِ بسمل آنکھ سی بہا ہی باغ میں سقّہ پہ بی بہر ، تو جو یار میں اشکو تمو روان کیا کبھی

سلک گوہر سخن اپنا ہی ولیکن ناسخ

دہن یار کی مانند نہان کیا کبھی

پاس یار جانی ہی بادہ ارغوانی ہی ، شغل شعر خوانی ہی عالم جوانی ہی

رنگ زر دسی ہمدم ہوتی عشق سی محرم ، روتی ہین لہو مردم چہرہ ارغوانی ہے

ابر ہی گلستان ہی مطرب نغمہ خوان ہے ، مست بادہ جانان ہی لطف زندگانی ہے

جال کس پہ یہ وقت فکر یاد آئی ، آج کچھ بہت اپنی طبع میں روانی ہی

منہ سی لگی میتا آب خضر ہو پینا ، پیکی ایکدم جینا عمر جاودانی ہی

آئینہ بیٹھ وران ہی سمین عکس جاتا ہی ، آپ اپنا حیران ہی آپ اپنا ثانی ہی

منہ نہ ٹوٹ پڑتا گر تو وہ آتی سر کی ، منہ نہین ہی یہ مجھپر قہر آسمانی ہی

سن لی آئی وتی ہین سینہ پیٹتی ہین ، او نپہ نوحی ہوتی ہین اپنی وہ کہانی ہی

لو ہو گیا ہی کہر نالہ شعلہ شمع محشر ، عین موت ہی الفت اپنی زندگانی ہی

کھینچی ہی شبیہ اپنی وسنی لکہہ جائی ، مو قلم ہی الفت وسکی تہہ وسکا مانی ہے

قطعہ تاریخ

[illegible]

قطعہ تاریخ

[illegible]

قطعہ تاریخ

[illegible] ۱۲۴۸

قطعہ تاریخ

[illegible] ۱۲۳۱

قطعہ تاریخ

[illegible] ۱۲۴۴

قطعہ تاریخ
ولادت علی خان ذیقعدہ
۱۲۴۸

قطعہ تاریخ
سال وفات مرزا محمد ... پنجشنبہ
۱۲۴۸

قطعہ
حیف ذی حجہ پنجشنبہ ... ۱۲۴۸

از زمین دار ضعف صفر پنجشنبہ
مرزا علی خان بہادر
سال سنین وفاتش

قطعہ تاریخ
مرزا علی خان بہادر
۱۲۴۹

امین الدولہ مرزا امام رضا
تاریخ وفاتش ناسخ
۱۲۴۳

خواب مین وہ آئی کا کیونکر اکے می وعدہ — یعنی اب جان آئی مین مجکو نیند آئی ہی
نخل وادی ایمن کردی ہید مجنونکو — تیری رنگ مین لیلی مانگ لن ترانی ہی
آفتاب کا کہتا ہی شراب کو زیبا — اس لیی کہ شیشہ کا رنگ آسمانی ہی

عمر خضر تک ناسخ ہی ثبات ہمکو بہی
کو ہر سخن مین بیان آب زندگانی ہی

کیا سیاہی اور سرخی لالہ وار انکہوں مین ہی — چشم بد دور آج ای ساقی بہار انکہوں مین ہی
کیوں سفیدی اور سیاہی اشک آنکہوں مین ہی — عکس انکی کیا یہ زلف و رخسار انکہوں مین ہی
انکی وعدہ شب کی آنی کا نہین جو اعتبار — بیقراری دل مین ہی او انتظار انکہوں مین ہی
جام مے خندان جو بہی ساقی نظر آیا مجہی — جوش گریہ کیا کریں بی اختیار انکہوں مین ہی
کردیا بسمل اوسی جس ہی کہ قاتل و عیار — یہ نگہ ہی یا کہ تیغ آبدار انکہوں مین ہی
دل مین اوس آتش کی لالہ نی شرر پیدا کیا — آج ہر یک پارہ دل شعلہ بار انکہوں مین ہی
آج جو وہ پہول سا چہرہ نظر آیا نہین — نوک مژگان کی خلش مانند خار انکہوں مین ہی
قطرہ رشک چاہ کنعان ہی خیال یار مین — طفل اشک اب یوسف نکین عذار انکہوں مین ہی

قطعہ تاریخ

قطعہ تاریخ

قطعہ تاریخ

قطعہ تاریخ

بیسبب ہمسے نہ غافل تم نظر آتا نہیں — توسنِ عمرِ رواں کا یہ غبار آنکھوں میں ہے

آگئی ہے تنگ ہو کر اِس دلِ داغی کے ساتھ — وقتِ تنگ چمن لالہ زار آنکھوں میں ہے

کوئی جانان کا تصور باندھ کر روتا نہیں — صحنِ گلشن دل میں ہے اور بہار آنکھوں میں ہے

ہو گئی طاقت سیہ قطرہ تیری نظارہ بغیر — اندنون تارِ نگہ بھی بیقرار آنکھوں میں ہے

ظاہرا انکار ہے باطن میں ہے لبریز عشق — دل ہے مخمور ہے گلگون خمار آنکھوں میں ہے

کہہ تو نکلی تو با ہر ہی نکلی ای پری — دیر سے اپنی نگہ امیدوار آنکھوں میں ہے

مثلِ دربان بیٹھے ہیں اپنی نظر پر ان در — کسقدر ظالم ہجوم انتظار آنکھوں میں ہے

ٹکڑی ٹکڑی ہو اگر عاشق نہیں آتا قرار

لختِ دل جچ ہی وہ ناسخ بیقرار آنکھوں میں ہے

آئینہ دیکھے تمنا ہو جسے دیدار کی — پتلیوں کی جا لے آنکھوں میں محبی رخسار کے

صفحۂ ہستی میں صورت ہے نہیں اغیار کی — ہر مرقع میں بہین تصویر بس اپنی یار کے

اسقدر پتلی کمر ہے اوس پری رخسار کے — گتی ہیں ہیبی سب اوس پری جسم زار کی

جابجا تعریف لکھی ہے خطِ دلدار کے — چاہیئے جدول مری بو انکو زر تار کی

ہین جو سالک جانتی ہین اپنی دشمن آپ ہی وہ ست — آبلونکو فائدہ کرتی ہی کاوش خار کی
اُٹھتی ہو تعمیر اور رونق لئی قصر رواق — غافلو تمکو ملی قسمت مگر معمار کی
ہجر مین منہ سی لگاتی ہی صراحی مجھے — ہین لب فنجان می پارہ ہی تلوار کے
طور پر موسی نی جسکا نام رکھا صاعقہ — ایک چنگاری ہی تھی آتش رخسار کے
پہلجھڑی کی طرح خطا اپنا شرر افشان ہوا — اُٹھ کبھی لکھی حقیقت آہ آتشبار کی
بو نئی لف یار لائی ہی جو گلشن مین نسیم — ہو گئی تاثیر غنچون مین دہان مار کی
چہرہ اوس گل کا چمک جاتا ہی جسم عرق مین — بند ہو جاتی ہین آنکھین نرگس بیمار کی
لی تصور مین صبا بوسہ مرے ہونٹوں نی گل — برگ گل کو تاب ہی بلبل تری منقار کی
دیکھنی آیا مرا جوش جنون خود فروش — آتش سودا لگی ہی یہان بازار کی
باغ مین لی یار فواری ہین آتش فشان — ہی ہزارون ہین وش منقار موسیقار کی
آبلونکو دیکھکر عبرت کرو ائی ظالمو — اشک خون روتی ہین آنکھین غم سی آزار کی
یکہ بازک کو کافی ہی مرا تار نگاہ — اوس بت کافر کو حاجت نہین زنار کی
شوق مے نی کر دیا اس درجہ مجکو بیحواس — محتسب سی راہ پوچھی خانۂ خمار کی

تیری کی خشک ہو جاتی ہین پتلیان میری ہنوز — دیکھنا دنیا وکیل خشکی اسے بیمار کی
لب سبز تر رہا نہیں خم محتسب نے ساقیا — بوے شاید تشنہ می ہی تکی ہی میخوار کی
تیر سی لگتی ہی دل مین اوس کے لب گلگون کی — جب نظر آجاتی ہی سرخی لب سوفار کی
چھید ڈالا کہون ناوک غمزے نے دل سینہ — ہین یہہ تصویرین کسی کی وہ دل افگار کی
اے جنون صحرا نوردی نے کیا زور آب — پاؤن مین بند ہوا ئین محبس چھاؤن سیارے کے
چاندنی سے بہا رقتین کہان مانند صبح — فکر کیا ہی ہمدم ہون میری تن افگار کی

عندلیب روح ناسخ اوڑکی پہنچی خلد مین
ہو پر پرواز الفت جعفر طیار کے

ہی محبت سب کو دسکی ابروی خمدار کے — ہند مین کیا آبرو باقی رہی تلوار کے
منحنی کرتی ہی الفت ابروی خمدار کے — آدمی کیا جبکہ جھک جاتی کمر تلوار کی
وصل کی شب چاندنی ہو گئی سی چلتی ہی بالے — منتین کرتا ہون صرحار سرواری کی
استرا ہیرنی سی می ہی پڑی ہی وہ خط — چال ہی کم بخت نی سیکھی کیا پرکار کی
جو کہ ہین جان بخش اون کا حافظ ہی خدا — دی مسیحا کو جلا دیا کیا ہی طاقت آر کے

بند ہو جائی در توبہ تو اندیشہ نہیں ... ہو قیامت بند اگر دیکھوں دکان خمار کے

گر سبو ٹوٹے وضو پر ایک مستانہ نگاہ ... مسجد جامع بھی ہو بنیاد دکان خمار کے

نقد جان بیچتے ہیں اوس یوسف کو بازار میں ... راہ بھی دیکھی نہیں ہر چند بھی بازار کی

تشنہ مے کا کان کرتی لگا وہ بدگمان ... دیکھکر سبزہ بہاری بیخ و بار کی

گھر بھی میرا منتظر ہے یار کا میری طرح ... روزن دیوار میں بھی صورت دیدہ بیدار کے

سوزن اگر اس طرح ہوتی نہیں رشتے میں ... پاسبان تحیر پا بھی ہے جسم زار کے

آتے ہو تم خواب میں آتی جو تو سو کبھی ... خوب کی برباد محنت دیدہ بیدار کی

پانی بھر آتا ہے قاتل یہاں تا ہاں زخم میں ... میان لی لیتا جب منہ میں زبان تلوار کی

باغ عالم میں کیا بن ہے گل بیمار تم دل ... روز کرتا ہوں عیادت نرگس بیمار کی

برہم ہے عالم آپ نہ ہی اعظا اوس مر ... منہدم ہو گی عمارت گنبد دوار کی

داغ سر میں جیتے نہ دامن تک کل بھی ... مثل گلبن پا و نہیں ہے شکایت خار کی

وہ خدا کا دوست ہے اور دوست دار خدا کا
کیوں نہو ناسخ محبت حیدر کرار کی

ہوئی محفل کی محفل قتل تیغِ نازِ قاتل سے • مشابہ شمعِ سوزاں ہو گئی حلقوم بسمل سے

محبت شایست ہے مجھکو بھی اک رشکِ شمائل سے • مری لاشہ کو دینا غسل آبِ چاہِ بابل سے

زیادہ بارِ الفت اوٹھ سکا کب ناتوان دل سے • محبت مجھکو کافی ہے ترے رخسار کے تل سے

کیا لیلی کو مجنون کر دیا تیری محبت نے • کہ آواز جرس ملتی ہے آوازِ سلاسل سے

نہیں ممکن توقع کچھ جراحت کو مندمل ہونیکی • تمام اعضای تن کو کیا ہے نسبت تیغِ قاتل سے

ہوئی تسکینِ دل تصویرِ شیرین کھینچ دی ہے • بنا لی کوہکن کی لوحِ تربت بس اوسی سل سے

کسی کے پاؤں اپنے ہو گئے تھے اوس دریا • حباب آکے اشک سے ٹکرا جاتی ہیں ساحل سے

تہی آواز کیا انسان ہے کہ قتل کرتی ہے • نہ شرمنا بھی نہیں ہم کم گلوی مرغِ بسمل سے

وہ بحرِ حسن مجھے ثابت قدم سے کھینچ کر لائی • نکل سکتا ہے کب آب روان آغوشِ ساحل سے

جہان میں خشک تر ہے تیغ مشتاق استنجا ہے • نمایانِ صنعتِ رب آغوش ہے داغِ ساحل سے

سمجھ کر سہل تم اتونی میرے شیشہ دل کو • غضب ہے محتسب ہو کا شکستِ شیشۂ دل سے

چراغِ آفتاب ایسا نظر آیا ہے روشن • ملا ہے کیا اسی وجہ ترے رخسار کے تل سے

عزیز اپنے خدا سے عین ہیں وہ جو ہیں حیران • رعیت کو محبت ہوتی ہے سلطانِ عادل سے

سعید میرزا کاظم علی خان مقتدای یونان
خانہ اسرار قرآن و حدیث آگاه بود
ز تغییرات مطلق وای افسوس
۱۲۹۹

[illegible]

جو آنکھیں تھیں سو تیغ و دل اے ہمیں مجبور ہو تھی — نہیں ہشیارتر ہرگز جیتی تھی غافل سے

نہ چھوڑو ساتھ سے ابرو سفینہ سیاہ ہو — ضرر کافور کو پہنچی کبھی دی فلفل سے

گلابی کا مزہ کیا ہے ہم ہر مبصر کو — لہو میرا نہیں چھوٹتا شمشیر قاتل سے

کمالِ عشق میں آنکھوں کی آگی مار ہی دم — نہاں ہوتا نہیں جسم رشید مہ پارہ کا تل سے

وہیں طفال ماری پتھروں کی ٹکڑی کی شیشی — ٹہلوتی کر کبھی نہیں ہیں مجھ دیوانہ کی گلی سے

سرہانی کی گھر بھی آتی ہی بانگ جرس ہر دم — سہری کم نہیں ہے اہل غفلت بھی محمل سے

روش قلقل کی پیالہ کی ہی جام کی گردش میں — مجھے فرق نہیں کیا ہو انس سبحہ خوار ونکی محفل سے

کہاں یہ بولتا او تزاہد نکی ساتھ ہے فرق میں — نہیں آواز زنگ کاروان کو کام منزل سے

میری گھر آمد آمد آج ہے کس ماہ تاباں کی — کہ شل کرم شتاب اب اوڑ چلی ہے شمع محفل سے

جو ہے ممدوح اوسکا بس یہی ممدوح ہے اسکا
نہیں ناسخ ذرا رتبہ میں کم سحبان وائل سے

ہوا میں لوٹتی ہیں جا کے گل آج بلبلی — گلستاں قتل کا میدان ہے تیغ بتاں کی سے

صدا ہر دم یہ آتی ہے درائے نالہ دل سے — نکل جاتی کی کہ دن لیلی جاں تن کی محمل سے

[illegible]

لی تحصیل زر زاہد خدا کا ذکر کرتا ہی ۔ لُٹا کرتا ہی یہ کو یاد رم عقد انامل سی

مری آغوش سی وہ بحر خوبی کیون کنارے ہی ۔ کوئی دریا نہین کہ تا کنارا اپنی ساحل سی

سراپا وہ پری پیکر لا پتلا ہی جادو کا ۔ خمیر اوسکی ہوئی کیا خاک آتی چاہ بابل سے

نصیحت سی منجم شاعرونکو کہتی ہین اکثر ۔ زحل ہی نحس وہ نسبت روی کی تل سی

یہ ہین اشعار شور انگیز اک سطر کلی القصہ ۔ لگاہ اوراق اپنی ہوا انکی شانہ ہین جلاجل سی

درختان گرہی بند میخوار واہ مر آو ۔ بہری ہین جام انکہونکی شراب شیشۂ دل سی

فلک پر چاند کو مجنون نی جب دیکھا تو یہ سمجھا ۔ کہ لیلی جہانکتی ہی منہہ نکالی اپنی محمل سی

ولہ

یہان قلقل کا پیالہ ہی وہان مینکی پیالی ہی ۔ مرا محبوب میکش کیا ہی یہ لاابالی ہی

عجب انداز سی ساقی ہتیلی پر پیالی ہی ۔ کف رنگین نہین لعل بدخشان کی یہ تہالی ہی

مصیبت سی مصیبت عاشقی میں جہیلنی آئی ہی ۔ دلا جو مرثیہ کی بیت ہی وہ شعر خالی ہی

دل پر خون ہی شیشہ چشم تر میکو پیالی ہی ۔ بہری ہین خم اگر کیا کام اپنا ہاتہہ خالی ہی

انہون کیا کیسی اپنی قناعت نی ہمت لی ہی ۔ فلک تک ہی گدائی ہاتہہ کا جام سفالی ہی

تری فیض قدم سی ای خرامان کلک ارقالی ہی — پنہ نکلی قبر سی جا بجا تصویر نہالی ہی

شب تار ریگ میں فرق اکیدن بیش آنے والی ہے — دل داغ فراق یار کی کیا رات کالی ہے

کہاں ساقی کی کوئی بات کیفیت سے خالی ہی — کہ تلخی میں شراب سکی لب میکشوں کی گالی ہی

برنگ تیر دل میں اتنی ہی جو تیری گالی ہی — لب شیرین فارسی قاتل تری جو تھوکی لالی ہی

قدم کیا رکھہ سکون محفل میں ایسا غضب گھما — کہ سیر جا بجا کو تیر ثریا ان پیر قالی ہی

نہیں عاجز رات میں ہی جا بجا ندکی طرح پر — جو ہی جا لیکی کرتی ای صنم وضد کی چالی ہے

زمین پر لوٹتا ہو نہیں اوسی آرام شب تیر — شب فرقت میں بہتر مجھسی تصویر نہالی ہی

نہو گا میکشی میں بہار عروج نشہ ساقی — نہیں گردوں سر شیشہ پہ یہ ہلال کیا لی ہے

نہ پائی ریش قاضی تو لیا عمامہ مفتی — مزاج ان میفروشوں کا بھی کیا لا ابالی ہے

کمال انسان نے پیدا کیا جو کاوزور میں — تفاخر کیا زمین ایک کا ولی سیرا وتھالی ہے

گران گوش ای پری تو ہی اسکا تعجب کیا — کہ تیری گوش نازک کو گران سنی کی بالی ہے

چراغ روی جانان آج روشن تجھ سی ہی — تو بس قندیل کی جال مری وصفہ کے چالی ہے

بلا کردان شمع عارض جانان ہی پروانہ — فلک بھی ہم جہانیں مثل فانوس خیالی ہے

شگفتہ اوسکی ہنسی کیا جو ملا نظر و بیشی نہان ہے | جو موتی کا گل بھان ہنسی تصویر خیالی ہے
جو کیفیت بھری ہے ہی آنکھوں مین کہان اوس نرگس | نہ نرگس کی کٹوری نہ ساقی اک جام خالی ہے
دل لگاتی ہین وہ جام چشم کیفیت بہانہ لی | اوسی کی مے کشی آسمان مینا سی خالی ہے
چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگین خرامی کا | تری جاروب کش کی ٹوکری بھی ٹوکری ڈالی ہے
جو اوسکا نام لیتا ہے وہ بن جاتا ہی دیوانہ | انہین اب وہ تری نگاہ کو عالم جلالی ہے
قفس مین کیون نہ ہنستی تڑپتی ہے آج ای بلبل | چمن مین کیا کسی نے کیا ڈالی توڑ ڈالی ہے
رہا دہی تو نکا مزرع امید لا حاصل | دلا خیر آبرو ریزی جہا نہین خشک سالی ہے
نہ لیون ورد کی ہچکیون سی آدمین سی سانسین | ہوا ہی بادہ خواری ہی ای ابر نہ کالی ہے
ہزارون قامت بالا کی مضمون کیون نہ ہون | رسا تا عالم بالا ہمارا طبع عالی ہے
زر گل ہی کہ دانا ہی شعلہ جو تیری بچھی | نہ جو گل ہی چمن مین ایک سونی کی کٹہالی ہے

چمن مین جوش رنگ گل یہان ہی جوش خون تا سیخ
جلال اپنا زیادہ کیون نہو ماہ جلالی ہے

اسد رجہ ظالم تری فتار مین گرمی | ہی حشر کی میدان سی بازار مین گرمی

[illegible]

ہے داغ جنوں سے مرے بن تن زار میں گرمی — یہاں آتش گل سے ہے نئی خار میں گرمی

کیا بند ہوا مدفن تاریک میں جو گی — تجھ سے ہی نہیں گرما کی شب تار میں گرمی

ہیں داغ مرے کی جنوں مشتعل ایسے — خورشید کے مانند ہے ستارہ میں گرمی

ہیں قطرۂ شبنم لب گلبرگ تک تجال — کس حسن کی آتش سے ہے گلزار میں گرمی

ہر عضو دہکتا ہے پڑا آتش غم سے — ہے تپ سے ہی یا وا اپنی تن زار میں گرمی

ہر دم یہی کہتا ہے کہ جلتی ہیں تلوے — ہے نلک حنا سے کف پا میں گرمی

ہے آگ میں اسپند یہ آنکھوں میں نہیں تل — ایسی ہی مرے دیدۂ بیدار میں گرمی

گل جلنے لگی یہ چمن کو جو وہ آیا — آفت ہے غضب ہے نگہ یار میں گرمی

ورد آنکھیں ہوئیں صاف خلل ہے یہ تکا — پیدا یہ ہوئی نرگس بیمار میں گرمی

تھی ہیں شرر میں ہی لیں ہے یہ عشق — داغوں سے کہاں لالۂ کہسار میں گرمی

سب زخم مرے جلتے ہیں شعلہ کی طرح ہی — بجلی کی طرح ہے تری تلوار میں گرمی

اے شعلہ صفت زن محمد حسین کی — رہتی ہے تری ورزش اشعار میں گرمی

کیوں آتش غم ہے دل صدچاک میں اپنی — کم ہوتی ہے ایوان ہوا دار میں گرمی

[illegible]

بل کھائی ہی تیری زلف مین عالم ہی پیچ مین کا   شعلہ کی طرح ہی تری رخسار مین گرمی

بجلی کیطرح کیون نہ چمک جائی ہوا پر   ایسی ہی ترے توسن ہوا مین گرمی

جاتی ہی ہر اک آہ شرربار فلک کو   ہی میری ہی دم سی کرہ نار مین گرمی

مداح کی جلجائی زبان شمع کی مانند   ہی تا سر قدم تک یہ مری یار مین گرمی

ہر بات مین ہوتھو نسی نکلتا ہی مری سر   یاد آتی ہی جسدم تری گفتار مین گرمی

ساقی کی جدائی مین ہوئی آتش سی کا   دوزخ کی طرح خانہ خمار مین گرمی

کس تو جہان شعر کی موزون ہوئی وصاف

ناسخ نہو کیونکر مری اشعار مین گرمی

سودا ہی مجکو عشق خط سبز رنگ سی   ممکن نہین کہ عقل نہ زائل ہو بنگ سی

خوشبو یہ ہی تری دہن غنچہ رنگ سی   شرمندہ ہی کلاہ کا نیچہ تفنگ سی

ہشیاروں کی نہ صلح خوشی ہی نہ ہو اکری   نسبت نہین دلا اسی مستوں کی جنگ سی

لکھ لکھ کی حال وسکی صحن کر ایسی   قاصد نہین دلا کوئی بہتر پتنگ سی

ٹوٹین جو پاؤن تو بھی نہ جانا نہین ہی حد   بیٹھا گیا نہ کوئی مین طمو لنگ سی

ہجر اب تو ہوا نہ کبھی مجھسی ایک شب　　یاروں نے آج مجھکو اوتارا پلنگ سے

ہر امر میں خیال ہے مجھکو مآل کا　　ایذا ہے صلح یار سے راحت ہے جنگ سے

تو شِ رقیب تیر حسد کا نشانہ ہو　　کر آج میری کان میں باتیں تفنگ سے

گل کر دیا چراغ ہماری حیات کا　　پتی اوڑائی تو نے نگہ کی خدنگ سے

ہوتی ہیں اور عشق میں سوا ایاں مجھے　　ثابت ہوا ہے مجھکو اجل کی درنگ سے

گذری جو باغ میں وہ سوار سمند ناز　　کلکوں ہی آگی بڑہ کے کلکی تنگ سے

ہو جائی پیش یار جو تصویر ورق سفید　　تصویر کر کبھی مری چہرہ کی رنگ سے

تصویر میں بھی لب شیریں جو کوہکن　　تھی لگا نکالی ہیں یاقوت سنگ سے

پہنچوں میں ناتواں جو اگر کوی تا کمر　　سوراخ مور کم نہیں مجھکو سرنگ سے

باد بہار سے تری کلکو نکی چال ہے　　ٹھوکر کہا کے پھول نکلتی ہیں سنگ سے

ہیکا اجل سے ہلاک کی بچنا محال ہے
ناسخ حصول کچھ نہیں تیغ و تفنگ سے

تمام

شد

تاریخ نہر

نہر عسل جنان وا نہار لبن — اس حوض نفیس کی ہین مطالب عجب

اب آب عبادات مین داخل ہی یہہ حوض — توصیف اسکی ہی مومنون پر واجب

یہہ چشمۂ فیض اوسی سی جاری ہی جو شاہ — ہی چشمۂ فیض کردگار وہب

کوثر مین و ساسمین اتنا ہی فرق — حاضر ہی یہہ حوض اور وہ ہی غائب

اس مصرع تاریخ مین اغراق نہین — کہ ہی نہر جنان یہہ حوض پاک و طیب

۱۲۵۳

تاریخ سڑک

خسرو ہند ابو الفتح معین الدین است — رشک شاہان جہان پادشہ ہندستان

تعزیہ دار جگر بند جناب زہرا — حامی شرع نبی عاشق شاہ مردان

سالک راہ یقین خضر رہ دین مبین — پیرو چاردہ معصوم قبول یزدان

ہست خورشید جہان تا بہ ہوا افشانی — دست دربار جنابش چو سحاب نیسان

چون سڑک ساخت بنا مصرع تاریخ بگفت — ہست این نوع سڑک جادۂ راہ ایمان

۱۲۵۳

ایضاً

جناب محمد علی پادشاه | که باشد همه عالم او را مطیع
بحکمش چه تحفه شرک شد درست | که از کهکشانست عمرش رفیع
کند سلطنت تا صد و بیست سال | بعون خدای بصیر و سمیع
رسول خدا در دو عالم بود | برای جنابش معین و شفیع
خرد مصرع سال تاریخ گفت | برآمد ره مستقیم و وسیع
١٢٥٣

تاریخ عیش پادشاه عالیجاه محمد علی شاه

حضرت پادشاه شاهنشاه | حامی دین و هست ظل اله
آسمان جهان سلطانی | نیّر طارم جهانبانی
دست پر نور او زر افشان است | لب جان بخش گوهر افشان است
نخل قد سهی ثمربار است | تیغ او بر عدو شرربار است
کنیت شاه چون ابو الفتح است | بر جنود عدو ورا فتح است
لقبش می‌سزد معین الدین | هست بی شک معین دین مبین
او انوشیروان عادل هست | پادشاه کریم باذل هست

حامی او محمد است و علی — که محمد علیست اسم جلیل

صد و سی سال حکمران بادا — حکم او در همه جهان بادا

تندرستی بود سراپایش — چست و چالاک باد اعضایش

هر دم آب باد آب بقا — باد اکسیر لقمه های غذا

یا الهی بحق آل رسول — کن بالطاف بر دعا مقبول

سال تاریخ جشن سعد جلوس — که جلوسیست میمنت مانوس

هست این مصرع ابجدی گر کم — باد فرمان روا بهفت اقلیم

۱۲۵۳

تاریخ تولد

حکومت بنوشیروان زمان — ز مه تا بماهی مبارک بود

بمرزا محمد تقی خان پسر — بفضل اله آمده مبارک بود

نشاط و طربهای جشن بهشتی — بایوان شاهی مبارک بود

نبیره خداوند اقبال و جاه — بعالم تباهی مبارک بود

خرد سال مسعود مولود گفت — بظل اله آمده مبارک بود

۱۲۵۳

تاریخ تولد

چون عظیم الشان جلیل الشان پسر | یافت از الطاف خلاق انام
یک جهان زین جشن عشرت کامیاب | خرمی شد عام اندر خاص و عام
درة التاج شهنشاه زمان | زیب اورنگ شه عالی مقام
یا الهی تا صد و سی سال باد | در حضور خسرو ذی الاحترام
صاحب اقبال علم و فضل باد | پادشه راضی بود از وی مدام
حامی او حضرت شیر صمد است | ناصر او حضرت خیر الانام
مصرع تاریخ مولود سعید | آفتاب جاه اوج احتشام

۱۲۵۳

تاریخ عطای خلعت ها

جناب ابو الفتح نوشیروان | خدیو زمان پادشاه جهان
مددگار او سید انبیا است | نگهدار او سرور اوصیا است
کف جود او گوهر افشان سحاب | رخ روشنش غیرت آفتاب
جهان کرد آباد از عدل و داد | بنای جفا و ستم شد به باد

گدا را غنی می کند بی سوال | کند خار را زابیاری نهال

بجود از سوابق سبق برده است | دل حاتم طائی افسرده است

حکومت کند تا صد و بیست سال | زیاده شود عز و جاه و جلال

تن و جان او باد یا رب صحیح | بود عمر او همچو خضر و مسیح

گدا خلعت فاخره یافته | بدستار پشمینه زر بافته

ز لبس عزت خویش انگاشته | علم از تفاخر برافراشته

شده سال انعام خلعت عیان | سلامت انوشیروان زمان

۱۲۵۳

قطعهٔ دعائیه 73

ظل سبحان غیرت نوشیروان | پادشاه پادشاهان جهان

حسن میں یوسف ہی سلطان جمیل | خوان نعمت عام مانند خلیل

ہی سواری کا ہوا دار اسطرح | باد پر تخت سلیمان جسطرح

شبل رستم ہیں پیادہ ہی بجیان | راکب افراس سبا افراسیاب

ہی عمارت میں عیان اوج فلک | پاسبانی کی لئی فوج ملک

ہی سواریمین عجب شان شکوہ ۔ فیل سب محمود ہین مانند کوہ
ابر رحمت ہی سواریکا غبار ۔ ہر طرف باران زر ہی باربار
فاخرہ خلعت عطا کرتا ہی وہ ۔ توڑہی بی منت عطا کرتا ہی وہ
فیض شہ ہی موسم گل کی مثال ۔ کردیا ہی باغ عالم کو نہال
غیرت برج حمل ہی تخت شاہ ۔ نیر اعظم ہی نجم بخت شاہ
ہیہ ابو الفتح معین الدین لقب ۔ ہو صد و بی سال باعیش و طرب
بندہ کو آباد اسنی کر دیا ۔ غمزدونکو شاد اسنی کر دیا
روز مظلومونکو ہیہ دیتا ہی داد ۔ ہر کسیکی دل کی برآئی مراد
اوسکو ہووی یدار امام عصر کا ۔ ہو سپہ سالار امام عصر کا
اسکا جو بدخواہ ہی دجال ہی ۔ لشکر قہار کا پامال ہی
اسکا حامی ہی محمد مصطفی ۔ اسکا ناصر ہی علی مرتضے
یار ہی اسکا حسن یاور حسین ۔ حضرت خیر النسا کی نور عین
چتر اسکا سایۂ فضل خدا ۔ شہپر جبریل ہی جائی ہما

تا ابد بیه پادشه ہی تندرست — تا ابد بیہہ کج کلہ ہی تندرست

تاریخ سالگرہ شاہ

صد و سی جشن گرہ سال مبارک باشد — چتر والا و رنگ اقبال مبارک باشد
خسرو ہند ابوالفتح معین الدین را — پادشاہی صد و سی سال مبارک باشد
گل امید بداماں مقدس بادا — سبزی گلشن آمال مبارک باشد
بنشاط و طرب عیش و سرور امروز — ہست چون غرہ شوال مبارک باشد
صحت عافیت و قوت جان و بدن — باہمہ خوبی احوال مبارک باشد
تاج زرین بسر پاک ہمایون والا — شد بداندیش تو پامال مبارک باشد

۱۲۵۵

مبارکباد

عید اضحی بہ شہنشاہ مبارک باشد — بلکہ صد عید بہ ہر ماہ مبارک باشد
مدد احمد مختار ہمایون بادا — التفات اسد اللہ مبارک باشد
صد و سی سال باقبال مدد [illegible] — حشمت و مرتبہ جاہ مبارک باشد
قوت روح لطیف و بدن پاک لطیف — بجہان باقی دلخواہ مبارک باشد

فیل و اورنگ هوادار و سواری سعید | ای شه هند بهر راه مبارکباشد
بر مراد تو بود سیر همه سیارات | روز خورشید شود ماه مبارکباشد

تهنیت

ای شهنشاه زمان تاج ور کشور هند | رشک دارا و فریدون و جم و سکندر هند
هفت سیاره بفرمان تو با هفت فلک | هفت اقلیم بحکمت بود ای داور هند
حالت هند تبه بود بجور ظلمت | حمد الله که شد معدلتت یاور هند
سر اعدای تو پامال سپاه تو بود | تا ابد باد تو پای مبارک سر هند
کوکبت است نشان تو فلک نقاره | کثرت ثابت و سیار همه لشکر هند
سکه بر سیم و زر مهر و مه ای شاه بزن | ای فدای قدم تو همه سیم و زر هند
هست عالم همه رشک مسیحت زنده | روح خاک قدم تست پی پیکر هند
ز جنود تو سوار اختر ترکستانست | بسته آواز غلامان درت اختر هند
صحت و عافیت و سلطنت تو باشد | تا زمانیکه بود زیر فلک کشور هند
هست نعل شه ما افسر شاهان دگر | حالیا کشور دیگر نبود همسر هند

تاجِ پر نور سرِ پاکِ معین الدین است | بشجاع و بضیا پادشہِ خاور شد

مبارکباد

جشنِ شاہی صد و سی سال مبارکباشد | تاج کلاہی صد و سی سال مبارکباشد
تخت و دیہیم ابو الفتح معین الدین را | یا الٰہی صد و سی سال مبارکباشد
چتر تا دور فلک باد بلا گردانش | پادشاہی صد و سی سال مبارکباشد
علم او شرع نبی کرد مروج بجہان | دین پناہی صد و سی سال مبارکباشد
داوری دادگری تا ابد باد سعید | باج خواہی صد و سی سال مبارکباشد
صد و سی جشن جلوس شہ ما از ما ہے | تا بماہی صد و سی سال مبارکباشد
زندہ ہست از اثر فیض نگاہش عالم | خوش نگاہی صد و سی سال مبارکباشد

قطعۂ دعائیہ

یہ بادشاہ انوشیروان عادل ہے | یہ آفتاب درخشان بہ ماہ کامل ہے
اسی لئے تو رسول کریم ہی ظل ہے | کہ بس حبیب خدا کا یہ بادشہ ظل ہے
جہان تیغ از جہاندار ہی تخت نشین | یہ تاجدار کریم و رحیم و عادل ہے

گلِ عذارِ شہنشاہ کی سدا ہو بہار — اب اس چمن میں یہی نخلِ عنادل ہی

یہی ہی قبلۂ ایمان یہی ہی کعبۂ دین — اسی کی فیض سی آباد کعبۂ دل ہی

یہہ بادشہ صد و سی سال تندرست رہے — کہ نظم کشورِ دنیا و دین مین کامل ہی

ہمیشہ تا حرمِ پاک ہی یہہ قبلۂ فیض — خدا سی بس یہی کعبہ ہی آج سائل ہی

دعا وہ اوسکی لئی مانگتا ہی کعبہ مین — جو سوی پنجتن پاک دل سی مائل ہی

بسانِ نیہ قربان بجا براہیم — اسی کی تیغ سی اسکا حسود بسمل ہی

تاریخ ضریح

عرش برین سی بھی کہین اعلا مقام ہے — یہہ روضۂ حسین علیہ السلام ہی

یارب یہہ ہی ضریحِ مقدّس کہ قصرِ نور — ہی یہہ امام باڑہ کہ بیت الحرام ہے

اوجِ امام باڑہ ہی مانندِ آسمان — اوسمین ضریح غیرتِ ماہِ تمام ہی

غم مین امام باڑہ سجّادہ بن گیا — یہہ جای اشکباری خیر الانام ہی

رونا تمام کعبہ پرستونکو چاہیے — روتا یہان خلیل ہی یہ وہ مقام ہی

زمزم غمِ حسین مین ہی تا بچشمِ تر — پُرآب چشمِ چشمہ کوثر مدام ہی

بانی ہی اس ضریح مقدس کا وہ جناب ۔ جو تاجدار ہند شہ خاص عام ہی
نوشیروان عدل ابو الفتح فتحیاب ۔ دریای فیض ابر کرم لا کلام ہی
دیدار امام عصر کا اسکو نصیب ہو ۔ مومن جو ہی یہ داوسی صبح و شام ہی
تاریخ اس ضریح کی مطلوب جب ہوئی ۔ بولی ملک ضریح قبول امام ہی
۱۲۵۳

مدح

ورائی ابو الفتح سلطان غازی ۔ فدای ابو الفتح سلطان غازی
ذکائی ابو الفتح سلطان غازی ۔ دکانی ابو الفتح سلطان غازی
رجائی ابو الفتح سلطان غازی ۔ خدائی ابو الفتح سلطان غازی
بود ہمچو ادریس و خضر و مسیحا ۔ بقائی ابو الفتح سلطان غازی
ز روز ازل مرغ سدرہ نشیمن ۔ ہمائی ابو الفتح سلطان غازی
بر انسان ماہ تابان و مہر درخشان ۔ لقائی ابو الفتح سلطان غازی
خدا ساخت اکلیل و چتر و اریکہ ۔ برائی ابو الفتح سلطان غازی
قبول سمیع الدعا باد دائم ۔ دعای ابو الفتح سلطان غازی

هزار قیصر روم و خاقان چین است | گدائی ابو الفتح سلطان غازی
کشان شان باد یارب | بهائی ابو الفتح سلطان غازی
چو حمد خدا تو امان زبانم | ثنای ابو الفتح سلطان غازی
شب تیره هند کرد است روشن | ضیائی ابو الفتح سلطان غازی
پسندیده اهل بیت رسالت | ولای ابو الفتح سلطان غازی
بروز وغا رایت فتح آیت | لوائی ابو الفتح سلطان غازی
بود جزو اعضای اقدس [illegible] | غذائی ابو الفتح سلطان غازی
الهی بود ور اثر آب حیوان | دوائی ابو الفتح سلطان غازی
دمد در تن سامعان جان تازه | صدای ابو الفتح سلطان غازی
فلک با کواکب شب و روز جوید | رضای ابو الفتح سلطان غازی
ز دامان امید سائل فرو بست | عطائی ابو الفتح سلطان غازی
بلطف جناب قوی باد اقوی | قوای ابو الفتح سلطان غازی
کند قطره قطره [illegible] | سخای ابو الفتح سلطان غازی

نشد پادشاهی باین عدل و بخشش | سوای ابوالفتح سلطان غازی

ببیان خلیل است بر خوان نعمت | صلای ابوالفتح سلطان غازی

نصیب حاسدان باد یارب | بلای ابوالفتح سلطان غازی

تاریخ جلوس میمنت مانوس ابوالمظفر معزالدین غازی الدین حیدر شاه زمن پادشاه غازی

بحمدالله که با اقبال و دولت | بتخت زر جلوس شاه گردید

زمین و آسمان یک بزم عیش است | زماهی خرمی تا ماه گردید

مبارکباد ای آفاق عالم | طلوع آفتاب جاه گردید

ندا آمد بگوشم زود یارب | که شاه امروز شاهنشاه گردید

پی سال همایون جلوسش | بگو تاریخ که ظل الله گردید ۱۲۳۴

تاریخ جلوس معزالدین شاه زمن بر تخت مرصع و وزیر اعظم شدن معتمد الدوله

چون شاه زمن صاحب جود و انصاف | شد بر سر اورنگ مرصع جالس

گردید وزیر اعظمش ضیغم جنگ | آنکه است بمضمار فراست فارس

از مقدمت شاه شد قوی هر مظلوم | وز جود وزیر شد غنی هر مفلس

سازد قدم شاه خضر قبا یا قوتش　　و ز خاک در وزیر زر کرد مس

تاریخ سعید کرد تاریخ تحریر　　شه اسکندر و وزیر ارسطاطالیس ۱۲۳۴

تاریخ مولد همایون فرزند ارجمند جناب اسد علیخان

الٰهی بود مولد پور مسعود　　بحق علی شاه مردان همایون

بگو سال تاریخ این جشن تاریخ　　به برج اسد شمس تابان همایون

۱۲۴۳

ایضاً تاریخ ختنه

نشاط ختنه سید علی خان　　با آقای جهان مسعود بادا

ز دست جود سیم و زر فشاندن　　بفیاض زمان مسعود بادا

فزون هر دم بود حشمت الٰهی　　بگویم هر زمان مسعود بادا

شده از وا شد دلها همه بزم　　برنگ بوستان مسعود بادا

ز رعب صیحه کوس شکوهش　　عدو شد بی نشان مسعود بادا

برای سال تاریخ همایون　　بگو تاریخ ختان مسعود بادا

۱۲۳۹

تاریخ مسجد لودی الدار علی مجتهد

دلبر زهرا و دلدار علی — کامل اندر اجتهاد و اتقا

ساخت چون مسجد شده تاریخ آن — مسجد اقصای ثانی شد بنا

١٢٢٢

تاریخ غسل صحت مصنف

بده کن عمر تاریخ جست حالا — نصیب دشمنانت باد سستی

نوشتم سال تاریخ شفایت — الهی باد دایم تندرستی

١٢٣٢

تاریخ کدخدائی مرزا بیک

٥٨

کدخدا شد چو برونق مسعود — پاک دین دل پاکیزه سرشت

سال تاریخ عروسی تاریخ — کدخدا شد مرزا بیم بنوشت

١٢٣١

وله ایضا

٥٦

چو گردید مرزای من کدخدا — ببالید جسم و دلم گشت شاد

دلا سال تاریخ جشنش بگو — که این کدخدائی همایون بواد

١٢٣١

تاریخ تولد فرزند ارجمند مرزای بیک

٥٩

شد امروز مولود مرزا محمد — بکن طول عمرش عطایا الهی

در بیان معجزات علی بن ابی طالب علیه السلام

پی سال مولود او گفت تاریخ | بثروت بود و ایا با اسے آئے ۱۲۳۳

تاریخ ختنه

امیدم هست کز فضل تو باشد | خدایا ختنهٔ مهدی همایون
رقم کردم تاریخ سال تاریخ | که بادا ختنهٔ مهدی همایون ۱۲۳۴

تاریخ مخلع شدن حسین علی خان بهادر

چون جناب امیر ابن امیر | یافت وقت سعید خلعت سعد
بهر تاریخ بانگ هاتف غیب | دوش تاریخ شنید خلعت سعد ۱۲۳۴

تاریخ کدخدائی فرزند ارجمند حسین علیخان بهادر

میرزا محمد تقی خان آئے | مبارک بود شادی کدخدائے
همیشه بود والد ماجد شاد | فزون حشمت و جاه و اقبال او باد
احباش باشند خرم اسے آئے | دل دشمنان باد پر غم الهی
جهان از فیضش بود کامیابے | کند دست گوهر فشانش سحابے
بتحریر اخلاق او خامه نو سود | بتقریر جود وسش زبان عجز نمود
برون از قیاس است مدح و صفاتش | ربود در عبادات تمام صفاتش

۹۶

بهر سال تاریخ او تاریخ انشا — عطا ساز فرزند صالح خدایا
۱۲۳۴

۵۵۱ تاریخ تولد فرزند مرزا علی بیگ

کرد خالق عطا بمرزا ایم — پور خوشتر بشهر ذیحجه
سال تاریخ این فرح تاریخ — شد مصور بشهر ذی حجه
۱۲۳۳

۵۵۲ تاریخ تولد فرزند احمد مرزا آسمان قدر

چو مرزا آسمان قدر آسمان قدر — ز خالق یافت پور ماه طلعت
پی سال ولادت طبع تاریخ — بگفتا کوکب برج شرافت
۱۲۳۴

۵۵۳ تاریخ مجروح شدن دست فقیر محمد خان بهادر

سر دست خان نیشان چو رسید زخمی از تیغ — بعیادت دوی آمد گل بوستان ایجاد
چه گلی که زر ببخشد به که و مه زمانه — دُر بی بها چو شبنم بدهم ده و داد
چه گلی بعدل و دادی که بباغ آفرینش — ستمی بشد لیسی نشد دست صیاد
گل بوستان احمد که بنکهت مدیحش — شده برگ گل ز بانم حکیم زیاد انشاد
سر خود بجیب بردم چو بفکر سال صحت — دل من بگفت تاریخ اثر قدم شفا باد
۱۲۳۵

تاریخ غسل صحت مصنف

۹۱

مفاتو الله درد از نزلۀ حار — بروی بستر افتادم یکایک

چنین سال شفا گفتم الهی — شود صحت همایون و مبارک

۱۲۳۵

وله

۹۲

چون شفا شافی مطلق بخشید — میشود دور کنون ضعف بدن

سال تاریخ شفایش ناسخ — زد رقم رفت تب زمین

۱۲۳۵

وله منه

۹۳

لله الحمد که ماندم محفوظ — سر ز تیغ و قدم از بند بلا

سال این رد بلا ای ناسخ — گشت مرقوم کنم شکر خدا

۱۲۳۵

تاریخ فتح یافتن نواب آصف الدوله بهادر

۹۴

مژده ای ناسخ که با اقبال و جاه — بر عدو نواب آصف فتح یافت

از پی تاریخ این فتح مبین — بان بگو نواب آصف فتح یافت

۱۲۵۹

تاریخ تولد فرزند جناب حافظ واعلی

یافت چون محمد و منادار شکاع | پور خوش اقبال از فضل اله

گفت تاریخ تولد هاتفی | روز جمعه بیستم شوال ماه

۱۲۲۶

تاریخ مسجد

بهر سال بنای این مسجد | فکر کردند جمله اهل زمین

از سر آسمان ندا آمد | مسجد کاه محمد امین حسن این

۱۲۲۶

تاریخ

همایون خلعت از شاه زمین یافت | جناب با شکوه و حشمت وجود

برای سال تاریخ مبارک | نوشتم باد این تشریف مسعود

۱۲۳۸

تاریخ خسوف شدن ماه

از خسوف این شب چهاردهم | در نظرها می شد شب تیره

سال تاریخ خامهٔ تاریخ | زد رقم وای شد شب تیره

۱۲۳۸

تاریخ

زهی چاهی لطیفی بحر فیضی | که آبش شربت قند و نبات است

پی تاریخ خضر فکر تاریخ   بگفتا چشمهٔ آب حیات است ۱۲۳۰

۱۵۱ تاریخ کدخدائی خواجه وزیر صاحب

صد الحمد کدخدا کرد ید   مونس دل پذیر من امروز

گفت سال عروسیش تاریخ   شده نوشه وزیر من امروز

۱۲۳۴

۱۵۲ تاریخ خطاب مهر نواب محسن الدوله بهادر

پیش نواب محسن الدوله   پیر گردون مطیع فرمان باد

بر سر آسمان حشمت و جاه   آفتاب شکوه تابان باد

خانش خار چشم اعدایش   محفلش غیرت گلستان باد

یا الهی بحق صاحب عصر   دمبدم عمر او دو چندان باد

سال مهر خطاب او تاریخ   زد رقم خاتم سلیمان باد

۱۲۲۹

۱۵۳ تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محسن الدوله بهادر

محسن الدوله بهادر ذی کرم   صاحب اقبال و اجلال و حشم

از خدا فرزند گل اندام یافت   کامران در خلق بود و کام یافت

[illegible]

عمر او یارب صد و سی سال باد | چون سکندر صاحب اقبال باد
مجلسش از خرمی شد بوستان | همچو گل گشتند خندان دوستان
بهر تاریخ چه دیگر تاریخ بسفت | نو گل بستان سلطانست گفت

۱۲۲۹

1053 تاریخ جلوس نواب سعادت علیخان بهادر

خداوندا یمین الدوله در دهر | حکومت را صد و سال باشد
خرد سال جلوس سندش گفت | بجاه و حشمت و اقبال باشد

۱۲ ۱۲

1054 تاریخ وفات شاه عالم پادشاه

ختم شد سلطنت حضرت تیمور از وز | کرد ملک عدم آباد و شه کشور هند
سال تاریخ پی رحلت شاه عالم | گفت دل آه بر زمین پادشه کشور هند

۱۲۲۱

1055 تاریخ وفات نواب آصف الدوله بهادر

الهی آصف الدوله بهادر | بحق نائب تو باد مغفور
نوشتم سال تاریخ وفاتش | بود با حیدر کرار محشور

۱۲ ۱۲

1056 تاریخ وفات نواب سعادت علیخان بهادر

[illegible]

[illegible]

افسوس که نواب یمین الدوله | از ملک فنا رفت بحکم تقدیر
بر سینه و سر دست زنان میگفتند | پیش تابوت او چه برنا و چه پیر
با ناله و گریه بر لب هر کس بود | نواب وزیر های نواب وزیر
از معدلتش بهم بسر می کردند | زاغ و ملخ و گرگ و بز و روبه و شیر
تاریخ وفات او نوشتم تاریخ | افسوس وزیر بود صف تدبیر
۱۲۲۶

تاریخ وفات والد مصنف

والد من زین جهان رحلت نمود | یا آله العالمین مغفور باد
گشت تاریخ سال تاریخ وفات | یا رسول هاشمی محشور باد
۱۲۱۶

تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سودا

از وحشت آباد دنیا | رفت بخلد رفیع سودا
گفتم سال وفاتش تاریخ | شاعر هندوستان واویلا
۱۱۹۵

تاریخ وفات خواجه حسن ثابت تخلص سعد اکبر

خواجه حسن چون یافت وفات | کشته غمش ما را جان سوز

[illegible]

تاریخ سال وفاتش گفت * خواجه حسن مرده امروز

۱۲۳۹

تاریخ وفات استاد الاساتذه مولوی مخدوم مرحوم ۱۱۵

سید مخدوم از جهان رفت * گفتند بزرگ و خرد صد حیف

تاریخ وفات گفت تاریخ * مخدوم زمانه مرد صد حیف

۱۲۳۹

تاریخ وفات مرشد دوران مجتهد کربلای ثالث شهیدان

۱۱۱

حیف بود آنکه خضر راه هدی * راهی کشور بقا گردید

شد سیه خانه عالم و هر سو * حشر در ماتمش بپا گردید

در عزایش وظیفه عالم * نوحه و ناله و بکا گردید

چه غم است این که قبله عالم * بانی مجلس عزا گردید

چون بمسجد رفت بهر نماز * طاق از بار غم دوتا گردید

مهره سجده شد کف افسوس * سبحه چون سلک اشکها گردید

شد رخ صبر با خراشیده * جامه ضبط با قبا گردید

گرد یک عمر اجتهاد ولی * نه یک حرف او خطا گردید

[illegible]

هست سید علیش اسم شریف — از رستگی شهره تا سما گردید
وست ماتم ششمش است بر سر دل — سینه با تعزیه سرا گردید
ناخدای سفینهٔ ایمان — غرقهٔ لجهٔ فنا گردید
گفت سال وفات او تاریخ — جسم وی خاک کربلا گردید
۱۲۳۰

تاریخ فوت علی میرزا فرزند میرزا ... بیگ

روان هست اشک آه از دیده‌ام — چو طفل شیرخواره رفتم از دست
برای سال فوتش کلک تاریخ — بگفتا بهر طفلی طفل اشک است
۱۲۲۶

تاریخ وفات امیر الدوله بهادر ثانی آصف الدوله بهادر

زین جهان نواب حیدر بیگ خان — عازم ملک عدم گردید وای
سال تاریخ وفاتش پیر عقل — گفت رحلت کرد امیر الدوله وای
۱۲۰۶

تاریخ فوت پسر میرزا جعفر فصیح

ز گلگشت جنت رفت کاظم — قرار و صبر با هم برد وای وای
چنین سال وفاتش کلک تاریخ — رقم بنمود کاظم مرد وای وای
۱۲۳۳

تاریخ وفات قلندر بخش جرات تخلص ۱۲۲۴

جب میان جرات کا باغ چمن سے ‏ گلشن فردوس کو جانا ہوا
مصرع تاریخ ناسخ نے لکھا ‏ ہای ہندستان کا شاعر ہوا ۱۲۲۵

تاریخ وفات میرزا گدا علی مرثیہ گو ۱۲۱۸

رفت چون میرزا گدای علی ‏ زین جہان سوی سید الشہدا
سال تاریخ گفت دل بنوای ‏ مرثیہ گوی سید الشہدا ۱۲۳۳

تاریخ وفات جناب میر محمد تقی تخلص میر ۱۲۱۶

شد زجہان میر محمد تقی ‏ داغ زبی مہری اہل جہان
ناسخ تاریخ وفاتش نوشت ‏ واویلا مرد شہ شاعران ۱۲۲۵

تاریخ وفات محمد غنی سوداگر

بسکہ بر سر زدم از مرگ غنی ‏ نیل گون شد کف دست احمد ۱۲۱۵
گفت تاریخ وفاتش ناسخ ‏ کمر ما بشکست از پہ احمد ۱۲

تاریخ فوت حیدر علی تف تخلص

چون ہاتف خوش کمال خوش فکر — جا نزد با اجل سپرده حیف

تاریخ وفات گفت تاریخ — ہاتف بشباب مرده حیف ۱۲۲۴

تاریخ وفات انور علی بیگ استاد محسن الدولہ بہادر

انور علی از غیل بیغیاء و بمرد — ہر کس کہ شنید گفت ہیہات افسوس

تاریخ وفات او نوشتم تاریخ — افسوس ای ہفتم محرم افسوس

۱۲۳۸

تاریخ موت صابر بخش

شد مسجد امام باڑہ بتخانہ خراب — از فقد تو وای کہ صابر بخش

تاریخ وفات آن عزیز دلہا — دل گفت کہ ہای ہای صابر بخش

۱۲۳۸

تاریخ وفات مولوی انوار الحق

زین جہان رفت مولوی انوار — بہر گلگشت روضہ رضوان

سال تاریخ رحلتش تاریخ — گفت دل بود آخر شعبان

۱۲۳۶

تاریخ وفات مولوی نور الحق

علامہ عصر مولوی نور الحق — جا نزد با اجل سپرد ہیہات ہیہات

تاریخ وفات او نمودم مرقوم   نور الانوار مرو ہیہات آلوایہ

۱۲۳۸

تاریخ وفات مولوی مخدوم ۱۲۲۹

زین جہان رفت مولوی مخدوم   عامل و عالم حدیث نبی

بہر سال وفات آن مرحوم   گفت دل خادم حدیث نبی

۱۲۲۹

تاریخ وفات مفتی غلام حضرت ۱۲۳۴

مردہ مفتی غلام حضرت افسوس   کہ بود بشہر لکھنؤ حاکم شرع

سال تاریخ رحلت آن مرحوم   فرمود خرد کہ بود او خادم شرع

۱۲۳۴

تاریخ ۱۲۳۸

ربیع ثانی دوازدہم   خوار قمر شد ہای افسوس

گفتم سال اخراجش   شہر بدر شد ہای افسوس

۱۲۳۸

تاریخ وفات میر یعقوب عباس تخلص

افسوس افسوس میر یعقوب بسوز   از مردن خود مزار سید آلام

تاریخ وفات او نوشتم یارب   عباس بفردوس کند عیش مدام

۱۲۳۷

علی کی عداوت کو بجھا ای دین

علی کی محبت تو ابھار ای دین

[illegible]

تاریخ وفات برادر بزرگوار جناب سید علی اوسط

ز دنیا سیدِ عالی مناقب   بجنت بهر پابوس علی رفت
نوشتم سالِ تاریخ وفاتش   صدا افسوس از جهان سید علی رفت
۱۲۳۲

تاریخ وفات مجتهد کربلای معلی ۱۲۶۶

چون ز جهان حضرت سید   آه سوی جنت ماوا برفت
قافلهٔ طاقت و اشک و فغان   از بدن و چشم و دل ما برفت
ناسخ تاریخ وفاتش نوشت   رهبر دین آه ز دنیا برفت

تاریخ وفات فرزند قبلتی و کعبتی میرزا کاظم علی خان ۱۲۳۱

رفت چون میرزا محمد باقر آه   بست و دو ساله بفردوس برین
گفت ناسخ سال تاریخ وفات   حشر بادا با امام المتقین

تاریخ وفات میرزا محمد علی بیگ کامل خط نسخ و نستعلیق ۱۲۳۲

چو میرزای یقه صناع دوران   ز ناسوت شد سوی لاهوت حیف صد حیف
پی سال تاریخ این شیخ ناسخ   بگفتا خزف و رشک یاقوت حیف صد حیف
۱۲۲۹

تاریخ وفات مرزا حسین ولد مرزا حسن که نوجوان کشته شد

بیست ساله ز جهان رحلت کرد / سوخت داغ غم جانکاه حسین

سال تاریخ خرد گفت که های / هست این ماتم جانکاه حسین

۱۲۳۱

151 تاریخ وفات والد مقیم بیگ

رفت از دنیا سوی فردوس آن غفران مآب / باد زیر سایهٔ آل عبا روز جزا

سال تاریخ وفاتش هاتف غیبی بگو / لعنت الهی باد با خیر النساء روز جزا

۱۲۳۳

152 تاریخ وفات مرزا مغل بیگ

چون میرزا مغل بیگ وای ناگاه / دل گفت صبر تا بهم برداشتم افسوس

مصراع سال فوتش تاریخ رقم نمودم / افسوس وای و یلا مرزا و ستادم افسوس

۱۲۳۴

153 تاریخ مردن شمع رحسون سنگیه و پروانه بسیار جمعی نبها بود

از مردن پروانه جان سوخته / شمع بزم اهل سخن نامی ببرد

تاریخ چنین رقم نمودم تاریخ / پروانه ببرد شمع هم نامی ببرد

۱۲۴۴

154 تاریخ وفات خواجه باقی

چونکه ثلث از جمادی الاولی ماند — شد فنا خواجه باقی دل سوز
گفت سالِ وفات او تاریخ — خواجه باقی بمرد آه امروز ۱۲۳۴

135 تاریخ وفات میرزا مغل بیگ

رفت از جهان فانی چو میرزا مغل بیگ — گفتند خلق عالم ای وای رستم وقت
چون بود رستم وقت از جهان تا تاریخ — تاریخ رقم نمودم ای وای رستم وقت ۱۲۳۴

136 تاریخ وفات نجابت علی شاه مجذوب

نجابت علی شاه ازین دار رفت — دلا صاحب حال مجذوب مرد
شماری اگر زره هم بنیات — بگو تو پی سال مجذوب مرد ۱۲۳۴

137 تاریخ وفات میرزا قتیل

شاعر معجز بیان میرزا قتیل — رفت ازین عالم سوی باغ بهشت
کلک تاریخ سال تاریخ وفات — سعدی شیرازی ثانی نوشت ۱۲۳۳

138 تاریخ وفات شیخ احمد بخش سع وکر

ماه ذیقعده بیست و چارم — بخدا جان بسپرد احمد بخش

گفت تاریخ وفاتش تاریخ ... آه ای وای مرد احمد بخش
۱۲۳۵

تاریخ

۱۶۸

دریغا که میرزا محمد امان ... بصد غم ندیم است بی فاطمه
شده سال این غم چو گفتا که عین ... حسین یتیم است بی فاطمه
۱۲۳۵

تاریخ وفات میرزا حسین علی محنت

۱۶۰

دلا بلبلی من محنت تخلص ... ز دنیا کرد رحلت وای افسوس
نوشتم سال تاریخ رحلتش ... که شد بر باد محنت وای افسوس
۱۲۳۵

تاریخ وفات میرتراب علی

۱۶۱

میرتراب علی در مسقط ... جان بحد الیش اسیر دیوای
تاریخ سال وفاتش گفتم ... میرتراب علی مرد دیوانه
۱۲۳۵

تاریخ

۱۶۲

خبر مرگ سه همدم رسید ... بفلک چون نرود افغانم
سال این هر سه مصیبت یکجا ... گفت تاریخ سه غم و الحجابم
۱۲۳۵

تاریخ وفات میر کھسیٹا ۱۲۶۳

جب میر کھسیٹا مر گئے ہائے — ہر ایک نے اپنی منہہ کو پیٹا
ہاتف نے کہی یہہ اوسکی تاریخ — افسوس کہ موت نے کھسیٹا
۱۲۳۴

تاریخ ۱۲۴۶

دلا مرزا اسمٰعیل سبقت صد افسوس — ز دنیا سوی جنت کرد رحلت
نوشتم سال تاریخ رحلتش — کہ مرد افسوس بی افسوس سبقت
۱۲۳۵

تمام شد دیوان اول شیخ ناسخ

نامش تاریخی بعدد زبر و بینات آوردہ دیوان شیخ ناسخ گردید شیخ صاحب مرحوم
دیوان تاریخ است یعنی عدد حروف زبر و بینات جمع کردہ مادہ تاریخ می برآید
تا عدداش قیمت کہ از اسم ملفوظی ہر حرف فا لنفیس حرف زبر است باقی بینات مثلا
حرف دا اسم ملفوظی آن دال است پس چہار عدد حرف زبر است سی و یک عدد حروف
بینات پس دیگر عدد حروف ہمین قیاس باید فہمید مجموع عدد حروف برابر دیوان
تاریخ تمام شد و شدند ی و ا ن ا س ی خ

مجموع عدد حروف ابیات از دیوان تاریخ چهار صد و پنجاه الف میم الف لف واو نون واو نون لف بین میم هر گاه که عدد زبر و بینات بهم جمع کردیم مجموعش یکهزار و دو صد و سی و شش شدند و همین سال تاریخ تصنیف دیوان اول است نام تاریخی دیوان دوم از مصنف که در پریشانی آمده و رفت الی آباد دوم نام کرده دفتر پریشان نام تاریخی دیوان سوم از میر علی اوسط متخلص رشک دفتر شعر ۱۲۵۴

تاریخ وفات شیخ صاحب از رشک

مقتدای من استاد من و قبلهٔ من   حیف کردید نهٔ خاک نهان وی ولیا

رشک تاریخ پی لوح مزارش گفتم   مرقد ناسخ اعجاز بیان اولیا

۱۲۵۴

تاریخ دیگر بسن عیسوی

در کانپور بودم این واقعه شنیدم   زین و متصل شد از خلد جای تاریخ

سال وفات جستم تاریخ شد مسیحی   صد حیف تاریخ صد حیف های تاریخ

۱۸۴۸

تاریخ در دائره مؤتلفه که بسه بحر هزج و رمل و رجز خوانده می شود

ترک وی داغ و خسته تا ابد کردی   پیا پی ظلم بی پایان و حد کردی

نوشتم سال تاریخ این مصرع   چه های عشره سیشوم ۱۲۵۴ بد کردی

دیگر دائره منتقضه که در دو بحر متقارب و متدارک خوانده می شود

او تها مرگ تاریخ کا عمل ماریسوی   لیا لطف تحقیق کا گفتگو سی

لهار شک لی مصرع سال رحلت   دلا شعر کو لی او ٹهی الکهیو سی

تاریخ وفات شیخ ناسخ چکین قلم شیخ کرامت علی اظهر تخلص ۱۲۵۴

حیف که آن ناسخ فرخ کلام   سیر ازین دهر کهن آمد

گفت بهم حور و ملک فلک   شاه ز اقلیم سخن آمد

عبارت خاتمه ریخته قلم پسندیده درگاه صمد ۱۲۵۴

مولوی مقبول احمد مصحح مطبع جناب مستطاب

والامناقب میر حسن رضوی صاحب مطبع حسنی

حمد وافر منشی انشاکی جود کائنات ابو صل ارکان با عین عناصر سیر

بخشید و شکر کامل صانعی را زیبا که رقم الوف نعم با نقطه انتخاب لقد کرمنا بنی آدم

بصفحه موجود داشت بعد شعر حمد نعت سید انبیا علیه السلام و شکر شب مزید انعام

سپاس بی قیاس سحر بیست بس طویل و عشرت طی ادنی ثنایش را لا احصی الیل شعر
شکر عرفانست کرا دسترس کام ار ذشکر و حمد شکر و هدیه درود محمود نثار محفل صدر آرایی که
وجود باجودش مطلع دیوان نبوت کنت نبیا و آدم بین الماء والطین و تشهد مسعودش
مقطع قصیده رسالت و لکن رسول الله و خاتم النبیین صلوا علیه و آله و اصحابه و توابعه
اجمعین اما بعد چون از بدو ایجاد قاعده مستمره جهان جریده عالم ثبت و دیده که ورد
زبانی نسخه علم نشان زیره دولت جمعیت گزیده و فن مجموعه هنر با نشانه خاطر انبر و اوراق منشور
منثور و منظوم مستشیر حصول آن ترقه حال با لیف نظم اعنی آن باری معلی صدمت امرا نمایل
طبع او شعرا نشاد اسرار و بدیعیات ر معارف عالی همان مبانی خانه و فنون آن گوهر آریبانه
سر آینه گنج فضل و بلاغت یکنج حصول پنهان و سکاری اهل دل مطالب خفیه نهان خانه ضمیر
برنوک زبان بیداری بخت خجسته اینه هنر از نحیار رست و چراغ شبستان علم افروخته شرار ان
دین ایام میمنت التیام از الهامات غیبی فتوحات لاریبی لوح دل صافی منزل سید حبیب الله
مناقب عالی مناصب محمد اخلاق سرا پا اشفاق نشان عین مروت عین انسان فتوت
فرو بروه شده مردمی چشم حق که هست مردم چشم سخاوت مقبول بارگاه

ذو المنن میر حسن صفوی [illegible] میر حسین عرف میر کامل رئیس محله محمود نگر [illegible] قاطبه سخن [illegible]
و رفیع کلام [illegible] جاده خیال منقوش گردید که کلیات سرور فن شعرای عصر [illegible]
مسمی [illegible] در علم و عمل استاد شیخ امام بخش ناسخ که الفاظ دلپذیرش ناسخ [illegible]
و معانی پر تاثیرش [illegible] استماع سخنی دیگر بخاطر می گذارد مضامین بیگانه اش [illegible]
یگانه و عذوبت الفاظش [illegible] که اگر بطبع در آید بهر آینه باعث مزید [illegible]
و موجب فیض [illegible] مطالعه گردد الحمد لله که بفرمایش سید صاحب [illegible] کلیات [illegible]
بالتمام تکمیل گردید اول مسمی دیوان ناسخ دفتر اول و دیوان دوم مسمی دفتر پریشان [illegible]
سوم مسمی دفتر شعر [illegible] و هر ردیف ضمیمه دفتر پریشان و مثنوی و رباعیات [illegible]
نیز [illegible] بعضی از تاریخها و رباعیات [illegible] تاریخ [illegible] محمد حسن [illegible]
پنجاه و هشت [illegible] مطبع محمدی [illegible] عبد الستار [illegible]
[illegible] مثنوی [illegible] عارف [illegible] نظام [illegible]
[illegible] مضامین [illegible]
بطبع آمد این دیوان ناسخ [illegible] کامل ناسخ [illegible] معانی [illegible]

[illegible marginal notes]

[illegible]

که حسن ترانه مایل ذکاوری * نکات ساده مستغنی از اوصاف * کلامِ بکر اُو روست این صاف
بهر حرفش خطِ اسرار مستور * ز هر لفظش خضر و نشان کلام رم * زده تا رقم او در قلم قط
ربوده آبروی موجِ خطش * ز شوخی معنی آن بحرِ اسرار * بصدرِ قاریانش گوهرِ راز
خیالِ نکته‌های غیر متحمل * حسام کند ذهنی است صیقل * صفائی معنی برجسته آن
جلا بخشیده دلم سواد اوست * ز نکته‌های مضمون نگارم * نماید صفحه رخسار نگارم
زبس با ریک مضمونِ اشکوه * گهرهائی تابش جنب آن کوه * مضامینِ بلندش آن که هست
که هر کس را نجیب فهم الاتست * تواند سفت آن لالی که * که دارد رشته فکر رسای
بلی تاریخ نه بد استاد اُردو * که بروی ختم شد ایجاد اُردو * بذکرش خشک لب آتر زبانان
ز رشکِ کسم طبعان سرو کاران * بنجد مدحتِ شیعه شن تحریر * منوّم بر دعائی ختم تقریر
بطبع آورد هر کس کین گهر را * خدایا آبرویش را نگهدار * شود دیوان مطبوع عشق از آن
پسندِ خاطر و مقبول هر کس * و تاریخ سخن گذارم شکستم قلم این مصرع برجسته شد تشرف کاغذ افتخار ابدالک گشته

قطعه تاریخ

بدا تطبیع چون دیوانِ ناسخ * بسامانِ حسن گردید مطبوع

[illegible]

مرا ابد فکرت تاریخ مقبول　　سروشی گفت نیکا این نظم مطبوع
۱۲۵۸

قطعهٔ تاریخ دیگر
شده منسوخ دیوان های ...　　ز طبع روشن دیوان تاریخ

ز طبع روشن دیوان تاریخ　　شده منسوخ دیوان های ...

دل مقبول گفت از روی تحسین　　بطبع آمده دیوان مقطع
۱۲۵۸

تاریخ طبع از شیخ کرامت علی اظهر

چون کلیات تاریخ شد طبع گفت اظهر　　شاداب از گل تر رنگین کلام نا

اظهر بهر طبعش این مصرعه رقم زد　　مطبوع اهل معنی بس این کلام
۱۲۵۸

تاریخ طبع از میر علی اوسط تخلص رشک

ای رشک شنیده هر که ابیات غزل　　مطبوع بشد کلام پاک نا

تاریخ پی طبع دواوین گفتم　　مطبوع بشد کلام پاک نا
۱۲۵۸

ایضاً

شکرایزد که طبع شد دیوانها　　تا حشر از این بماند نام نا

تاریخش طبع رشک گفت چنین　　زیبا شده مطبوع کلام نا
۱۲۵۸

تصحیح اغلاط و تنقید الفاظ کلیات شیخ امام بخش ناسخ از میر علی اوسط متخلص برشک

مسیحا جو کیے دیوان سب مجہی قصد صحت کا پیدا ہوا تلمذ ناسخ کی سیکہا جو تہا وہ تحریر میں آشکارا ہوا
ہوئیں سہو سے لفظوں میں جو [illegible] بنا جو کہ نسیان اغلاط ہوا مجہے جو خلل بسکہ یاد نہ تہا تبدل میں جو کچہہ ہویدا ہوا
اگر سہو ایسی بہی پائی کوئی ہو انسان سے یہ عجب کیا ہوا مباہات ابی شک کیونکر نہو کہ ناسخ سا استاد میرا ہوا
خدا دے وسی جلہا جنان مرا [illegible] فردوس سی سرا یا ہوا کہان میں کہان وہ فصیح و بلیغ میں ذرہ وہ خورشید سیما ہوا
غلط نامہ فضل الٰہی سے سب مرتب ترتیب اعلا ہوا یہ مصرع تاریخ پایا درست غلط نامہ دیوان کا زیبا ہوا
۱۲۵۹

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	تو بہنی	تو درعہ	۹	۲۶	یہ	وہ	۲۰	۳۱		ارمان کا مقام ہیچ ارمان سرا
۳	۱۸	ایا وہ	چہپایا	ایضاً	۳۲	چٹکا جو غنچہ	چٹکی جو غنچی				
۳	۲۳	نی ہی	نی ہی	۱۰	۲۵	ستارہ	ستارے	۲۲	۱	ہم منظور	ہم وسعت نظر
۴	۱۴	ان کو	آنکو	۱۱	۳	افیون تنگ کے	افیونی سے	۲۳	۱۲	دولت ہی	دولت سی
ایضاً	۲۰	زن ہی	ہی ہر	ایضاً	۳	نے	سے	۲۴	۲۲	خوشبو	[illegible]
۶	۳	نی	مین	۱۲	۶	لوٹ	اکڑ	ایضاً	۳۱	شعاعی	شعاعی سے
ایضاً	۲۲	اونکو	انکو	۱۳	۲	کیو	کیون	۲۶	۲۳	مثال	مثل
ایضاً	۲۴	بستر	سطر	۱۴	۱	ربخ	لنگ	ایضاً	۲۸	تیغ شمشیر	[illegible]
ایضاً	۲۸	نکل	ننکل	۱۵	۲۷	دیوانہ	دیوانی	۲۷	۲۰	ہو منہ جو تہا	ہی منہ جو تہا
ایضاً	۲۹	دہین	تبہی	ایضاً	ایضاً	عشق	اشک	۳۰	۱	ساغر شراب	ساغر حباب
۷	۶	تو	آپ	ایضاً	ایضاً	نام	بام	ایضاً	۱۱	شیری	شیرہ
ایضاً	۱۹	رشتہ سنگ	سلک گہر	۱۷	۲۳		کیون مرے دل کا صنم تخل ماتم ہوگیا	ایضاً	۲۹	لی	سے
ایضاً	۲۱	قاتل	حاکم					۳۱	۵	دیکہون	دیکہو
ایضاً	۲۷	کالا وہ	وہ کالا					ایضاً	۴	ہستاہی	ہنتاہی
۸	۲۴	ہون	ہو	ایضاً	۱۴		فصل گل میں کیا مزاج آشنا [illegible]	ایضاً	۱۱	جاتی	جاتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	تصحیح
۳۴	۲۱	چھاڑ	جھاڑ	ایضاً	۱۵	کم کیش	کیش	۶۹	۱۲	رکھتی	رکھی
۳۵	۷	میوی	میوہ	ایضاً	۳	نکلی	ننگی	ایضاً	۲۶	کالی	خالی
ایضاً	۱۸	خصاب	خضاب	۵۷	۱۴	جو	کی	ایضاً	۲۷	جہاں سے	جالی
ایضاً	۳	مزرعہ	مزرع	ایضاً	۲۱	بوکنیئں	بوگئی	۷۱	۱۱	جھان لیا	جھاپ ناک
۳۶	۲۹	اوس	آو	۵۸	۱۳	ہی	بھی	۷۳	۳	جوہی	چیونٹی
۳۷	۱۰	خلق	حلق	ایضاً	۱۶	وصل	وصف	۷۷	۱۵	بچھامیا	بچھایا
۳۹	۲۲	تصیہ	قصہ	ایضاً	۲۷	میدان	بین	ایضاً	۲۱	کے	کی ہی
۴	۲۴	ستہشوا	شہسوا	۵۹	۱	عودنسی	نودنسا	ایضاً	۲۶	ہین	ہی
ایضاً	۲۹	دانہ	دانا	ایضاً	۱۹	سی	کی	۷۸	۱۸	جوی	خوی
ایضاً	۳۳	انہشی	لاشی	۶۰	۱	بوالہوس	بلہوس	ایضاً	۲۱	خوات و	خوارده
۴	۱۷	پہسے	پہ وہا	ایضاً	۱۱	کا	کی	۸۱	۱	مستی	مستی
۴۰	۶	زرون	خواب	ایضاً	۱۳	اوسکی	اونچی	۸۲	۲۴	دلایا	دلائی
ایضاً	۱۹	ہی	ہین	۶۱	۴	تمکو	ہمکو	۸۳	۱	پاتی	باقی
۴۸	۹	کوکیا	لیکر	ایضاً	۱۷	مبین	بین	۸۴	۲۲	فرعہ	مزرع
۴۹	گکسر	گرادشاہ	گزارشام	۶۲	۲۲	پھرگئی	پھرگیا	۸۵	۲	جو	+
ایضاً	۲۱	[illegible]	[illegible]	۶۳	۶	ناتوانی	ناتوانون	ایضاً	۲۳	یکول	کنول
۵	۲	اسکا	اوسکا	ایضاً	۲۱	رکھنی	رہنی	ایضاً	۲۹	کھیچین	کھینچی
۵۱	۲۹	ے	ہے	۶۴	۳	ہی	تھی	۸۶	۱۳	اثبات	بقاسی
۵۲	۱۰	مین	ہین	۶۵	۴	نانی	یاری	ایضاً	۲۰	گردان	گرداب
ایضاً	۲۶	تومین	ترید	ایضاً	۶	پتیا	ریہا	۸۹	۲۱	دالاہی	داری
۵۴	۴	ٹوٹا	توتا	۶۷	۱	سماع	سمان	۹۲	۴	بار	یار
ایضاً	۸	پہ	سپر	ایضاً	۲۵	کانون	بالی	ایضاً	۲۴	بیشتر	راتپہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۴	ہوگنی آپ	ہوئی آپ آپ	ایضاً	۱۶	آزان	ارزان	۱۲۳	۴	اُوسپید	اِشپید
ایضاً	ایضاً	فوّارہی	فوارہ	ایضاً	۱۷	پہنائی	پہناہی	۱۲۴	۸	ہکو	مجکو
ایضاً	۷	تخل	متجمل	۱۱۰	۱۵	ہمان	ہما	۱۲۵	۱۰	رو	ور
ایضاً	۱۹	بار	تار	۱۱۱	۱۷	رہی	پڑہی	۱۲۶	۱۹	جانونشین	جان مین
۹۶	۱۷	لکھے	لکھی ہین	ایضاً	ایضاً	کیطرح	کیطرف	۱۲۸	۱۰	میر	مرگ
ایضاً	۲۴	یار	بار	ایضاً	۹	تیر	تیری	۱۲۹	۲۲	کرتاہی	کرتی ہین
۹۷	۲۹	سجائین	سجائی	ایضاً	۱۰	باغ	باغ و	ایضاً	۲۶	مین کہ دلنا	کرھتا ہین
۹۸	۲۶	نشیلی	نشیلی	۱۱۲	۷	پہینکنی	پہیکنی	۱۳۰	۳	نہین	یہین
۱۰۱	۷	دلم رقام	اوسنی ہکام	۱۱۳	۲۲	کمخواب	کمخابہ	ایضاً	۴	ہوگین	ہونگی
۱۰۲	۴	شمع گل	شمع دگل	۱۱۴	۲۹	نہین	یہین	ایضاً	۵	چہپا	چُہپا
ایضاً	۱۳	جان تن	جان و تن	۱۱۷	۱۲	برنگ	×	۱۳۱	۲۵	تیار	طیار
ایضاً	۲۸	تیری	میری	۱۱۸	۸	لکہتی	لکتی	۱۳۳	۱۱	مین نہین	[illegible]
۱۰۳	۵	زندانین	جاڑون مین	ایضاً	۲۲	چہپ	چُہبہ	ایضاً	۱۸	ہین	ہی
ایضاً	۱۱	ہوا	مُوا	۱۲۰	۱۲	پروانہ	ہروانہ	۱۳۴	۹	ہم	ہین
۱۰۵	۷	ہوتا	ہونا	۱۲۱	۵	کہتی	کنتی	ایضاً	۱۰	جلادونکی	جلادونکو
۱۰۷	۴	تہ راتدن	تہ غیر جنس	ایضاً	۷	ہو	ہون	ایضاً	۱۱	جائین	جاہین
ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۶	قاقیہ	قافیہ	ایضاً	۲۳	غیطرف	کیطرح
ایضاً	۲۶	چمن	چمن	۱۲۲	۳	پروانہ	ویرانہ	۱۳۵	۱۱	خبس	حس
ایضاً	۲۷	کیشور	کیطور	ایضاً	۴	مین	×	ایضاً	ایضاً	ہوا	ہوگر
۱۰۸	۸	کو	تو	ایضاً	۸	پروانہ	ویرانہ	ایضاً	۲۳	قیامت	قباحت
۱۰۹	۹	ترا	مرا	ایضاً	۱۸	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۵	زیادہ	سوا
ایضاً	۱۴	رکھتی	رہتی	ایضاً	ایضاً	ہون مبتا	ہین سزاوا	۱۳۶	۵	کہلی	کہلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۹	کاریابہ	ساپابہ	۱۵۰	۱۲	ہی	ہین	ایضاً	۲	اونکلیا	اونکلیان
۱۳۷	۲۷	مین	یا	ایضاً	۲۵	حکم	حلم	۱۷۲	۲	مغفر	مغفر
۱۳۸	۲۸	لیا	گئی	۱۵۱	۲۵	نکل	نکل	۱۷۴	۴	مزرعہ	مزرع
۱۳۹	۱۲	آسمان	آستان	۱۵۲	۳۱	گہنی خط	گہنی خط	۱۷۵	۱۵	کہان	نہین
۱۴۰	۳۱	اسنیف	اسحاف	۱۵۵	۳	[illegible]	[illegible]	۱۷۶	۱۹	مشل	مثال
۱۴۰	۷	کہا	کہان			[illegible]	[illegible]	۱۷۷	۳۱	گرتے	کرتی
ایضاً	۱۵	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	۱۸۱	۱۶	بچاتی ہی	بچوجاتا
[illegible]	۱۸	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	۱۸۳	۳	اوٹھایا ہی	اوٹھایا گیا
[illegible]	۱۹	مشتعل	ہوشے	۱۵۶	۱	[illegible]	[illegible]	۱۸۴	۲۹	لیکر	لنگر
[illegible]	۸	[illegible]	[illegible]	۱۵۷	۹			۱۸۸	۱۲	سے	اسے
ایضاً	۱۲	[illegible]	[illegible]	۱۵۸	۱۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۸	برگ و	برگ
ایضاً	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۶۱	۹	بنزرد	بنزرون	۱۸۷	۱۸	ہین	سی ہین
[illegible]	۱۰	آتے کا	آتی ہین	ایضاً	۱۳	پیانین	پیانی	ایضاً	۲۵	پہرتے	پہرتا
ایضاً	۹	یہ	یہ	۱۶۳	۷	غیرت	عبرت	۱۸۹	۲۳	والون کا	والونکو
ایضاً	۲۹	مجلو	نیکن	ایضاً	۱۱	کلاب	کل آب	۱۹۱	۳	منتظر	منظر
ایضاً	ایضاً	[illegible]	مجلو	۱۶۴	۱۹	جام	جان	ایضاً	۷	بجا	یہان
۱۴۹	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۳۱	سی	ہین	۱۹۴	۱۳	دیبا ہی	[illegible]
ایضاً	۱۹	ترک	[illegible]	۱۶۶	۳۰	حمن	جنس	۱۹۵	۱۵	مثل شالی	[illegible]
ایضاً	۲۰	سب	سب	[illegible]	۵	اپنا	اپنی	ایضاً	۳۱	ترا	برا
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۸	انخل	انکلی	۱۹۷	۳۲	سر	سر
ایضاً	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۳۱	فولا	فولاد	۱۹۸	۲۱	نہ مجلو	مجلو نہ
ایضاً	۲۷	کے	سے	۱۶۹	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۰۲	۲۶	پہنچتی	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	ایضاً	چٹکلی	تکیی	۲۲۳	۸	لیجائی	لیجائین	ایضاً	۱۳	کونسے	کرتے نے
ایضاً		بھلکے	تکیے	ایضاً	۲۰	کہڑے	کہرے	۲۴۱	۲۶	زندون	رندون
	۳۰	کیونکر کیونکر		۲۲۴	۱۱	دیکھو	دیکھون	ایضاً	۳	ہی سی	سی ہی
		نہ تھا پہلا		ایضاً	۱۲	کرہی	کڑی	۲۴۲	۲۶	رتبہ منبار جلے	رتبہ مسجد کا
	۱۶	ساغد	ساعد	۲۲۵	۲۲	دوڑی	اوڑھی	ایضاً	ایضاً	لپٹ تبھی	کاہی کم
۲۰۸	۱۴	مشک ختن	ملک ختن	ایضاً	۲۷	پڑی	بڑی	۲۴۴	۲۸	دشت	دست
۲۰۹	۱۲	بہی تنا	اتنا بہی	ایضاً	۳۱	سے	✗	ایضاً	۲۹	کسکے	کسکو
۲۱۱	۱۴	خطا	خطا	۲۲۷	۲۳	اوسکو	اسکو	۲۴۷	۱۷	سنیے	سپیے
ایضاً	۲۹	کی	کو	۲۲۸	۹	سے	مین	۲۴۹	۳	دیوانیکی	دیوانونکی
۲۱۲	۷	تصویرین	تصویر	ایضاً	۳۱	بد	بہ	ایضاً	۳۲	مین	ہی
ایضاً	۲۶	ساری	آہو	۲۲۵	۱۸	نرہی	نہہی	۲۵۱	۳۲	میری	تیری
۲۱۵	۲۶	پیراک	تیراک	ایضاً	۳۱	جوبہی ہر	ہی جوہر	۲۵۴	۸	یا ہم	یا ہم
۲۱۷	۱۷	بت اور	اوس بت	ایضاً	۲۷	نہ تو جان ہین	نہ ہون جان ہین	۲۵۶	۴	پہہری	پہری
۲۱۸	۳۲	کلفروش	میفروش	۲۳۶	۱۴	حال	حبال	۲۵۷	۵	لگایا چاہیی	لگاکر کلرخو
۲۱۹	۵	کہتی	کہتی ہین	ایضاً	۲۶	بیشتر	بیشتر	ایضاً	۶	ہنسایا چاہیے	ہنسانا ہی ضرور
ایضاً	۱۲	اب جو	اب جو	۲۳۸	۴	ابہی	آئی	ایضاً	۷	گرایا چاہیی	گرا کر نشانہ مین
ایضاً	۲۰	تیرا	تیری	ایضاً	۲۷	پر نور	پر تو	۲۵۸	۲	مہدی	مہندی
	۲۰	ناز	نامر	ایضاً	۲۲	قافیہ یالہا	یالالا	۲۵۹	۱۸	کلو	گلا
	۱۸	بین بہو	ہی بہو	ایضاً	۳۲	ہوگیا	کیجیئے	۲۶۱	۱	ساقیا	ساقی
	۲۰	سرخ	سرخی	۲۳۹	۱۲	سے	مین	ایضاً	۵	پر	ہر
	۳۳	کاکل	کاکل کی	ایضاً	۱۵	چاک معین	جیب معین	۲۶۴	۱۱	سے	ہے
	۷	پہر سے	پہر سے نے	۲۴۰	۵	سنائی	سنا یا	ایضاً	۸	مہدی	مہندی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۲۶۵	۲۸	حال	خاں	۲۸۸	۵	بہ	نہ	۳۰۷	۴	مٹین
ایضاً	۶	کی خیبہ	بخیہ	۲۸۹	۲۳	ٹوٹا پٹہ	ٹوٹا ٹکا	ایضاً	۱۰	لو
۲۶۷	۷	بیٹنا	[illegible]	۲۹۰	۹	سووکی	سووا	۳۱۱	۱۳	کی
۲۶۸	۲	ہی	بھیٹ	ایضاً	۲۴	اگرینہ ہو	نہ ہوا کہ	ایضاً	۳۱	یا میٹین
۲۶۹	۱	پچپیسے	جھپٹی	۲۹۲	۲	لوش	گوش	۳۱۲	۲۷	بھی
۲۷۰	۲۵	دتا ہوں نام	[illegible]	ایضاً	۱۷	دوکانوں کی	دکانوں کی	۳۱۳	۱۶	سی
۲۷۲	۱۰	سلی	۱۰۱	ایضاً	۱۹	عشق عشق	آتش آتش	۳۱۴	۱۱	پہرتی
۲۷۵	۱۴	جاتی	جانتی	۲۹۳	۴	ہوتی	ہوتی کی	۳۱۵	۳۱	تجلی
۲۷۶	۳۰	یا	ہر یا	۲۹۴	۹	تخت	تخت	۳۱۶	۳	بچپن
۲۷۷	۴	دمابہ	دبا ہوا	ایضاً	۲۲	لنبہ	کہنہ	ایضاً	۱۷	پیراک
۲۷۹	۵	کاتوں	کاتونش	۲۹۵	۳	تاب	ناب	۳۱۸	۱۹	لبہتی
۲۷۹	۲	جوہی	بی جو	ایضاً	۲۵	معہ	مع	ایضاً	۲۱	لتاؤں
۲۸۰	۱	بہ	ہوں	۲۹۶	۱۹	اوتھی	اوٹھیں	۳۱۹	۷	یوسف جو
ایضاً	۹	سود	سودا	۲۹۷	۱۵	لو	گو تو	ایضاً	۹	[illegible]
ایضاً	۲۷	ہوتی	ہوگی	ایضاً	۱۷	تنتویں	تنتویں	۳۲۱	۱۳	یو تیچی
۲۸۱	۱۳	تزنی	ترنج	ایضاً	۳۲	مہدی	مشہدی	ایضاً	۱۷	مشتابہ
۲۸۲	۲۰	دنی	[illegible]	۲۹۸	۳۱	انسکہ	ادسکا	۳۲۳	۱۰	ہوئی
۲۸۳	۲۲	انگیٹھین	انگیٹھی	۲۹۹	۴	پہری	پٹری	ایضاً	۱۶	بجاتی
۲۸۴	۵	کیسی	[illegible]	ایضاً	۵	بیٹن	میں	ایضاً	ایضاً	ہی
۲۸۵	۲۵	دہرن	رہزن	ایضاً	۱۳	بیتی	بتی	۳۲۵	۲۱	چوسہر
۲۸۶	۲۴	ہتی	بھی	ایضاً	۱۷	نازلی	نازکی	۳۲۷	۲۳	وہ
۲۸۸	۱۷	ما	ملوں	۳۰۱	۱۴	ڈلی	دہرلی	ایضاً	۲۵	بکی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۹	تاثیر محبوبہ	تاثیر لیلی	ایضاً	۱۳	مری	مرا	۳۶۵	۳	طیمور	تیمور
۳۲۸	۷	کل مین	کلمین	۳۴۴	۸	پیراک	تیراک	۳۶۶	۴	بتی	بتی
ایضاً	۲۷	پہ	یہ	ایضاً	۱۵	اُمست	اُاست	ایضاً	۶	حصور	مصور
ایضاً	۲۹	جانی ایسا ہے	جاتی ہی ایسا	۳۴۵	۲۹	رہتی تھا	رہتی ہیں	ایضاً	۳۲	ظاہر	طاہر
۳۲۹	۲۵	کہوتے	اڑنی	۳۴۹	۸	پہرکی	پھڑکی	۳۶۷	۴	لکھو	لکھون
ایضاً	۳۲	پلون	خلوت	ایضاً	۲۹	بحر علم روشن	بحر علم و عرفان	۳۶۸	۴	اوسکو	اِسکو
۳۳۱	۱۵	رنگٹ	رنگت	۳۵۰	۴	کلاہی	کلاہ سی	۳۶۹	۵	بر	ہر
ایضاً	۱۷	وہی اکسیر کی	یہ بہی اکسیر کی	۳۵۱	۶	جدائی	خدائی	۳۷۳	۴	کرو	کرون
۳۳۲	۱۱	کبہی	کہین	ایضاً	۲۶	توحید ایمان	توحید عرفان	۳۷۷	۱۷	وی	روی
ایضاً	۱۶	مہدیسی	منہدیسی	۳۵۲	۹	کیا کیجیے	کیا کر لیجیے	ایضاً	۳۱	کیجی	کر لی
ایضاً	۲۸	قبضۂ قاتل	پنجۂ قاتل	۳۵۳	۲۸	کرہای	بس	۳۷۸	۱۶	جاتا رہا	کم ہوگیا
۳۳۴	۸	اسی	آئی	۳۵۵	۱۰	سورت	صورت	ایضاً	۲۴	نیک	×
ایضاً	۳	پہپتے	پہرتی	۳۵۶	۲۳	پی خواست	بی خواست	۳۷۹	۲۹	تکبیر سی کہا اللہ اکبر	تو اللہ اکبر کی دیگر صدا
۳۳۶	۲	مہدی	منہدی	ایضاً	۲۴	ابو ذرہ	ابو ذر	۳۸۱	۱۸	سنانک	بیانک
۳۳۸	۳	دنی	ولی	۳۵۷	۱۵	حیای	احیای	۳۸۴	۱۴	نہایت ستا جست	[illegible]
۳۳۹	۳۰	کروان	کرین	۳۵۸	۱۸	نافی	ماحی	۳۸۷	۲۰	ماباپ	مان باپ
۳۴۰	۲۶	ٹری آن	ایں آنسا	ایضاً	۳۱	نصیر	نظیر	۳۸۸	۲	بریاؤ	برتاؤ سے
ایضاً	۲۹	حول	ہول	۳۵۹	۸	شہنا تہی	شہنائی	۳۹۲	۷	توواپی	تو وا ہی
								۳۹۳	۹	ربیع ثانی ازدہم	[illegible]
۳۴۲	۳	وشت	دست	ایضاً	۱۳	اپنی	اتنی	۳۹۵	۲۹	جنات بہر	[illegible]
								۳۹۶	۱۳	ذیقعدہ	ذی قعدہ ہو
ایضاً	۹	پیراک	تیراک	۳۶۲	۵	پہ	ہر	۳۹۷	۱۵	کیجی	کرلی
ایضاً	۱۶	پہہ گمان	یہ گمان	ایضاً	۲۸	علم و	علم	۳۹۸	۳	جب کہ	جب یہ
								ایضاً	۲۵	بکلاتا	بہایا تھا
۳۴۳	۹	۔	=	۳۶۴	۱۸	احباب	احبائی	۳۹۹	۱	متصل شدہ	منتقل شدہ

CALL No. { ۸۹۱.۴۳۹۱۲
ن ۱۱ ک
ACC. No. ۱۲۳۸۹
AUTHOR ناسخ، شیخ امام بخش
TITLE کلیاتِ ناسخ

URDU SECTION

۸۹۱.۴۳۹۱۲
ن ۱۱ ک
۱۲۳۸۹
ناسخ، شیخ امام بخش
کلیاتِ ناسخ

Date	No.	Date	No.

AT THE TIME

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—
1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

URDU SECTION